Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

358
358:U

...طلوب ہے وہ
غرض ہر رنگ میں کچھ خوب ہے وہ
سنبھل اے سرخوشِ پیمانۂ شوق
خراب بادۂ خمخانۂ شوق

358
उर्दू संग्रह
पुस्तक का नाम ....
लेखक ....
प्रकाशन वर्ष ....
आगत संख्या ...358...

سرخوش - خراب بادہ - ...

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محرمِ اسرار۔ مے وحدت۔ دم +

۵۔ عصمتِ دامانِ یوسف اور ادیبِ ہوش مُوسےا کا مطلب بیان کرو +

گنگاجی

ا۔ گنگا دُنیا کے دریاؤں میں سب سے زیادہ مشہور ہے۔ شمالی ہند میں اس کے نام کے گیت گائے جاتے ہیں۔ جن میں سونے کی ٹھلیا اور گنگا جل کا ذکر ہے +

۲۔ گنگا کا پانی صاف ستھرا۔ ٹھنڈا میٹھا اور مفید صحت ہے۔ شیریں ایسا کہ شاید ہی کسی چشمہ کا پانی ایسا ہوگا۔ خُنک ایسا کہ اس کے آگے برف کی ضرورت نہیں شفاف ایسا کہ دو دو گز کی گہرائی تک ایک ایک کنکری تہ میں پڑی ہُوئی صاف نظر آئے ہاضم ایسا کہ سوڈا واٹر کو مات کرے۔ ہلکا ایسا کہ چاہے جتنا پی لو پیٹ میں بوجھ نہ معلوم ہو۔ اگر احتیاط سے رکھا جائے۔ تو برسوں خراب نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

358:U

ہونا - غالباً اِسی وجہ سے ہندو اس کو مقدس مانتے ہیں اور اُس کی تعظیم کرتے ہیں +

۳ - اہل ہنود نے اس کے سواحل کے مختلف مقامات پر میلے قائم کئے ہیں - جو مختلف اوقات میں ہوتے رہتے ہیں - ان میں شامل ہونا موجب ثواب ٹھیرایا ہے - تاکہ جو لوگ دُور دراز مقامات کے رہنے والے ہیں - سال میں کم سے کم ایک مرتبہ تو ضرور اس دریا کا سندر اور نرمل جل پی کر اور اُس میں اشنان کرکے اُس کے خواص مفیدہ سے مستفید ہوں - اور تبدیل آب و ہوا - تبادلہ خیالات - تجربات - مشاہدات - وسعت معلومات اور فوایدِ سفر سے بہرہ ور - ان میلوں کو داناؤں نے مذہب کا رنگ دے کر مقبول عام کر دیا ہے - چنانچہ لاکھوں آدمی بلا تعین اوقات تیرتھ یاترہ کی وجہ سے گنگا جی کا درشن کرتے - اور سینکڑوں کوس سے مُردوں کے پھول لاکر اُس میں ڈالتے ہیں +

۴ - گنگا جی کیلاش کے پہاڑوں سے نکلی ہے - جو مُلک تبت میں جھیل مانسرور کے قریب ہیں - اور ہردوار کے قریب دیس سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نکل کر پردیس میں قدم رکھا ہے۔ یعنی پہاڑوں کو چھوڑ کر میدان کا راستہ لیا ہے۔ منبع کی طرف پانی بہت صاف اور سرد ہے مگر دہانہ کی طرف ان دونو صفتوں میں کچھ کمی ہو جاتی ہے *

۵ - مذہبی روایات کے بموجب اس دریا کی خلقت اور اجرا کے متعلق عجیب و غریب قصے مشہور ہیں - کہتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں ایک راجہ تھا - جس کا نام راجہ نل تھا - ایک دفعہ اُس نے بڑا بھاری یگ کیا - دُور دُور سے لوگ آکر اس میں شامل ہوئے - ایک غریب برہمن بھی آیا اور اشیرباد دے کر یوں ارداس کی - کہ ایشور پرماتما مہاراج ادھیراج کو سکھی رکھے - لاکھوں کروڑوں کا دان پن ہو رہا ہے - مجھ پر بھی دیا ہو جائے - راجہ نے کہا پنڈت جی جو تمہارے من میں آئے لیلو - برہمن نے کہا - مہاراج میں کچھ اور نہیں چاہتا - ایک ساڑھے تین قدم دھرتی اپنے راج سے دیدو بڑی کرپا ہوگی - اُس وقت راجہ کا گرو بھی موجود تھا - اُس نے کہا - کہ یہ برہمن نہیں ہے - کوئی چھلیا ہے - تجھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھلتا ہے - راجہ اس کے چھل میں نہ آئیو ایک چپّہ بھر زمین نہ دیجیو - راجہ نے گرو کا کہنا نہ مانا اور شنکلپ کر کے برہمن سے کہا - پنڈت جی تم شوق سے تین قدم زمین لیلو - برہمن نے پہلا ہی جو قدم رکھا - وہ زمین سے آسمان پر پہنچا - وہاں برہما نے فوراً اس کو دھو کر اس کا پانی اپنے کشکول میں رکھ لیا - کیونکہ اس قدم میں پدم تھا - اور پدم سوائے خدا کے اور کسی کے قدم میں نہیں ہوتا - وہی پانی گنگا جی کی اصل ہے - یعنے وہ خدا کے پاؤں کا دھوون ہے ÷

۱۱ - ایک اور روایت ہے - کہ اگلے وقتوں میں ایک راجہ تھا - جس کا نام راجہ سگر تھا وہ بڑا مہاتما شام سویرے - اجالے اندھیرے پوجا میں مگن رہتا تھا - اس کو ایشور پرماتما نے یہ شکتی عطا فرمائی - کہ جس کو آنکھ اٹھا کر دیکھ لے وہ فوراً بھسم ہو جائے - کئی ہزار برس کے بعد اس کے خاندان میں ایک راجہ - راجہ تپھو کے نام سے پیدا ہوا - وہ بھی نہایت خدا رسیدہ تھا - اس نے سو یگ کئے - اور آخر میں ایک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایشو میدیگ کیا۔

راجہ اندر کو یہ فکر ہؤا۔ کہ کہیں اس سے اندراسن نہ چھین لے۔ سوچتے سوچتے اُسے ایک تدبیر سُوجھی۔ اُس نے گھوڑے کو پکڑ کر راجہ سگر کے پاس ایک درخت سے باندھ دیا۔ جو فوج گھوڑے کی حفاظت کے لئے مامور تھی۔ اُس نے راجہ کو خبر کی کہ گھوڑا یکایک غائب ہو گیا۔ بہت تلاش کیا نہیں ملا۔ ساٹھ ہزار آدمی گھوڑے کی تلاش میں نکلے۔ مگر کچھ سراغ نہ چلا۔ جب چوتھے کھونٹ میں گئے۔ تو دیکھا کہ ایک بُڈھا آدمی آنکھیں بند کئے بیٹھا ہے۔ اور مالا جپ رہا ہے۔ راجہ تپھو کے آدمیوں نے اُسے بُرا بھلا کہا اور ڈانٹا۔ کہ او مکار یہ کیا جال پھیلایا ہے۔ گھوڑا تو چرا کر باندھ لیا ہے۔ اب ہم کو دیکھ کر آنکھیں بند کرکے رام رام کر رہا ہے۔ یہ بڈھا راجہ سگر تھا۔ جو کئی ہزار سال سے راج پاٹ کو تیاگ کر اور راج دھانی سے نکل کر سمندر کے کنارے جپ تپ میں مشغول تھا۔ راجہ سگر نے جو آدمیوں کی آواز سُنی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو آنکھ اُٹھا کر دیکھا۔ نظر پڑتے ہی سب
جل کر راکھ ہو گئے۔ راجہ تپھو کو جب یہ
خبر پہنچی۔ تو بہت پریشان ہؤا۔ سلطنت چھوڑ
دی۔ پہاڑوں میں جا کر گنگا جل ڈھونڈنے
لگا۔ تا کہ جو لوگ بھسم ہو گئے تھے اُن کی
آتما کو ٹھنڈا کرے۔ دس ہزار برس عبادت
کی مگر ناکامیاب رہا۔ اور وہیں پہاڑوں میں
گپت ہو گیا۔ راجہ تپھو کے بعد اُس کے
خاندان میں راجہ بھاگیرت جی ہوئے۔ اُنہوں
نے سری برہما جی کی تپسیا کی۔ جن کے کمنڈل
میں گنگا جی تھیں۔ بڑی مُدت کے بعد برہما
جی نے بھاگیرت کی تپسیا پر یہ دان دیا کہ
گنگا تم کو ملے گی۔ لیکن زمین میں اتنی شکتی
نہیں۔ کہ اُس کو سہار سکے۔ تم شو جی سے
پرارتھنا کرو۔ بھاگیرت نے عرصہ دراز تک
شو جی کی عبادت کی۔ اُنہوں نے خوش ہو کر
کہا۔ کہ ہم تیری خاطر گنگا سہار لیں گے۔
چنانچہ گنگا بیکنٹھ سے اُتر کر اُن کی جٹا میں
مُدت تک رہی۔ بھاگیرت نے جب دیکھا۔
کہ آسمان سے گرا۔ کھجور میں اٹکا۔ تو بہت
گھبرائے۔ اور پھر شو جی کی تپسیا کی۔ آخر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُنہوں نے اپنی جٹا سے ایک بال توڑا۔ اور گنگا بہ نکلی۔ اور اب تک بہ رہی ہے۔ اور جب تک بھگوان کی مرضی ہے۔ یُوں ہی بہتی رہے گی +

(خان احمد حسین خان بی۔اے)

سوالات

۱۔ گنگا جی کیوں مشہور ہے ؟
۲۔ گنگا جی کے پانی میں کیا خصوصیّت ہے؟
۳۔ دہانہ اور منبع میں کیا فرق ہے ؟ دونو کی تعریف کرو +
۴۔ برہما اور شِو جی کی تشریح کرو +
۵۔ ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ :۔
تپسیا ۔ بیکُنٹھ ۔ پرارتھنا ۔ شکتی ۔ کمنڈل ۔ گپت ۔ تیاگ ۔ سنکلپ ۔ اشیرباد ۔ بھسم +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شمس العلما مولوی محمد حسین

آزاد مرحوم اور بزم شعرا

۱۔ کیا پُر لطف سماں اور بہار کی محفل ہے میر سودا۔ درد سے لے کر داغ تک تمام سخنور موجود ہیں۔ یہ وہ عنصر ہیں جو مر کر اقلیم سخن کے بادشاہ ٹھیرے۔ گو زمانہ نے جیتے جی ان کی قدر نہ کی۔ مگر اُن کے دماغوں سے ایسے چشمے پھوٹے کہ خلق اللہ ہمیشہ سیراب ہوگی۔ کُرسیٔ صدارت پہ میر صاحب رونق افروز ہیں۔ غالب۔ ذوق۔ مومن اور اُن کے ساتھ وہ تمام شعرائے باکمال جن پہ دلی ناز کر رہی ہے۔ تشریف فرما ہیں۔ دفعتہً شمس العلما آزاد کی تشریف آوری کا غلغلہ ہوا۔ کشتیٔ زرنگار میں خلعت ہفت پارچہ رکھا تھا۔ آزاد کا داخل ہونا تھا۔ کہ خوش آمدید کے نعرے لگاتے ہوئے اہل محفل تعظیم کو اٹھ کھڑے ہوئے۔ ذوق سے بڑھے۔ شوق سے لائے۔ ملک الشعرا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاقانی ہند نے میر صاحب کی اجازت سے خلعت پہنایا۔ سب نے مبارک باد دی۔ اس کے بعد حضرت داغ کھڑے ہوئے۔ ہاتھ میں ایک فرمان تھا۔ اور نگاہِ شوق شمس العلما کے رُخِ روشن پر۔ صدر انجمن کے اشارے سے یہ تقریر شروع کی :۔

۲۔ "حسرت نصیب زبان اُردو سے زیادہ قابل رحم کون ہوگا۔ جس کی ایک بیس پچیس ہی برس میں وہ کایا پلٹی کہ خدا دشمن کی نہ کرے۔ یہ وہی زبان ہے۔ جو کسی وقت شہزادیوں کا زیور باوشاہوں کا جوہر۔ ایک عالم کی محبوب ایک دُنیا کی مرغوب۔ ہندوؤں کی جان مسلمانوں کا ایمان تھی۔ مگر تقدیر نے اُس کو وہ وقت دکھایا۔ جب اُس کے قدر دان ایک ایک کرکے دنیا سے چلنے شروع ہوئے۔ جس جگہ ہر وقت بلبلانِ خوش الحان کی چہکار اور گلہائے رنگین کی مہکار تھی۔ وہاں ایک ہُو کا میدان رہ گیا کبھی کوئی پھرتا پھراتا پردیسی سیلانی ادھر سے گزر جاتا۔ تو کسی درخت کے نیچے بیٹھ کر دو آنسو بہا لیتا۔ ورنہ اُس کی اگلی بہاریں سب ختم ہو گئیں۔ انگریزی کے زبردست سیلاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے اُس کی ٹھنڈی اور میٹھی لہروں کا خاتمہ کر دیا۔ اس نفسا نفسی کے عالم میں آزاد کی کوششیں شکریہ کی مستحق ہیں۔ جس کے دم سے چمنستان ادب گلزار ارم بنا رہا۔ بد قسمتی سے آزاد کو وقت ایسا ملا جب اردو کے قدر دان باری باری عدم آباد کا رستہ لے چکے تھے۔ کوئی اتنا بھی نظر نہ آتا تھا۔ کہ منزل مقصود کا پتہ دیدے۔ مگر وہ مرد میدان ہمت نہ ہارا۔ گو دل کے حوصلے پورے ہونے کی امیدیں خاک میں مل چکی تھیں۔ مگر دھن کا پکا ارادے کا سچا اپنی کوششوں میں سرگرم رہا۔ اور اس باغ میں جو نذرِ خزاں ہو چکا تھا ایسے ایسے پھول کھلا گیا۔ جو مدتوں آتے جاتے مسافروں کے دماغ مفرح کرتے رہیں گے۔

۳۔ یہ اردو زبان کا محسن مرحوم مولوی باقر علی دہلوی کے ہاں ۱۲۴۶ ہجری میں پیدا ہوا۔ ہونہار بچہ کی تعلیم میں باپ نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ چونکہ اُستاد ذوق سے بے تکلف دوستی تھی۔ شاگردی میں پیش کیا۔ ذوق جیسا سکھانے والا اور آزاد جیسا سیکھنے والا۔ آزاد جتنا کچھ ہوتا کم تھا۔ اُستاد کے فیض صحبت نے باپ کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دلی آرزو پوری کر دی - اور آزاد ایسا شاگرد ہوا - کہ آج اُستاد اس پر نازاں ہے - آزاد وہ پہلا شخص ہے - جس نے گل و بلبل کے مضبوط زنجیروں کو توڑا اور اردو شاعری کو واقعیت کے ایسے سانچے میں ڈھالا - کہ آنیوالی نسلیں مدۃ العمر دعائیں دینگی - اُس نے نثر اُردو کو کمالِ معراج پر پہنچایا اور ایسی یادگاریں چھوڑ گیا - جو آنکھوں کو برماتی ہوئی کلیجہ پر گرتی ہیں"۔

۴" قدرت نے اس دماغ کو علم کا کچھ ایسا شوق دیا تھا - کہ زندگی اسی تحقیق و تلاش میں بسر ہو گئی - گو عمر کا آخری حصہ جوان لڑکی کی موت سے ایک عجیب حالت میں بسر ہوا - مگر جب تک دماغ کام کرتا رہا - اُس وقت تک تلاش ختم نہ ہوئی - یہ ہی چسکا تھا - جو ہندوستان سے ایران کی سرزمین میں لے گیا - صحبت کا اثر تلاش کی اعانت اس شخص پر جو ایران سے ہزاروں کوس کے فاصلہ پر پیدا ہوا - ایسا رنگ چڑھا - کہ اہل زبان بھی اُس کے کلام پر صاحب زبان ہونے کا شبہ کرنے لگے"۔

" باپ کی شہادت - اُستاد کی موت ۱۸۵۷ء کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غدر - غرض پیہم صدمات نے دلّی کے رہنے میں
لطف نہ رکھا - اس پر ابنائے وطن کی ناقدری
اور سب سے زیادہ فکر معاش وہ چیز تھی - جس
نے آزاد کو دلّی سے جدا کیا - بال بچوّں کو
ساتھ لے دلّی کو خدا حافظ کہا - اور لکھنؤ کا
رُخ کیا - کمال کے قدر دانوں نے اشتیاق آمیز
نظریں بلند کیں - مہمان نوازی کے ہاتھوں سے
جہان آباد کی آخری یادگار کو سر آنکھوں پر
لیا - مگر زمانہ کی گردش نے دلّی کے ساتھ ہی
لکھنؤ کا بھی خاتمہ کر دیا - آزاد کا جی نہ لگا -
اور ۱۸۶۴ء میں لاہور آئے - ہال رائڈ صاحب
کی قدر شناس آنکھوں نے علم کی کسوٹی پر
اس گوہر گراں بہا کو پرکھا - اتالیق پنجاب
کی سب ایڈیٹری نذر کی - شاہجہانی عمارت کی
خدمت آرزوئے دیرینہ تھی - آزاد نے اپنی صناعی
سے وہ گلکاریاں کیں - کہ تمام پنجاب کلمہ پڑھنے
لگا - استعارات و تشبیہ کی ایسی دیویاں کھڑی
کر دیں - کہ ہندوستان بھر مسخر ہو گیا - اور ۱۸۸۷ء
کی جوبلی نے خطاب شمس العلماء سے آزاد کی
قابلیت و خدمت کا اعتراف کیا ۔

۵ - آب حیات - نیرنگ خیال - دربار اکبری -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جامع القواعد - قصص ہند کا دوسرا حصّہ - اردو کی پہلی - دوسری - تیسری - مجموعہ نظم اُردو - دیوان ذوق یہ وہ چیزیں ہیں - جو اس کا نام ہمیشہ زندہ رکھیں گی" +

"کامل پینتالیس سال کی خدمت کے بعد اُردو نے اگست ۱۸۸۹ء میں اس نئی طرز کے موجد کو الوداع کہی - یہ وہ وقت تھا - جب قابل بیٹی کی موت نے دماغ میں آثار جنون پیدا کر دئے - پھر بھی سیاک و نماک ان خزانوں کا پتہ دے رہا ہے - جو اس دماغ میں پنہاں تھے - دیوان ذوق کے خاتمہ پر نثر موزوں جو حالت جنون کی لکھی ہوئی ہے آج بھی دعوے کر رہی ہے - کہ کوئی صحیح دماغ والا دو سطریں اس رنگ میں لکھ دے - نمونہ دیکھئے" +

۶ - نیک اُستاد - پیارے اُستاد کے پھٹے پرانے کاغذ کے پرزے سامنے پھیلے ہیں - یہ لڑکپن سے لے کر بڑھاپے تک کی نشانی ہیں - انہیں سامنے سے اُٹھانا کیسے سیانوں کو الوداع کہنا ہے - یہ درست ہے - کہ گراں

ے کتاب کا نام ہے جو مولانا آزاد نے لکھی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سنگ قرض تھا۔ گراں بہا قرض تھا جس سے آج مَیں ہلکا ہوا۔ لیکن عمروں کا ساتھ ہے۔اور دس مہینے دن رات آنکھوں کا تیل ٹپکایا ہے۔موانست رو رو کر دل سے رُخصت مانگتی ہے۔ہائے دلگیر محنت تھی۔لیکن دلپذیر محنت تھی۔ سخت کام تھا۔مگر مزے کا کام تھا۔اور ثواب پُر انجام تھا۔اب یہ کام کہاں۔ آہ اُستاد۔کہاں اُستاد" +

۷۔ نظم کی لڑیوں میں آزاد نے ایسے موتی پروئے ہیں۔کہ جواب نہیں رکھتے۔طرز بیان سیدھا سادہ مگر ایسا۔کہ کلیجہ میں گڑے لطف زبان ایسا کہ ہر لفظ پر بے ساختہ داد نکلے۔ خیالات کی بلندی۔ مضمون آفرینی فصاحت بلاغت کیا چیز ہے۔ جو اس کے ہاں موجود نہیں۔ سے

چھائی غرض خدا کی خدائی میں رات ہے
اس وقت یا تو رات ہے یا حق کی ذات ہے
خلقت خدا کی سوتی ہے غافل پڑی ہوئی
اور رات سائیں سائیں ہے کرتی کھڑی ہوئی
سوتا گدا ہے خاک پہ اور شاہ تخت پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ماہی ہے زیرِ آب تو طائر درخت پر
ہے بیخبر پڑا جو بچھونوں پہ گھر میں ہے
دامانِ دشت میں کوئی سوتا سفر میں ہے
گھوڑے پر اپنے اونگھ گیا ہے سوار بھی
چوکا ہے بلکہ راہزنِ نابکار بھی
بچہ کہ ماں کی گود میں ہے بلکہ پیٹ میں
سب آ گئے ہیں نیند کی اس دم لپیٹ میں

۸- داغ کی تقریر کا ختم ہونا تھا۔ کہ وہ صورتیں آنکھ سے اوجھل ہونی شروع ہوئیں شمعیں جھلملا گئیں۔ روشنی پھیکی پڑ گئی +

اے متبرک صورتو! کوئی دم تو اور ٹھیرو۔ کہ آنکھیں تمہارے دیدار سے سیر ہو جائیں۔ کس سے کہوں دل پر کیا گزر رہی ہے۔ دل رو رہا ہے۔ آنکھیں ڈھونڈ رہی ہیں۔ اگر تمہاری صورتیں ایک دھندلی سی تصویریں دکھائی دے رہی ہیں۔ آہ وہ بھی نہ رہیں +

مذاق صحیح اور عقل سلیم دونو شاہد ہیں۔ نقادان سخن کی نگاہیں دیکھ رہی ہیں۔ کہ بدنصیب اردو کے سر سے اس شخص کا سایہ اٹھا۔ جو عمر عزیز کا بڑا حصہ اور زندگی جیسی نعمت کی کل کائنات لطف زبان کی نذر کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گیا۔ فراق آزاد امید یقینی اور فیصلہ قطعی تھا۔ مگر یہ ہے وہ موت جس پر سینکڑوں زندگیاں نثار +

زمانہ بدل جائے۔ مذاق بگڑ جائیں۔ آسمان زمین سب نئے ہو جائیں۔ مگر مرحوم آزاد میدان سخن میں ایسے موتی لٹا گیا جو ہمیشہ جگمگائینگے یہ بے موسم کی ترکاری اور بے فصل کا میوہ ہمیشہ سدا بہار پھولوں کا مزہ دے گا +

راشد الخیری

سوالات

۱۔ مولانا آزاد کون تھے؟ اُن کے مختصر حالات بیان کرو +

۲۔ آزاد کی مشہور کتابوں کے نام لو +

۳۔ صدر انجمن کسے کہتے ہیں؟

۴۔ ذیل کے محاورہ کا محل استعمال بتاؤ۔ اور اُسے اپنے فقروں میں استعمال کرو:۔
کلیجہ میں گڑے۔

۵۔ شمس العلماء سے کیا مراد ہے تشریح کرو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۶- ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ :-
گلہائے رنگیں - بُلبُلانِ خوش الحان - منزلِ مقصود - میدانِ ہمت ۔

۷- فصاحت اور بلاغت میں کیا فرق ہے ؟

۸- آنکھوں کا تیل ٹپکانا کس موقع پر بولتے ہیں تشریح کرو ۔

عدل جہانگیری

از علامہ شبلی نعمانی مرحوم

قصر شاہی میں کہ ممکن نہیں غیروں کا گزر
ایک دن نور جہاں بام پہ تھی جلوہ فگن
کوئی شامت زدہ رہ گیر اُدھر آ نکلا
گرچہ تھی قصر میں ہر چار طرف سے قدغن
غیرتِ حسن سے بیگم نے طمنچہ مارا
خاک پر ڈھیر تھا اِک کشتۂ بے گور و کفن
ساتھ ہی شاہِ جہانگیر کو پہنچی یہ خبر
غیظ سے آ گئی ابروئے عدالت پہ شکن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حکم بھیجا کہ کنیزانِ شبستانِ شہی
جاکے پوچھ آئیں کہ سچ یا کہ غلط ہے یہ سخن
نخوتِ حُسن سے بیگم نے بہ صد ناز کہا
میری جانب سے کرو عرض بہ آئینِ حسن
ہاں مجھے واقعۂ قتل سے انکار نہیں
مجھ سے ناموس حیا نے یہ کہا تھا کہ بزن
اُس کی گستاخ نگاہی نے کیا اُس کو ہلاک
کشورِ حُسن میں جاری ہے یہی شرعِ کہن
مُفتیٔ دیں سے جہاں گیر نے فتویٰ پوچھا
کہ شریعت میں کسی کو نہیں کچھ جائے سخن
مُفتیٔ دین نے بے خوف و خطر صاف کہا
شرع کہتی ہے کہ قاتل کی اُڑا دو گردن
لوگ درباری تو اس حکم سے تھرّا اُٹھے
پر جہانگیر کے ابرو پہ نہ بل تھا نہ شکن
ترکنوں کو یہ دیا حُکم کہ اندر جا کر
پہلے بیگم کو کریں بستۂ زنجیر و رسن
پھر اِسی طرح اُسے کھینچ کے باہر لائیں
اور جلاد کو دیں حکم کہ ہاں تیغ بزن
یہ وہی نورِ جہاں ہے کہ حقیقت میں یہی
تھی جہانگیر کے پردے میں شہنشاہِ زمن
اس کی پیشانیٔ نازک پہ جو پڑتی تھی گرہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جا کے بن جاتی تھی اوراقِ حکومت پہ شکن
اب نہ وہ نور جہاں ہے نہ وہ اندازِ غرور
نہ وہ غمزے ہیں نہ وہ عربدۂ صبر شکن
اب وہی پاؤں ہر اک گام پہ تھراتے تھے
جن کی رفتار سے پامال تھے مرغانِ چمن
ایک مجرم ہے کہ جس کا نہیں حامی و شفیع
ایک بیکس ہے کہ جس کا نہ کوئی گھر نہ وطن
خدمتِ شاہ میں بیگم نے یہ بھیجا پیغام
خوں بہا بھی تو شریعت میں ہے اک امرِ حسن
مفتیٔ شرع سے پھر شاہ نے فتویٰ پوچھا
بولے جائز ہے رضا مند ہوں گر بچہ و زن
وارثوں کو جو دیئے لاکھ درہم بیگم نے
سب نے دربار میں کی عرض کہ اے شاہِ زمن
ہم کو مقتول کا لینا نہیں منظور قصاص
قتل کا حکم جو رک جائے تو ہے مستحسن
ہو چکا جبکہ شہنشاہ کو پورا یہ یقیں
کہ نہیں اس میں کوئی شائبۂ حیلہ و فن
اُٹھ کے دربار سے آہستہ چلا سوئے حرم
تھی جہاں نور جہاں معتکفِ بیت حزن
دفعتاً پاؤں پہ بیگم کے گرا اور یہ کہا
تو اگر کشتہ شدی آہ چہ می کردم من

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱- اس نظم کا مضمون نثر میں لکھو۔

۲- ذیل کے الفاظ کے معانی بیان کرو:-
شامت زدہ - راہ گیر - قدغن - گستاخ نگاہی - شریعت۔

۳- خوں بہا کی تشریح کرو۔

۴- ذیل کے الفاظ کے ہم معنی الفاظ لکھو:-
شائبہ - قصاص - مستحسن - حرم - معتکف - بیت حزن - عربدۂ صبر شکن۔

۵- مفتی اور قاضی میں فرق بتاؤ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شِکوۂ نُورجہاںؒ

(از خان احمد حسین خانصاحب بی - اے)

میں نے کل خواب میں پھر نورجہاں کو دیکھا
وہی انداز نرالا تھا - انوکھا جوبن
غرفۂ خلد بریں میں تھی وہ جلوہ آرا
تختِ طاؤس پہ جیسے ہو نویلی دُلہن
جامۂ سبز میں تھی رنگِ ملاحت کی جھلک
اور شلوار پہ قُربان بہشتی ساٹن
اُس کے کانوں کے کرن پھول تھے رشکِ خورشید
جن میں الماس تھے عصمت کے برابر روشن
تھے مگر چہرے پہ کچھ خشم کے آثار پدید
بل تھا تیوری پہ پڑا اور تھی بدلی چتون
جُھک کے آداب کیا اور یہ مَیں نے پُوچھا
آج رنجیدہ ہیں کیوں آپ کے بیگم دشمن
رُخِ پر نور ہے کیوں غصّہ میں نیلا پیلا
گُل لالہ سے نمودار ہؤا ہے سوسن
دلِ نازک کو کسی طرح کا پہنچا صدمہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سر مبارک میں ہے گر درد لگا لو چندن
بولی بیگم کہ نہیں اب بھی یہ جینے دیتے
بعد مرنے کے بھی پیدا ہوئے میرے دشمن
شعر گوئی ہیں جو دامانِ مروّت چھوڑے
مجھ کو بھاتے نہیں اک آنکھ بھی اُس کے لچھن
شعر گوئی کے یہ معنے نہیں صاحب سُنئیے
جھوٹ کے کان کترڈالئے بن کر پُر فن
برف کے کوہ کو تم آگ لگا دو جا کر
آگ کے دشت میں مہمیز کرو تم توسن
ہاتھ میں خنجرِ بہتان تراشی لے کر
علمِ تاریخ کی اک دم میں اُڑا دو گردن
کب کوئی غیر کبھی میرے شبستاں میں گھسا
خونِ ناحق سے نہ آلودہ تھا میرا دامن
کس کو یارا تھا مجھے آنکھ اُٹھا کر دیکھے
میری عصمت میری عفّت تھی برابر چلمن
قصرِ شاہی یا حرم میں کوئی مقتل تو نہ تھا
باندھ کر سر سے جو آتا کوئی اِسجا پہ کفن
قصرِ شاہی ہوُا مہمان سرا سے بد تر
مُنہ اُٹھائے ہوئے آ جائیں جو اس میں رہزن
مجھ کو کیوں آتا کوئی گھُورتے مونڈھی کاٹا
اپنے گلفام جہانگیر کی تھی میں جوگن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کِس کی طاقت تھی بھلا لالہ و سنبل کے سوا
کیجیے انصاف کہ دکھلائے مجھے دار و رسن
مجھ کو بدنام کیا فتنے جگائے سوئے
بھاڑ میں جائیں سخن سنج و سخن فہم و سخن
نام انصاف کا لیتے ہو کہیں گے اغیار
شیر افگن کی سنو جا کے یہ طرزِ احسن
از رہِ طنز یقیناً وہ کہیں گے سن کر
جاؤ جی جاؤ ابو فضل کا ڈھونڈو مدفن
سُن کے شرمندہ ہوا اور میں اتنا جھیپا
پڑ گیا آبِ ندامت مرے سر پر سو من
اور بے ساختہ اُس دم میرے منہ سے نکلا
شعر کہنا نہیں آسان ہے شبلی تن زن

سوالات

۱- نور جہاں اور جہانگیر کے کچھ مختصر حالات بیان کرو +
۲- ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ +
تن زن - مدفن - مونڈی کاٹا - طنز - مقتل +
۳- اس شعر کو حل کرو ۵
مجھ کو کیوں آتا کوئی گھورنے مونڈی کاٹا
اپنے گلفام جہاں گیر کی میں تھی جوگن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴- ذیل کے محاورات کا مطلب اور محل استعمال بتاؤ:-

بے ساختہ منہ سے نکلنا ۔

پڑ گیا آبِ ندامت میرے سر پہ سو من ۔

بھاڑ میں جائیں ۔ منہ اُٹھائے ہوئے آنا ۔

سر سے کفن باندھ کر آنا ۔

۵ تخت طاؤس اور شیر افگن پر ایک مختصر نوٹ لکھو ۔

۶- اس نظم کو اپنی نثر میں ادا کرو ۔

میر تقی میر کی نازک مزاجی

میر تقی میر دَورِ سوم میں اُردو زبان کے بہت بڑے شاعِر گزرے ہیں ہندوستان میں یہ بات اُنہیں کو نصیب ہوئی کہ مسافر اُن کی غزلوں کو تحفہ کے طور پر ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جاتے تھے۔ خاقانیٔ ہند ذوق آپ کے متعلق لکھتے ہیں :-

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ ہُوا پر نہ ہُوا میر کا انداز نصیب
ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

قدردانی نے میر صاحب کے کلام کو جواہر اور موتیوں کی نگاہوں دیکھا۔ اور نام کو پھُولوں کی مہک بنا کر اُڑایا۔ مگر اُن کی بد دماغی اور نازک مزاجی کا یہ عالم تھا۔ کہ دُنیا کی کوئی بڑائی اور کسی شخص کا کمال یا بزُرگی اُنہیں بڑی نہ دکھائی دیتی تھی۔ اس قباحت نے نازک مزاج بنا کر اُنہیں ہمیشہ دُنیا کی راحت اور فارغ البالی سے محرُوم رکھا +

۲۔ ۱۷۹۰ء میں جب آپ نے شاہ عالم کے دربار میں گزارہ کی صورت نہ دیکھی۔ تو ناچار دلّی چھوڑنی پڑی۔ جب لکھنؤ چلے تو ساری گاڑی کا کرایہ بھی پاس نہ تھا۔ ناچار ایک شخص کے ساتھ شریک ہو لئے۔ اور دلّی کو خدا حافظ کہا۔ تھوڑی دُور آگے چل کر اس شخص نے کچھ بات کی۔ میر صاحب چیں بجبیں ہو کر بولے۔ کہ صاحب قبلہ آپ نے کرایہ دیا ہے۔ بیشک گاڑی میں بیٹھئے۔ مگر باتوں سے کیا تعلق۔ اُس نے کہا حضرت کیا مضائقہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ راہ کا شغل ہے۔ باتوں میں ذرا جی بہلتا ہے۔ میر صاحب بگڑ کر بولے کہ خیر آپ کا شغل ہے۔ میری زبان خراب ہوتی ہے +

۳۔ جب آپ دہلی سے لکھنؤ تشریف لائے تو نواب آصف الدولہ کا زمانہ تھا۔ نواب صاحب نے سُنا اور دو سو روپے مہینہ کر دئیے۔ آپ کبھی کبھی نواب صاحب کی ملازمت میں جاتے تھے۔ ایک دن ایک شاعر مرزا علی اکبر جو شاگرد جرأت تھے۔ اور آداب صحبت سے واقف تھے میر صاحب کی زیارت کو تشریف لے گئے۔ میر صاحب گھر میں تھے۔ آپ نے اپنا نام و نشان کہلا بھیجا۔ بہت دیر کے بعد میر صاحب تشریف فرما ہوئے۔ مرزا نے دست بوسی کی۔ اور ادب سے عرض کیا۔ کہ کچھ تازہ کلام سنائیے۔ مطلب یہ تھا۔ کہ ادھر سے بھی کچھ فرمائش ہو گی۔ میر صاحب ایک نازک مزاج آدمی تھے۔ ایسے ویسوں کو کب خاطر میں لاتے تھے۔ کہنے لگے۔ کہ تمہارے بُشرے سے شعر فہمی نہیں معلوم ہوتی۔ مجھے اپنا کلام ضائع کرنا منظور نہیں ہے۔ یہ بچارے خجل اور محجوب واپس آئے +

۴۔ شاہ قدرت اللہ قدرت کہنہ مشق شاعر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھے۔ اتفاق سے میر صاحب کے ساتھ ایک کشتی میں سوار تھے۔ آپ نے چند غزلیں اپنی میر صاحب کو سُنائیں۔ میر صاحب خاموش سُنا کئے۔ کچھ تعریف نہ کی۔ ناچار قدرت نے پوچھا۔ ان اشعار پریشان کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ میر صاحب نے فرمایا "صوابدید تو یہ ہے کہ آپ اِس کلام کو دریا بُرد فرمائیں"۔

۵۔ ایک دن نواب صاحب اپنے کتب خانہ کی سیر میں معروف تھے۔ ایک جلد میر صاحب کے قریب رکھی تھی۔ اور نواب کا ہاتھ وہاں تک پہنچنا دشوار تھا۔ میر صاحب سے اشارہ کرکے فرمایا معاف کیجئے گا۔ وہ سامنے والی کتاب مجھے اُٹھا دیجئے۔ میر صاحب یہ کلمہ سُن کر خشمناک ہو گئے۔ دل میں تہذیب دربار کا فاتحہ پڑھا اور سوچنے لگے کہ دہلی کے دربار میں تو کوئی بادشاہ اپنے مصاحب سے کبھی ایسا خلاف تہذیب کلمہ نہ کہتا۔ آخر میر صاحب نے ایک ملازم سے کہا۔ دیکھو تمہارے آقا کیا فرماتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد نواب صاحب نے فرمایا کیوں میر صاحب سودا کیسے مسلّم الثبوت اُستاد تھے۔ میر صاحب نے کہا ؎

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"ہر عیب کہ سلطاں بپسندد ہنر است"
نواب نے مسکرا کر کہا - کیوں صاحب ہم عیب پسند ہیں +

۶ - ایک دن نواب نے بُلا بھیجا - جب پہنچے تو دیکھا - کہ نواب حوض کے کنارے کھڑے ہیں - ہاتھ میں چھڑی ہے - پانی میں لال سبز مچھلیاں تیرتی پھرتی ہیں - آپ تماشہ دیکھ رہے ہیں - میر صاحب کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ میر صاحب کچھ فرمائیے - میر صاحب نے غزل سُنانی شروع کی - نواب صاحب سُنتے جاتے تھے - اور چھڑی کے ساتھ مچھلیوں سے بھی کھیلتے جاتے تھے - میر صاحب چیں بہ جبیں ہوتے اور ہر شعر پر ٹھیر جاتے تھے - نواب کہے جاتے کہ ہاں پڑھیئے - آخر چار شعر پڑھ کر میر صاحب ٹھیر گئے - اور بولے کہ پڑھوں کیا آپ تو مچھلیوں سے کھیلتے ہیں متوجہ ہوں تو پڑھوں - نواب نے کہا - جو شعر ہوگا آپ متوجہ کر لیگا - میر صاحب کو یہ بات زیادہ تر ناگوار گزری - غزل جیب میں ڈال کر گھر چلے آئے اور پھر جانا چھوڑ دیا - چند روز کے بعد ایک دن بازار میں چلے جاتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھے۔ نواب کی سواری سامنے سے آ گئی۔ دیکھتے ہی نہایت محبّت سے بولے۔ کہ میر صاحب آپ نے بالکل ہمیں چھوڑ دیا۔ کبھی تشریف ہی نہیں لاتے۔ میر صاحب نے کہا بازار میں باتیں کرنا آداب شرفا نہیں۔ یہ کیا گفتگو کا موقعہ ہے۔ غرض بدستور اپنے گھر بیٹھے رہے۔ اور فقر و فاقہ میں گزارہ کرتے رہے +

۷۔ میر محمدؐ سوزؔ دہلوی پہلے میر تخلص کرتے تھے۔ اودھ میں آ کر مقام کیا۔ دربار رس ہو گئے تھے۔ بہت سے ہُنر جانتے تھے۔ تیر اندازی شہسواری۔ خوشنویسی۔ آداب صحبت ملوک۔ ظریف الطبع بھی تھے۔ جس زمانے میں کلام میر کی شہرت روز افزوں ہونے لگی۔ تو آپ نے پاسِ ادب سے اپنا تخلص بدل کر سوزؔ کر دیا۔ نوّاب آصف الدّولہ بہادر فنّ شاعری میں اُن کے شاگرد ہوئے۔ ایک روز دربار میں میر تقی تشریف فرما تھے۔ کہ میر سوز بھی نواب کے مجرے کو حاضر ہوئے۔ بادشاہ نے نغمہ تازہ سُنانے کی فرمائش کی میر سوز نے دو تین غزلیں سُنائیں۔ میر سوز کو اس امر کا خیال نہ رہا۔ کہ میر تقی سے اجازت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاصل کرتے - آپ بہت کشیدہ خاطر ہوئے - اور میر سوز سے کہا کہ تمہیں اِس دلبری پر شرم بھی نہ آئی - میر سوز نے عرض کیا - قبلہ آخر میں بھی تو دہلی کا رہنے والا ہوں - آپ نے شاعری کی ہے - تو کیا میں وہاں بھاڑ جھونکتا تھا - میر صاحب نے کہا - تمہاری بزرگی اور شرافت سے کس کو انکار ہے - مگر شاعری میں ہمارے ہم پلہ ہونا تو بے موقع ہے - تم نہیں جانتے کہ تمام دہلی ہماری اُستادی کی معترف ہے اور بادشاہوں کے دربار میں سوا ہمارے دوسرے کا شعر زبان سے نکالنا گناہِ عظیم - تمہاری شاعری کا محل اور موقع یہ ہے - کہ جہاں چند کم سن لڑکیاں جمع ہو کر ہنڈ کلھیاں پکاتی ہوں - تم بھی اپنے شعروں سے ان کا دل بہلاؤ - نہ کہ میرے سامنے علمِ شاعری بلند کرو - یہ کہہ کر نواب آصف الدولہ بہادر کی طرف مخاطب ہوئے - اور جو شقہ نواب نے ان کی طلب میں ارسال فرمایا تھا - جیب سے نکال کر سامنے رکھ دیا اور "خانہ آباد دولت زیادہ" کہہ کر اُٹھ کھڑے ہوئے - نواب صاحب نے کہنے کو تو زبان سے خدا حافظ کہدیا لیکن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میر کے خفا ہونے کا اُن کو بہت صدمہ ہوا۔ ایک روز تحسین علی خاں خواجہ سرا سے نواب نے پوچھا۔ کہ میر صاحب کی بھی کچھ خبر ہے اُنہوں نے عرض کیا۔ کہ خداوند کچھ نہ پوچھئے بہت عسرت اور تکلیف سے بسر ہوتی ہے۔ ایک تو غریب الوطنی دوسرے نازک مزاجی۔ ان دو مصاحبوں نے فاقہ کش بنا دیا۔ پوچھا کوئی صورت ہے۔ کہ میر صاحب یہاں تشریف لے آئیں۔ عرض کیا اُن کی عالی دماغی سے خود بخود تشریف لانا غیر ممکن ہے۔ کہا ہماری طرف سے کچھ ہدیہ پیش کر دو۔ عرض کیا معزولی کیحالت میں ہدیہ بھی نہ قبول کرینگے۔ نواب نے فرمایا اُن کے خفا ہونے کا انداز بھی نرالا ہے۔ ہمارے سامنے ہمارے اُستاد کی توہین کی۔ سودا کی تحقیر کی۔ ہم نے پاس اعزاز سے کچھ نہ کہا پھر اُلٹے خفا بھی ہو گئے۔ خیر دوسرے روز تحسین علی خاں بُلانے گئے۔ تو میر صاحب بولے کہ نواب کو غریب خانہ پر قدم رنجہ فرماتے شرم آتی ہے۔ تو فقیر بھی کسی کی وساطت سے ان کے در دولت پر جانا ننگ آبرو سمجھتا ہے"*

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۸ - شباب کے آخر زمانے میں میر صاحب دہلی میں تھے - اور نواب عماد الملک غازی الزمن فیروز جنگ وزیر شاہ عالم بادشاہ کے دربار میں بزمرۂ شعرا ملازم تھے - اور شاہ عالم کے دربار سے ملک الشعرا کا خطاب حاصل کر چکے تھے - ایک دن میر صاحب تشریف لائے - تو نواب صاحب ایسے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے - جس میں سوائے ایک کرسی کے کوئی دوسرا فرش بھی نہ تھا - میر صاحب نے کچھ دیر تو کرسی اور مونڈھے کا انتظار کیا - آخر اپنا رومال زمین پر دو تہ کر کے بچھایا اور پلتھی مار کر بیٹھ گئے - نواب صاحب نے فرمایا - میر صاحب کچھ تازہ فکر کی ہو تو سنائیے - کہا ہاں رات کو ایک قطعہ کہا ہے - عرض کرتا ہوں -

کل پاؤں ایک کاسۂ سر پر جو آگیا
یکسر وہ استخوان شکستہ سے چور تھا
کہنے لگا کہ دیکھ کے چل راہ بیخبر
میں بھی کبھی کسی کا سرِ پرُ غرور تھا
تھا وہ تو رشکِ حورِ بہشتی ہمیں میں میر
سمجھے نہ ہم تو وہم کا اپنے قصور تھا

نوّاب سمجھ گئے کہ یہ ہمارے تکبر پر چوٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے - بیزار ہو کر سر جھکا لیا - آپ سلام کر کے گھر واپس چلے آئے - نواب نے ہر چند طلب کیا - پھر نہ گئے اور کہنے لگے ہماری تہذیب کا قدر دان شاہ عالم بادشاہ ہے - مشاہرہ بھی قبول نہ کیا - آخر شاہ عالم قید ہو گئے - اور میر صاحب نے لکھنؤ کا رُخ کیا - لکھنؤ کا حال لکھا جا چکا ہے - وہاں بھی نازک مزاجی نے میر صاحب کو سرسبز نہ ہونے دیا - دربار سے مُنہ موڑ کر گھر میں بیٹھے رہے - اور فقر و فاقہ میں گذارہ کرتے رہے - آخر ۱۸۲۵ء میں فوت ہوئے - اور سو برس کی عمر پائی - ناسخ نے تاریخ کہی - ؎

"واویلا مرد شہ شاعراں"

(سبزہ بیگم)

سوالات

۱- میر تقی میر کون تھے اور کس لئے مشہور تھے ؟

۲- میر صاحب کے سب سے زیادہ مشہور ہمعصر کا نام بتاؤ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳- ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ :-
شقہ - فارغ البالی - نازک مزاجی - آداب شرفا ۔

۴- ذیل کے محاوروں کی تشریح کرو :-
خانہ آباد دولت زیادہ ۔ بگڑ کر بولے ۔
کیا بھاڑ جھونکتا رہا ہوں ۔

شاعر کا دل

ترجمہ از لارڈ ٹینی سن

۱- مت دکھا شاعر کا دل ظالم کبھی تو بھول کے
اپنی اوچھی عقل سے اور اپنی اوچھی فہم سے
مت دکھا شاعر کا دل تو زینہار اے نکتہ چیں
اُس کے تو جذبات کا اندازہ کر سکتا نہیں
صاف اور روشن رواں ہے صورت نہرِ بلور
صاف مثل بادِ بستاں اور روشن مثلِ نور

۲- تیرگیٔ جہل جس کے پاس آ سکتی نہیں
چپہ چپہ ہے یہاں کا وہ مقدس سرزمیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دُور رکھ اپنا تمسخر اور حقارت کی نظر
ان اداؤں کا نہیں اس پاک خطّے میں گزر
جتنے یہ گلہائے رنگا رنگ ہیں اس میں کھلے
سینچتا ہوں خون دل سے اور اشکِ پاک سے
جھاڑیاں لارل کی اِن پھولوں پہ ہیں جلوہ فگن
تا نہ کملائیں تعصب سے ترے او دل شکن

۳- آنکھ میں ٹونا ہے پالا ہے تنفس میں ترے
مار جا او بد نظر ظالم نہ پودوں کو مرے
سن نہیں سکتا وہاں سے ہے جہاں پر تو کھڑا
جان شیریں کے چمن میں طائرِ دل کی صدا
چہچہے کرتی ہے بلبل اس حریم پاک میں
تو نے گر رکھا قدم رل جائے گی وہ خاک میں

۴- صحن گلشن میں ہے فوّارہ اک ایسا چھوٹتا
مثل برق طُور جس کی غیر فانی ہے ضیا
آ رہی ہے صاف خوش آہنگ نغمے کی صدا
اور وہ نغمہ ہے ہوا میں رات دن گونجا ہوا
ایک کوئی ہے کہ سینے سے پھُدک کر کوہ کے
جو کہ واقع ہے وہاں کچھ فاصلہ پر باغ کے
ارغواں نارِ چمن سے اُڑ کے آتی ہے گمر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کھینچ لیتا ہے اُسے پھر کوہ اوجِ عرش پر

۵- غیر فانی عشق کا وہ گا رہی ہے ایک راگ
عالمِ پیری کا ماتم - نوجوانی کا سُہاگ
گو صدا اُس کی نہایت صاف اور بھرپور ہے
تو نہیں سُن پائیگا ہیں گوشِ دل بہرے ترے
رہ جگہ پر اپنی دیکھ اپنی طرف او پُر خطا
خاک ہو جائے گی گر تو نے قدم اندر دھرا
(منشی نادر علی خاں نادر کاکوری)

سوالات

۱- دل دُکھانا کیا مطلب رکھتا ہے ؟
۲- ذیل کے الفاظ کی تشریح کرو :-
ادبچھا - روشن ادا - تیرگی جہل - تعصّب - سُہاگ - برق طور - ارغواں زار چمن - اوجِ عرش +
۳- بند نمبر ۴ کو اپنی نثر میں سمجھاؤ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ریل میں صحبتِ ناملائم

ریل کے درجے خالی کرانے والا مشاق اور ماہر فن اپنے کارہائے نمایاں یوں بیان کرتا ہے۔ میں ایک دن ریل کے اوّل درجہ میں اکیلا سفر کر رہا تھا۔ ایک توندل بابو داخل ہوئے۔ اُن کا چھکڑوں اسباب مع سٹک گڑگڑی اور اُگالدان کے دیکھ کر میں فوراً گھبرا گیا۔ ریل چلنے لگی۔ تو بابو نے ایک نمابچہ کا خلطہ کھول کر سیاہ لیسدار تمباکو اور کوئلے کی ٹکیاں نکالیں اور مجھ سے بغیر پوچھے چلم سُلگا کر سُلفہ اُڑانا شروع کیا اور اُگالدان آگے رکھ لیا۔ گڑگڑی کی آواز اور دُھوئیں اور اُگالدان کے بار بار استعمال سے تنگ اور پریشان ہو کر میں سوچنے لگا۔ کہ اِس "صحبت ناملائم" سے کیوں کر خلاصی حاصل کروں۔ بالآخر بسور کر میں نے بابو صاحب کو گھورنا شروع کیا۔ اور جیب سے بڑا شکاری چاقو نکالا اور بابو کی طرف ٹکٹکی بدستور جمائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئے مَیں نے اپنی اُنگلیاں چاقو کی نوک
اور دھار پر پھیریں اور دھار کو زیادہ تیز
کرنے کے لئے اپنے بُوٹ کے تلے پر
اس کو رگڑنا شروع کیا۔ میری قہر آلُودہ
نگاہ اور تیاریاں دیکھ کر بابو کسمسائے اور
حُقّہ کی منہال اُن کے خشک لبوں اور کانپتی
ہوئی اُنگلیوں سے نیچے گر پڑی۔ اب گڑگڑی
کی آواز بند ہو گئی۔ لیکن مَیں بدستور بابو
کی طرف ٹکٹکی جمائے چاقو تیز کرتا۔ اور
کبھی کبھی اپنے دانت پیستا رہا۔ اب بابو
کے چہرے پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔ رنگ
فق اور پیشانی سے پسینہ بہنے لگا۔ ریل دھیمی
ہونے لگی۔ بابو جی سرک کر دروازے کے پاس
پہنچے۔ اب میں نے چاقو رگڑنا بند کر کے اُس کی
نوک اور دھار پر پھر اُنگلیاں پھیریں۔ اور
پھر چاقو کا قبضہ اپنے داہنے ہاتھ میں مضبوطی
سے پکڑ کر چاقو کو سیدھا کر کے اپنا ہاتھ آہستہ
آہستہ اُٹھانا شروع کیا۔ بابو جی نے ایک چیخ
ماری اور دروازہ کھول کر پلیٹ فارم پر
کود پڑے۔ اور بے تحاشا بھاگ گئے۔
اب مَیں اطمینان سے بیٹھ کر اپنے ناخن چاقو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے تراشنے لگا۔ تھوڑی دیر میں قلی آکر بابو کا اسباب گڑگڑی اور اُگالدان سمیت میرے درجہ سے نکال کر لے گئے۔

۲۔ایک مرتبہ میں رات کی ریل سے سوتا ہؤا تنہا جا رہا تھا۔ کہ دروازے میں صندوقوں کے ٹکرانے کی آواز سے آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک مسافر مع ایک امرودوں کے بڑے ٹوکرے کے داخل ہؤا۔ امرودوں کی تیز اور ناگوار بُو سے سارا درجہ بھر گیا۔ اور میرا دماغ پریشان ہونے لگا۔ تو میں نے اپنے دل میں سوچا۔ کہ اس مسافر کو ضرور مزا چکھانا چاہئے مسافر آتے ہی بنچ پر لیٹ گیا۔ اور خرّاٹے لینے لگا۔ اُس کی اچکن کی جیب میں اُس کے ٹکٹ کا ایک حصّہ باہر نکلا ہؤا تھا۔ میں نے آہستہ سے نکال کر پڑھا تو اوّل درجہ کا ٹکٹ تھا۔ اب میں نے ٹکٹ اپنے پاس رکھ لیا۔ اور امرودوں کے ٹوکرے پر ایک کپڑا ڈھانک کر سو رہا۔ تھوڑی دیر میں آنکھ کھلی تو ایک بڑا اسٹیشن قریب تھا۔ جہاں ٹکٹوں کی جانچ ہونے والی تھی۔ مَیں نے اپنے ہمسفر سے کہا۔ کہ مجھے اندیشہ ہے۔ کہ آپ اِس درجہ کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مسافر نہیں ہیں۔ کیونکہ اوّل تو آپ کی حیثیت ایسی نہیں معلوم ہوتی۔ دوسرے اس درجہ میں سفر کرنے والے اپنے ساتھ امرودوں کا ٹوکرا نہیں رکھتے ٭

مسافر نے جواب دیا۔ میرے پاس اس درجہ کا ٹکٹ ہے۔ آپ دیکھ لیجئے۔ یہ کہکر وہ اپنا ٹکٹ ٹٹولنے لگا۔ تمام جیبیں چھان ماریں۔ مگر ٹکٹ ہو تو ملے۔ میں نے کہا۔ کہ میرا بھی یہ ہی خیال تھا۔ کہ آپ بلا ٹکٹ سفر کرتے ہونگے۔ آج کل یہ جرم عام ہوگیا ہے۔ اور یہ بہانہ کہ ٹکٹ تھا کہیں گر پڑا ہے۔ اب قابلِ قبول نہیں ہے۔ پچھلی مرتبہ ایسے مجرم کو عدالت سے چھ مہینے کی قید کی سزا ہوچکی ہے۔ یہ سُن کر مسافر کے ہوش اُڑ گئے۔ اور ہکّا بکّا چاروں طرف دیکھنے لگا۔ جب ریل دھیمی ہوئی تو مَیں نے کہا۔ کہ یہ جرم نہایت سخت ہے۔ مگر مَیں تمہاری مدد کرنے کو تیار ہوں۔ ترکیب یہ ہے کہ تم اپنے بنچ کے نیچے جا بیٹھو۔ اوپر سے اوڑھنے کے کپڑے سے میں ڈھانک دوں گا۔ ٹکٹ کلکٹر تم کو نہ دیکھے گا مسافر نے اسی کو غنیمت جانا اور چونکہ تجیم شحیم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آدمی تھا۔ بڑی مشکل سے اس تنگ جگہ میں بھچ بھچا کر دم بخود لیٹ گیا۔ میں نے اوپر سے کپڑا خوب اڑھا دیا۔ ٹی ٹی اندر داخل ہؤا۔ تو میں نے اپنا اور مسافر کا دونو ٹکٹ اُس کے حوالے کئے۔ اُس نے متعجب ہو کر پوچھا کہ اس درجہ میں کیا دوسرا آدمی بھی ہے۔ مَیں نے کہا۔ ہاں۔ اور بنچ کے نیچے سے کپڑا اُٹھا کر مسافر کا منہ کھول دیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ اور سانس پھُول رہا تھا۔ میں نے ٹکٹ دیکھنے والے سے کہا۔ کہ بعض آدمیوں کو بنچ کے نیچے لیٹنے میں مزہ آتا ہے۔ وہاں سردی کم لگتی ہے۔ ٹکٹ کلکٹر ٹکٹ دے کر چلا گیا۔ تو یہ مُسافر اپنا اختر بختر اور امرودوں کا ٹوکرا اٹھا کر دوسرے درجہ میں چلا گیا +

۳۔ ایک مرتبہ اور میں کلکتہ سے واپس آ رہا تھا۔ رات کا وقت تھا۔ ایک اسٹیشن پہ ایک مسافر داخل ہؤا۔ بارہ پنجرے اُس کے ہمراہ تھے۔ غالباً کلکتہ کے چڑیا بازار میں اپنا روپیہ خوب برباد کیا ہوگا۔ آپ خیال کر سکتے ہیں۔ کہ ایک ہی جانور کے ساتھ سفر مشکل ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جاتا ہے - کہاں یہ بارہ پنجرے پیخال سے بھرے ہوئے - مارے بُو کے میرا دماغ پھٹا جاتا تھا۔ مسافر آتے ہی لیٹ کر خراٹے لینے لگا - اگلا اسٹیشن آیا - تو میں نے ایک قد آور کانسٹیبل کو اشارے سے بلایا اور اس سے یوں مخاطب ہوا "میں تمہیں جانتا ہوں تم ایک مستعد اور کار گزار کانسٹیبل ہو - میں تمہارے ساتھ کچھ سلوک کرنا چاہتا ہوں - یہ لیلو" ریل چل نکلی۔ تو کانسٹیبل طوطوں کا پنجرہ ہاتھ میں لئے حیرت زدہ رہ گیا - اگلے اسٹیشن پر ایک ٹھنگنے ملازم ریلوے نظر آیا - میں نے اشارے سے بلا کر کہا - کہ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ میں نے عہد کیا تھا - کہ بنگالے میں جو سب سے زیادہ قبول صورت شخص مجھے نظر آئیگا۔ اس کو ایک تحفہ دوں گا وہ تم ہو - ریل چلنے لگی - تو میں نے ایک مینا کا پنجرہ اس ملازم کے ہاتھ میں دے دیا - یہ داد و دہش جاری رہی - یہاں تک کہ چند اور اسٹیشن گزرنے کے بعد کوئی پنجرہ باقی نہ رہا +

اب میں اطمینان سے پیر پھیلا کر سو گیا پانچ بجے صبح آنکھ کھلی - تو ریل اس اسٹیشن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پر کھڑی تھی - جہاں مجھے اُترنا تھا - پنجروں کا مالک ابھی تک خواب خرگوش میں تھا - مَیں چپکے سے اُتر کر اپنے گھر چلا آیا +

مسٹر محمد احمد ایم - اے
پی - ایچ - ڈی

سوالات

۱- خواب خرگوش کی تشریح کرو +
۲- صحبت ناملائم کے کیا معنے ہیں ؟
۳- ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ :-
اختر بختر - بھچ بھچا کر - لحیم شحیم - ٹی - ٹی - ای کسمسائے - سٹک - گڑگڑی - اُگالدان - خلط ملط پلیٹ فارم +
۴- حقہ نوش بابو سے کیا عیّاری ہوئی - اپنے الفاظ میں بیان کرو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عندلیب اور جگنو

از ڈاکٹر سر شیخ محمد اقبال ایم۔اے

سرِ شام ایک مُرغ نغمہ پیرا
کِسی ٹہنی پہ بیٹھا گا رہا تھا
چمکتی چیز اک دیکھی زمیں پر
اُڑا طائر اُسے جگنو سمجھ کر
کہا جگنو نے او مرغِ نوا ریز
نہ کر بیکس پہ منقارِ ہوس تیز
تجھے جس نے چہک گُل کو مہک دی
اُسی اللہ نے مجھ کو چمک دی
لباسِ نور میں مشہور ہوں میں
پتنگوں کے جہاں کا طور ہوں میں
چہک تیری بہشتِ گوش گر ہے
چمک میری بھی فردوسِ نظر ہے
پروں کو میرے قدرت نے ضیا دی
تجھے اُس نے صدائے دلربا دی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تری منقار کو گانا سکھایا
مجھے گلزار کی مشعل بنایا
چمک بخشی مجھے آواز تجھ کو
دیا ہے سوز مجھ کو ساز تجھ کو
مخالف ساز کا ہوتا نہیں سوز
جہاں ساز کا ہے ہمنشیں سوز
قیام بزم ہستی ہے انہیں سے
ظہورِ اوج و پستی ہے انہیں سے
ہم آہنگی سے ہے محفل جہاں کی
اسی سے ہے بہار اس بوستاں کی

سوالات

۱- مخالفِ ساز کسے کہتے ہیں؟
۲- ظہور اوج و پستی کی تشریح کرو۔
۳- نثر میں لکھو:-
تجھے جس نے چمک گل کو مہک دی
اسی اللہ نے مجھ کو چمک دی
۴- ہم آہنگی سے کیا مراد ہے؟
۵- جگنو کو دہلی والے کیا بولتے ہیں؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نصیرالدّین ہمایوں

ہمایوں ۱۵- اپریل ۱۵۰۸ء ماہم آنکہ کے
بطن سے پیدا ہؤا- اور ۲۶- دسمبر ۱۵۳۰ء کو
بابر کے اِنتقال کے بعد وصیت کے مطابق
اُس کا جانشین ہؤا- متوسّلین دربار کو مناصب
اور بھائیوں کو جاگیریں عطا ہوئیں- بابر نے
مرتے وقت امراء کا جلسہ منعقد کرکے ہمایوں
کو ولیعہد قرار دیا اور وصیّت کی- کہ خدا
اور بندگان خدا کے ساتھ اپنا فرض ایمانداری
سے ادا کرنا- دیانت داری اور محنت سے عدل
گستری کرنا- مجرموں کو سزا دینے میں احتیاط کرنا
اور رحم سے کام لینا- غریب اور مسکینوں کی
حمایت کرنا- بھائیوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی
سے پیش آنا- ہمایوں نے باپ کی وصیّت کی
پورے طور پر بجا آوری کی- بھائیوں نے
کبھی بھی اُسے سُکھ کی نیند سونے نہیں دیا
مگر ہمایوں موقع پاکر بھی اُن کی تقصیرات سے
درگذر اور اُن کے ساتھ فیاضانہ اور شاہانہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

برتاؤ کرتا رہا - افسوس اس نیک مزاجی کا صلہ اُسے ضرور یہ ملا - کہ اُس کی ساری عمر مصیبت اور تکلیف میں بسر ہوئی - اور جب تک پتھر کا دل بنا کر اُس نے بھائیوں کے حق میں فیصلہ قطعی نہیں صادر کیا - اس وقت تک اسے چین نصیب نہیں ہؤا - نہ سلطنت میں امن و امان پیدا ہؤا - ہمایوں کی فوجی طاقت اعلیٰ درجہ کی نہ تھی - مگر وُہ خود بڑا شجاع اور بلند حوصلہ تھا - تین سو سپاہیوں کے ساتھ کالنجرا جیسے مضبوط قلعہ پر شبخون مارنا اور تسخیر کر لینا اسی کا کام تھا - قلعہ فتح ہو گیا - تو امراء نے مشورہ دیا - کہ قیدیوں کے ساتھ سختی کی جائے - تا کہ خزانہ کا پتہ بتا دیں - ہمایوں نے محض تالیفِ قلوب سے اپنا کام نکال لیا - تیرہ برس کی عمر میں بابر نے حاکمِ بدخشاں کے انتقال پر وہاں کی حکومت تفویض کی - تو اُس نے جدّ و جہد کر کے شہر کو دشمنوں سے پاک کر دیا - جنونی بدخشانی نے اس کی شان میں ۳۸ شعروں کا قصیدہ لکھا جس سے یہ تاریخ نکلتی ہے - ؎

گرفتی بدخشان وتاریخ شد محمدؐ ہمایوں شہِ بحر و بر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سنہ ۱۵۳۹ء سے پہلے میرزا عسکری اور کامران نے بغاوت کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ کہ اسی سن میں بادشاہ کو شیر شاہ کے ہاتھ سے سخت ہزیمت اُٹھانی پڑی۔ اس کی ساری فوج منتشر ہو گئی۔ بیگم کو افغانوں نے گرفتار کر لیا اور سنہ ۱۵۴۰ء میں ہمایوں بالکل بے دست و پا ہو گیا۔ دہلی اور آگرہ میں شیر شاہی ہو گئی۔ ہمایوں اور اُس کی بیگم کو جسے جوانمرد شیر شاہ نے بعزت و احترام واپس کر دیا تھا۔ بھاگ کر لاہور جانا پڑا۔ سندھ کے ریگستانوں میں ہمایوں نے سخت مصیبتیں اُٹھائیں۔ یہاں تک کہ کھانے پینے کی تکلیف بھی برداشت کرنی پڑی۔ جیگیز کے جنگل میں اُس کے رُفقا ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگے۔ اتفاقیہ کنوأں نظر آیا۔ تو تشنگی کی بے تابی سے کئی ایک اس میں گر پڑے۔ انہی ایّام صعوبت میں ۲۵۔ اکتوبر سنہ ۱۵۴۲ء کو حمیدہ بانو کے بطن سے شاہزادہ اکبر تولّد ہؤا۔ تین برس تک سندھ میں رہ کر اور زمانہ کی سختیوں کا مقابلہ کر کے ہمایوں نے شاہ طہماسپ بادشاہ ایران کی حمایت چاہی۔ کجکلاہ ایران نے جواب میں یہ شعر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لکھا۔ سے

ہمائے اوجِ سعادت بدامِ ما اُفتد
اگر ترا گزرے بر مقامِ ما اُفتد

اور احکام جاری کر دیئے۔ کہ جہاں کہیں ہمایوں کا گزر ہو۔آنکھوں کا فرش بنائیں۔ ہرات میں ہمایوں خواجہ عبداللہ انصاری کی خدمت میں حاضر ہؤا۔اور بزرگان دین کے مزارات کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ہمایوں ایران سے بارہ ہزار سواروں کا دستہ لے کر ہندوستان کو واپس ہؤا۔لیکن ابھی اُس کی مصائب کا خاتمہ نہ ہؤا تھا۔ بھائی عداوت پر کمر بستہ تھے۔کامران کو ہمایوں برادرانہ محبّت کے ساتھ سمجھاتا رہا۔مگر بے سود۔میرزا عسکری ۱۵۵۱ء میں مکّہ روانہ ہؤا۔جہاں ۱۵۵۸ء میں اُس کا انتقال ہو گیا +

گلبدن بیگم بنت بابر شاہ کی کتاب ہمایوں نامہ ۱۹۰۲ء میں بمقام لندن شائع ہوئی تھی اُس میں لکھا ہے۔کہ جب کامران کی چیرہ دستیاں حد سے بڑھ گئیں۔تو سب نے مل کر ہمایوں سے کہا۔کہ بادشاہی اور تحکم میں رسم بُردباری روا نہیں ہے۔دونو میں سے ایک کو ترک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیجئے۔ آخر کامران کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی۔ اور وہ اندھا ہو کر بیت اللہ کو روانہ ہو گیا اور مرنے سے پہلے تین حج کئے۔ کامران کا بیٹا ابو القاسم مرزا باپ کی طرح شاعر تھا۔ اور شوکتی تخلّص کرتا تھا۔ وُہ اکبر کے حکم سے قلعہ گوالیار میں بحالت قید قتل ہوُا۔ کامران اور مرزا عسکری ہمیشہ ہمایوں کے ساتھ برادران یوسف کی طرح پیش آتے رہے۔ مگر ہمایوں نے کبھی سخت گیری نہیں کی۔ موّرخین اس پر تلوّن طبع اور غیر مستقل مزاجی کا الزام عاید کرتے ہیں۔ بعض اُس کا بڑا قصور یہ ہی قرار دیتے ہیں۔ کہ اُس نے بھائیوں کے حق میں مناسب فیصلہ کرنے میں بہت دیر کی۔ حق تو یہ ہے۔ کہ یہ موّرخین کی زبردستی ہے۔ ہمایوں ہر صفت سے موصوف تھا۔ ولیعہدی کے زمانہ میں وہ اپنی غیر معمولی بہادری کا ثبوت دے چکا تھا۔ مجبوری یہ آن پڑی۔ کہ اُسے تخت نشین ہوئے مشکل ہی سے پانچ چھ برس گزرے تھے۔ کہ شیر خاں جیسا صاحب سیف و قلم عمرؒ اتا ہوُا نکلا۔ وہ عنانِ حکومت ہاتھ میں لینے کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بعد اپنے پاؤں پر کھڑا بھی نہ ہونے پایا تھا۔کہ اُس سے قوتِ بازو بھائی آنکھ دِکھانے لگے یہ اُس کا دم خم تھا۔کہ دوہری چوٹ کو سنبھال سکا۔اور پھر ۱۵۵۴ء میں جب مختصر سی فوج لے کر دوبارہ ہندوستان کی طرف مراجعت کی تو فتوحات کا تانتا باندھ دیا اور کھوئی ہوئی سلطنت کو آخر لے ہی لیا۔جوہر ذاتی میں وہ کسی ہم عصر فرمان روا سے کم نہ تھا۔اس میں اختراع و ایجاد کا مادہ بھی تھا اور انتظام سلطنت کی اصلاح سے بے خبر نہ تھا +

ہمایوں ہمیشہ با وضو رہتا تھا۔فحش الفاظ زبان سے کبھی نہ نکالتا۔آداب مجالس کا اس قدر پابند تھا۔کہ جہاں جاتا پہلے دایاں پاؤں رکھتا۔اس کی سخاوت مشہور ہے۔تخت نشینی سے کچھ دنوں بعد دریائے جمن کی سیر کو گیا تو ایک کشتیٔ زر انعام میں بخش دی۔اُسے علمِ ہیئت اور نجوم سے خاص شغف تھا۔وہ علاّمہ الیاس اردبیلی کا شاگرد تھا۔دور دور سے لوگ اس سے اس فن کو سیکھنے آتے تھے۔ اُس نے کرۂ ارض و کراتِ عناصر و افلاک مع کواکب مختلف رنگوں سے رنگ کر مجسم صورت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں بنائے تھے۔ اور اصطرلاب کی اصلاح کی تھی۔ ایک دن قلعہ دین پناہ میں کتب خانہ کی چھت پر مریخ کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ اُترتے وقت اذان کی آواز کانوں میں آئی۔ تعظیماً بیٹھ گیا۔ اُٹھنے لگا تو پاؤں پھسل گیا۔ اور کئی سیڑھیوں پر سے لُڑھکتا ہُوا نیچے پہنچا۔ اور اکاون برس کی عمر میں ۲۵ برس کم وبیش سلطنت کر کے دار البقا سدھارا۔ تاریخ ہوئی؛

"ہمایوں بادشاہ از بام افتاد" ۵

حمیدہ بانو بیگم اکبر کی ماں مرزا ہندال کے اُستاد شیخ علی اکبر حاجی کی دختر تھی۔ ہندال کے کیمپ میں ہمایوں نے اُسے دیکھا۔ اور شادی کی خواہش کی۔ یہ ہی حمیدہ بانو بیگم بعد میں حاجی بیگم کے نام سے مشہور ہوئیں۔ اور مریم مکانی لقب پایا۔ ہمایوں نے انتقال کیا۔ تو دہلی میں پندرہ لاکھ روپیہ کی لاگت سے اُس کا مقبرہ تعمیر کرایا۔ دارا شکوہ۔ فرخ سیر اور عالمگیر ثانی اسی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ حج سے واپس آکر عرب سرا نام کی ایک عمارت مقبرہ کے قریب بنوائی جو اب تک موجود ہے؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مسٹر ارسکن لکھتے ہیں :-

"وہ اکثر معاملات میں زود مزاج اور تند طبع تھا۔ لیکن متلون۔ بیفکر اور غیر مستقل بھی تھا۔ وہ قدرتی طور پر فیاض ملنسار اور محبت کرنے والا تھا۔ اس کی عادات شائستہ۔ بے تکلف اور دل کش تھیں۔ اس کی فیاضی آخرکار اسراف کے درجہ تک پہنچ گئی۔ اور اُس کی شفقت کمزوری کی حد تک بڑھ گئی تھی۔ اور اسی لئے مرتے وقت تک وہ خوشامدیوں اور اپنے منظور نظروں کا شکار بنا رہا۔ اگرچہ وہ دلیر نیک مزاج فیاض اور حلم دوست تھا۔ مگر اُس کے کل اوصاف مقابلتہً برائیوں کی حد تک پہنچ گئے تھے۔ اور اُن سے بہت کم مفید نتیجہ پیدا ہوا"*

ہم کہتے ہیں کہ اگر عفو اور ترحم۔ اخلاق اور مروّت انسانی جرائم کی فہرست میں شامل ہیں۔ تو ہمایوں کی بریت نہایت مشکل ہے *

سوالات

۱- خاندان مغلیہ کی ابتدا کس سے ہوئی ؟

۲- ہمایوں کس کا بیٹا تھا۔ اس کے متعلق مؤرخوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی کیا رائے ہے ؟

۳- ہمایوں کی مختصر سوانح عمری اپنے الفاظ میں لکھو ۔

۴- بابر نے مرتے وقت ہمایوں کو کیا نصیحت کی ؟

۵- وصیت اور نصیحت میں کیا فرق ہے ؟

۶- ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ :-

متوسّلین - شبخون - ولیعہد - تالیف قلوب - ہزیمت - چیرہ دستی ۔

۷- ذیل کے محاوروں کی تشریح کرو :-

ماہئ بے آب کی طرح تڑپنے لگے ۔

بے دست و پا کر دیا ۔

آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خواب

(ترجمہ از شیکسپیئر)

بے سرو ساماں ہزاروں ہیں رعایا ہیں مری
پاؤں پھیلائے ہوئے سوتے ہیں بے غم اس گھڑی
خواب نوشیں! دار مشفق ہے پئے اہلِ جہاں
ڈر گئی کیوں مجھ سے رہتی ہے جو یوں دامن کشاں
لطف سے آکر تو اِن آنکھوں میں گھر کرتی نہیں
فکرِ دُنیا سے مجھے تو بے خبر کرتی نہیں
کنج ظلماتی میں کھرّے فرش پر اے نازنیں
شورِ پشہ تجھ کو میٹھی لوریوں سے کم نہیں
یہ قیامِ پُر تکلف اور یہ خوشبو مکاں
نغمۂ داؤد سے شیریں یہ خوش الحانیاں
ہر طرح سامان راحت ہے مہیا اس جگہ
پر تجھے آتے ہی ہو جاتا ہے سودا اِس جگہ
کیوں کمینوں میں گھنونے فرش پر رہتی ہے تو
بند زنداں ہے تجھے پھولوں کی سیج اے مست خُو
تاڑ سے مستول پہ تنہا کھڑا ہے ناخدا
تند موجوں کے ہے جھولے میں جھکولے لے رہا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زور پر آیا ہے طوفاں چل رہی ہیں آندھیاں
ابر تک لہروں کو جو لیجا رہی ہیں موکشاں
موج پر اُٹھتی ہیں موجیں مچ رہی ہے دھائیں دھائیں
کان پٹ ہیں یہ بلا کی ہو رہی ہیں سائیں سائیں
ہو رہا ہے چار سُو ہنگامۂ محشر بپا
موت چونک اُٹھی ہے سُنتے ہی یہ شورِ فتنہ زا
ایسے شور و شر میں ملاحوں کی یہ غم خواریاں
اِس قدر کیوں تجھ میں ہیں لے خواب جانبداریاں
یاں شبِ خاموش - آسائش کے سامانِ مزید
اور تو کروٹ نہ لے اے وائے بختِ نا سعید
سُکھ سے تو اے بے نوا سو اب ہمیں آیا یقیں
تاجِ زر جس پر دھرا ہے چین اُس سر کو نہیں

مولوی سید احمد کبیر

سوالات

۱- آنکھوں میں گھر کرنا کیا محاورہ ہے۔ اس کا محل استعمال کیا ہے؟

۲- ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ:-
کنج ظلماتی - قیام پر تکلف - ناخدا - مستول - ہنگامۂ محشر - جھکولے +

۳- جہاز کے مختلف حصوں کے نام لو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴ - بختِ نا سعید کسے کہتے ہیں ؟
۵ - ذیل کے مصرع پر ایک مضمون لکھو :-
"تاجِ زر جس پر دھرا ہے چین اُس سر کو نہیں"

مسٹر حامد علی خاں

مسٹر حامد علی خاں بیرسٹر ایٹ لا اپنی علمی فضیلت - اخلاق - تہذیب - سچی دوستی - غمگساری - اور بیشمار اوصاف انسانی کی بدولت ہندوستان سے ولایت تک ایک خاص شہرت رکھتے تھے۔ لندن میں اُن کے انگریز احباب کا حلقہ اتنا ہی وسیع تھا - جس قدر ہندوستان میں اُن کے ہندوستانی احباب کا - ہندوستان کی ہر سوسائٹی میں وہ یکساں ہر دلعزیز تھے - اہل کمال و اہل ہنر کے وہ عاشق زار تھے - اور خواہ امیر ہو خواہ غریب - خاں صاحب اُن کی خدمت کرنے سے کبھی نہیں تھکتے تھے - چینی بازار لکھنؤ میں مرحوم کی کوٹھی مرجع خاص و عام تھی یہاں ہر فن کے اہل کمال کا مجمع رہتا تھا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان کی طبیعت میں مشرقی مغربی مذاق کا ایسا سمویا ہوا رنگ موجود تھا۔کہ دونو طبقہ کے لوگ اُن کی صحبت سے محظوظ ہوتے تھے۔اور خود بخود اُن کی طرف کھنچے چلے آتے تھے۔اس میں مرحوم کی خوش اخلاقی اور خالص دوستی و غم گساری کو سب سے بڑا دخل تھا۔غم گساری کا لفظ مَیں نے اس لئے استعمال کیا ہے۔کہ خاں صاحب کی طبیعت قدرتاً ہمدرد واقع ہوئی تھی۔اور دوسروں کی تکلیف و مصیبت رفع کرنے کا جو زبردست رجحان ان میں پایا گیا وُہ دنیا میں معدودے چند اصحاب کے سوا عام طور پر نہیں پایا جاتا۔ ان کی کوٹھی میں یہ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ کہ ایک طرف چند شاعر بیٹھے ہیں۔تو دوسری طرف چند ثقات اور مذہبی مجتہد بھی۔ساتھ ہی کوئی ڈاکٹر کوئی بیرسٹر اور کوئی جج بھی۔اور کوئی کسی خاص فن میں کمال رکھنے والا شخص بھی *

۲۔مسٹر حامد علی خاں امروہہ کے ایک نامور خاندان حکما کی یادگار تھے۔عہد شاہی میں اس خاندان کو بڑا عروج حاصل تھا۔اُن کے والد ماجد حکیم محمدؐ امجد علی خاں ڈپٹی کلکٹر تھے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حامد علی خاں کی تعلیم و تربیت لکھنؤ میں ہوئی تھی۔ جسے آپ نے اپنا وطن بنا لیا تھا۔ اور بالآخر یہیں پیوند خاک ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت ہندوستان کے قدیم شرفاء کے اصول پر ہوئی تھی۔ جس میں اخلاق و آداب۔ راستی و صداقت ہمدردی و مروت کو بہت بڑا دخل تھا +

عربی فارسی زبانوں کی تحصیل کے بعد آپ نے انگریزی زبان کی تعلیم حاصل کی اور کیننگ کالج لکھنؤ کے نہایت ممتاز طلباء میں شمار کئے جاتے تھے۔ مسٹر وہائٹ پرنسپل کیننگ کالج پہلے شخص تھے۔ جنہوں نے مسٹر حامد علی خاں کی نسبت یہ پیشین گوئی کی تھی کہ یہ شخص ملک کے نامور لوگوں میں ہوگا۔ بعد کو ان پر ڈاکٹر سر سیّد احمد خاں جیسے مردم شناس کی نظر انتخاب پڑی اور اُنہوں نے صلاح دی۔ کہ اُن کو علوم مغربیہ کی تکمیل کے لئے ولایت بھیجا جائے۔ بہر نوع حامد علی خاں ولایت بھیجے گئے۔ اور قیام انگلستان کے دوران میں اُنہوں نے نہ صرف امتحان بیرسٹری پاس کیا اور مڈل ٹمپل میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سند قانونی حاصل کی بلکہ انگریزی زبان اور اس کے علم ادب پر بھی اتنا عبور حاصل کر لیا۔ کہ لندن کے مشہور ترین اخبارات میں مضامین لکھتے رہے۔ جنہیں انگلستان کے مشاہیر اہل قلم نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مشہور ادیب مسٹر گپ اور دیگر انشا پردازوں سے مرحوم نے انگریزی انشاء پردازی کی تعلیم لی تھی۔ مسٹر گلیڈسٹن کی تقریریں سننے کے لئے پارلیمنٹ کی گیلریوں میں بیٹھے رہتے تھے۔ اور ان سے پولٹیکل نکات اخذ کرتے تھے۔ مشہور ملک الشعرائے انگلستان لارڈ ٹینی سن سے انگریزی نظم کی اصلاح لیتے تھے۔ اور انگریزی نثر کی طرح نظم پر بھی خاں صاحب کو خاص قدرت حاصل تھی۔ انگریزی نثر میں آپ نے چند مستقل کتابیں لکھی تھیں جس سے آپ کی انگریزی انشا پردازی کا اندازہ ہو سکتا ہے ؛

مسٹر حامد علی خاں ولایت میں ہی تھے۔ کہ تھوڑے عرصہ کے بعد پنڈت بشن نرائن در بھی وہاں پہنچے۔ اسی زمانہ میں ان دونو اصحاب میں دوستانہ مراسم اور دلی محبت کا ایسا سلسلہ شروع ہوا۔ جو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تمام عمر قائم رہا۔ خاں صاحب فرطِ اُلفت سے پنڈت صاحب کو صرف "بشن" پکارتے تھے۔ جس سے اس دلی محبت کا پتہ لگتا تھا۔ جو ان دونو مایۂ نازِ فرزندانِ ہند میں قائم تھی ۔

حامد علی خاں اپنے عہد کے نہایت ممتاز بیرسٹر تھے۔ اور تمام اعلےٰ و ادنےٰ جوڈیشل حکّام ان کی بدرجہ اتم عزت کرتے تھے طبقہ عدالت و وکلاء میں شاید ہی کوئی ایسا ہوگا۔ جس سے حامد علی خاں سے دوستانہ مراسم اور ربط ضبط نہ ہو۔ ان کی خوش اخلاقی ملنساری اور راستبازی نے سب کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔ اور رفتہ رفتہ ان کے احباب کا دائرہ ہر طبقہ میں وسیع ہو گیا۔ یہاں تک کہ بہت سے ارکان گورنمنٹ اور بعض لفٹنٹ گورنر بھی خالص احباب کے طور پر ان سے ملتے تھے۔ جسٹس سیّد کرامت حسین مرحوم اور خاں صاحب میں وہ محبت تھی جو عشق کے درجہ تک پہنچی ہوئی تھی حامد علی خاں ایک پکے مسلمان تھے اور اپنے مذہبی عقائد و ارکان شریعت کے نہایت سختی سے پابند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھے۔ اس بارے میں ان کو کوئی شخص مغربی تعلیم یافتہ ہندوستانی نہیں کہہ سکتا تھا۔ ان کی معاشرت بالکل ہندوستانی طریق کی تھی۔ اور اس قدر روشن خیالی کے ساتھ اپنے بزرگوں کی پرانی روش اور اپنے قومی مسلک کے ہزار جان سے دل دادہ تھے۔ مذہباً آپ اثنا عشری تھے۔ اور عزا داری امام علیہ السلام میں خاص انہاک تھا۔ آپ کے ہاں محرم سے چہلم تک تعزیہ داری ہوتی تھی۔ اور یہ اس کوارٹر میں کہ جہاں چاروں طرف ہندوستانی بیرسٹر اور انگریزی اصحاب رہتے ہیں۔ لیکن آپ کے ہاں سے ضریح اسی اہتمام سے اٹھائی جاتی تھی۔ جس طرح پرانے خیال کے مومنین اٹھاتے ہیں۔ چینی بازار میں ان کی کوٹھی ایک تاریخی عمارت ہے۔ جس میں ابو الفتح محمد علی شاہ بادشاہ اودھ حصول سلطنت سے پہلے مسکن گزیں تھے۔ اس کوٹھی کے بیرونی دروازے پر بعض کتبے اب تک موجود ہیں۔ جو اس خیال کی تصدیق کرتے ہیں۔ عہد شاہی میں یہ عمارت در دولت کے نام سے موسوم تھی۔ جس کا ایک مختصر حصہ باقی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہ گیا تھا۔ خاں صاحب کو اس پر فخر تھا۔ اور اکثر مذاقاً فرمایا کرتے تھے کہ میں "ورہ دولت" میں رہتا ہوں ٭

ایک مصنّف کی حیثیت سے بھی حامد علی خاں صاحب کا درجہ بہت بلند تھا۔ مرض ذیابیطس پر آپ نے انگریزی میں کئی رسالے تصنیف کئے تھے۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُن کو فن طبابت میں کس حد تک دخل تھا۔ چونکہ مرحوم کی زندگی کا بہت بڑا حصّہ اس مہلک اور جاں گداز مرض کی نذر رہا۔ لہذا مرحوم نے ان تصنیفات میں اپنے ذاتی تجربوں کو درج کرکے اس سے بچنے کی تدبیریں بتائی ہیں ٭

خاں صاحب کو ہندوستان کی ٹمپرنسی تحریک سے بہت بڑی دلچسپی تھی۔ اور آل انڈیا ٹمپرنس سوسائٹی کے ایک سرگرم ممبر تھے۔ جب اس سوسائٹی کا جلسہ ۱۹۱۸ء میں لکھنؤ میں ہوا تھا۔ تو مسٹر حامد علی خاں اس کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کے چیئرمین تھے۔ اس موقع پر جو فصیح و بلیغ تقریر آپ نے فرمائی تھی اُس میں انگریزی فصاحت اور انشا پردازی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے ساتھ منشیات کی مضرتوں کو ہر پہلو سے ذہن نشین کیا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق دنیا کے بڑے بڑے ڈاکٹروں کی رائے کے حوالے بھی دئے گئے ہیں۔ غرضیکہ ایسے خشک مضمون کو ایسا دلچسپ بنانا اُن کی انشاء پردازانہ خصوصیات کا ایک شائبہ تھا۔

مسٹر حامد علی خاں کی سب سے آخری تصنیف "حیات مولانا سید کرامت حسین" ہے۔ جو اُردو زبان میں ایک یادگار تصنیف ہے۔ اور تین سو سے زاید صفحات پر ختم ہوتی ہے۔ جسٹس سید کرامت حسین اور مسٹر حامد علی خاں میں جو قلبی محبت تھی۔ اُس کی مثال اس زمانے میں مشکل سے ملے گی۔ خاں صاحب کی کوٹھی میں مولانا مرحوم یا مولانا کے بنگلے میں خاں صاحب بالکل شمع و پروانہ کی صورت نظر آتے تھے۔ اور دونو میں کسی قسم کی غیریت کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا تھا۔ اس حالت میں مولانا کی وفات خاں صاحب کے لئے پیام اجل سے کم نہ تھی۔ خانصاحب اس وقت ڈیرہ دون تشریف رکھتے تھے۔ آپ کی صحت بہت عرصہ سے خراب تھی اور مرض ذیابیطس نے اُن کی تاب و توانائی بالکل سلب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کر لی تھی۔ لہذا متعدد امراض میں مبتلا رہتے تھے۔ اور صحت یا زندگی رکھنے کی غرض سے سال کا ایک حصہ پہاڑوں پر بسر کرتے تھے۔ بہر نوع مولانا کی وفات نے خاں صاحب کو نیم جان کر دیا۔ اور باقی ایام انہوں نے مولانا کی یاد اور اُن کے حالات زندگی کو ایک کتاب کی صورت میں شائع کرنے کی کوشش میں صرف کر دیے۔ شبانہ روز اسی تصنیف کو لکھنے اور اُس کی اشاعت میں سرگرم رہنے سے وہ پہاڑ نہ جا سکے۔ اور بالآخر صحت اس قدر خراب ہو گئی۔ کہ جاں بر نہ ہو سکے۔ وفات سے چند ہی روز پہلے یہ تصنیف چھپ کر تیار ہوئی تھی نزع کی حالت میں بھی اس کو اپنے احباب میں تقسیم کراتے رہے۔ اس مقصد کے لئے ایک طولانی فہرست پہلے سے تیار کرا دی تھی اور بار بار پوچھتے تھے۔ کہ فہرست کے مطابق کتابیں تقسیم کر دی گئیں۔ حتیٰ کہ جب بالکل تاب گویائی نہ تھی۔ اُس وقت بھی نہایت ضعیف آواز میں "نہ۔نہ" کہتے رہے۔

اس ضخیم کتاب کی اشاعت کے تمام اخراجات ایک ایسے زمانے میں جبکہ مدت سے اپنا پیشہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ترک کئے ہوئے تھے۔ اور مالی حالت بالکل خراب ہو چکی تھی۔ مرحوم نے خود برداشت کئے تھے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ سیرچشمی مرحوم کی زندگی کی ایک زبردست خصوصیت تھی۔ افسوس یہ مجسم اخلاق اور فرد کامل ۱۱۔ ستمبر ۱۹۱۸ء کو قبل از دوپہر ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا ؛

حامد علی خاں کی ذات ایک سرچشمۂ فیض تھی۔ جس سے ہر شخص یکساں سیراب ہوتا تھا۔ قومی تفریق اور تعصبات سے ان کی طبیعت پاک تھی۔ اُن کے ہندو دوستوں کی تعداد اُن کے مسلمان دوستوں سے کسی طرح کم نہ تھی۔ بہت سے کم استطاعت ہندو مسلمان طلبا کی اپنی جیب سے مدد کرتے تھے۔ بیواؤں اور یتیموں کی پرورش کا بھی یہ ہی حال تھا اپنے ملازمین کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ اور اُن کے بچوں کو اپنے بچوں کی طرح چاہتے تھے۔ لاولد ہونے کی وجہ سے نو عمر بچوں سے خاص اُلفت تھی۔ بات چیت میں وہ شیرینی تھی۔ کہ بچے سے بوڑھے تک سب ان پر نثار تھے۔ استغنا کی یہ انتہا تھی۔ کہ کئی مرتبہ آپ کو معزز سرکاری عہدے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیش کئے گئے۔ لیکن آپ نے انہیں قبول نہیں کیا۔ بعض گورنر آپ پر اس قدر مہربان تھے کہ آپ کو اپنی کونسل کا ممبر نامزد کرنے کے لئے مصرّ ہوتے رہے۔ لیکن آپ نے شکریہ کے ساتھ اس عزت کو قبول کرنے سے معذرت کی۔ ایک بڑے فلاسفر کی طرح دنیا میں رہ کر تارک الدنیا تھے۔ اپنے اوقات کے سخت پابند تھے۔ روز مرّہ کچھ دماغی کام ضرور کرتے تھے۔ احباب کے خطوط کا جواب فوراً دیتے تھے ہر چند کہ مرحوم کی مالی حالت کمزور ہو چکی تھی۔ پھر بھی آپ نے شبھ کالج کی تحریک میں بہت بڑا حصہ لیا۔ اور ہر قسم کی کوشش کے علاوہ سات ہزار چندہ دیا۔ مسٹر حامد علی خاں دُنیا سے اُٹھ گئے۔ لیکن اُن کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ یہ اُن زندہ جاوید لوگوں میں تھے۔ جن کو حیات دوام حاصل ہے۔ اور جن کا نام جریدۂ عالم پر ثبت ہے۔ آپ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

دشمنوں کے بھی شریک غم رہے
اس طرح دنیا میں حامد ہم رہے
غم کی ہر ساعت تھی گویا روز حشر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یوں یہاں دو دن رہے کیا کم ہے

نوبت رائے نظر

سوالات

۱- حامد علی خاں کون تھے - اُن کی مختصر سوانح عمری اپنے الفاظ میں لکھو ٭

۲- بیرسٹر کسے کہتے ہیں - وکیل اور بیرسٹر میں کیا فرق ہے ؟

۳- اثنا عشری کی تشریح کرو ٭

۴- ذیل کے الفاظ کے معانی بیان کرو :-

مردم شناس - سند قانونی - عبور - جوڈیشل حکام ارکان گورنمنٹ - شائبہ - عزا داری - ضریح ٭

۵- لارڈ ڈینی سن پر ایک مختصر نوٹ لکھو ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سپاہی کا خواب

ترجمہ از ٹی کیمپبل

دورِ افق سے گرنے لگے پردہائے شام
دینے لگی صدائے بگل امن کا پیام
پہرے پہ مستعد جو کواکب ہوئے تمام
فرشِ زمیں پہ لشکریوں نے کیا قیام

جو تھک گئے تھے اہلِ خوابِ گراں ہوئے
گھائل جو تھے وہ ملکِ عدم کو رواں ہوئے

میں بھی گیاہ خشک کے بستر پہ سو گیا
روشن وہیں الاؤ پئے دفعِ گرگ تھا
دی تھی وہ آگ ہم نے سرِ شام ہی جلا
لاشیں نہ کھوئی جائیں یہ تھا اس سے مدعا

آدھی بجی تو خواب وہ دیکھا کہ واہ رے
تا صبح تین بار وہ آیا نظر مجھے

دیکھا کہ دور ہوں میں صفِ کارزار سے
صحرا کو کاٹتا ہوں کسی رہ گزار سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ظاہر اثر خزاں کا ہر اک شاخسار سے
سورج عیاں ہوا ہے ابھی کوہسار سے

اور میں رواں ہوں جانب کاشانۂ پدر
لیتا ہے وہ بلائیں مری راہ میں آن کر

جب کھیت وہ سہانے نظر پڑے
جو سیر گاہ تھے مری فصل شباب کے
بے اختیار دوڑ پڑا فرط شوق سے
نقشے پرانے سب مری نظروں سے پھر گئے

آواز بکریوں کی وہی تھی جہان پہ
جاری وہی تھے گیت کساں کی زبان پہ

پہنچا میں اپنے گھر جو بصد شوق بیقرار
مل مل کے مجھ سے روتے تھے احباب زار زار
وعدہ کیا کہ اب نہ میں جاؤں گا زینہار
سب سے بطور عہد پیا جام خوشگوار

بچوں نے چوم چوم کے بلائیں لے لیں
بیوی نے آہ کھینچ کے کہیں لاکھ منتیں

للہ اب نہ جاؤ یہاں سے یہیں رہو
کافی ہے ہیں رنج بلا میں نہ اب پھنسو
جھیلی ہیں سختیاں بہت آرام بھی تو لو
میں خستہ جان سن کے یہ بولا کہ جو کہو

لیکن نمود صبح نے مجھ پہ ستم کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیوی تھی وہ نہ بچے نہ وہ یار آشنا

تلوک چند محروم بی۔ اے

سوالات

۱۔ افق کی تشریح کرو۔
۲۔ دورِ افق سے گرنے لگے پردہ ہائے شام کا کیا مطلب ہے؟
۳۔ ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ:۔
کواکب۔ گھائل۔ ملکری۔ ملک عدم۔ بگل۔
۴۔ بلائیں لینا کیا محاورہ ہے۔ اور کب بولا جاتا ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عزت

عزّت انسان کا ایک خیال ہے۔ جس کو آبرو کہتے ہیں۔ قدر و منزلت۔ وقار و وقعت اور ناک۔ مان۔ بھرم۔ ساکھ۔ بات وغیرہ مختلف الفاظ میں بھی اس کا مفہوم ادا کیا جاتا ہے۔ وہ بڑے آبرو دار ہیں۔ ان کی بہت قدر و منزلت ہے۔ ان کے وقار اور وقعت کی بات ہے۔ اپنی ناک کی خاطر یہ کام کیا۔ مان کا پان بھی کافی ہے۔ ان کا بھرم بہت تھا۔ اُن کی ساکھ گھر گھر تھی۔ اُن کی بات بنی ہوئی تھی وغیرہ فقرے ہماری بول چال میں مروّج ہیں جن کا مطلب عموماً عزت ہے ×

عزّت ایک خیالی چیز ہے۔ مگر یہ خیال دنیا کی سب قوموں اور ہر درجہ کے آدمیوں میں رنگا رنگ طریقوں سے پایا جاتا ہے۔ اور ایک آدمی بھی اس فطری جذبہ سے خالی نہیں ہے۔ جو لوگ عزّت سے بے پروا سمجھے جاتے ہیں۔ یا اپنے آپ کو بے پروا کہتے ہیں۔ وہ بھی اس خیال سے آزاد نہیں ہیں۔ فرق صرف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طرز اور طریقہ کا ہوتا ہے۔ ورنہ عزت کا خیال ہر قسم کے انسانی اور بعض قسم کے حیوانی واغول پر مسلط ہے +

۲- دُنیا کے بادشاہوں کی تاریخیں اس قسم کے واقعات سے بھرپور ہیں۔ کہ حکومت کے اعزاز کی خاطر باپ نے بیٹے کو۔ بیٹے نے باپ کو۔ بھائی نے بھائی کو۔ ماں نے بیٹے کو۔ بیٹے نے ماں کو۔ خاوند نے بیوی کو۔ بیوی نے خاوند کو بے تامل بڑی بے رحمی و بے ترسی سے قتل کر دیا۔ اور اُن کو نسب اور قرابت کا ذرا بھی خیال نہ آیا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ عزت کی خواہش دُنیا کی محبتوں پر بڑا زبردست غلبہ رکھتی ہے۔ بادشاہوں ہی پر منحصر نہیں ہے۔ متوسط اور عام درجہ کے آدمیوں میں بھی ذاتی رسوخ اور ذاتی عزت کی بنا پر مذہب اور رشتہ داری کو قربان کرنے کی بے شمار مثالیں پائی جاتی ہیں کہا جاتا ہے۔ کہ روپیہ ان سفاکیوں کا باعث ہوتا ہے۔ مگر یہ غلط خیال ہے۔ کیونکہ روپیہ بھی عزت کے ماتحت ہے۔ یعنے روپیہ بھی عزت حاصل کرنے کو کمایا جاتا ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔ ع

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حشمت مٹے جلال مٹے کرّ و فر مٹے
مال و منال سارا مٹے یا کہ زر مٹے
صنعت مٹے کمال مٹے یا ہنر مٹے
سب جائیں مٹ بلا سے نہ عزت مگر مٹے
ایک آبرو کے جینے پہ انسان مر مٹے

دُنیا میں حرص - طمع - فساد - خون ریزی - خود غرضی - جلادی - سفاکی اور تمام قسم کی بُرائیاں محض عزت کے تحت میں ظاہر ہوتی ہیں - اور دوسرے رُخ سے دیکھا جائے تو قناعت - امن - رحم دلی اور ہر طرح کی نیکیاں بھی عزت کے ماتحت نظر آتی ہیں - اور عزت ہماری دینی و دُنیاوی زندگی میں سب سے بڑا مسئلہ ہے - اور ہمارے تمام اعمال کا مرکز اور نقطۂ نظر ہے +

عزت وہی اچھی ہے - جو ذلتوں اور گناہوں کی زیادہ تعداد خرچ کئے بغیر حاصل ہو - سب سے اچھی عزت وہ ہے - جس کے عوض کسی قسم کی ذلت - کسی قسم کا گناہ سرزد نہ ہو اور وہ عزت حاصل ہو جائے

دولت کے دروازے سے جو عزت آتی ہے اس میں بہت ظلم کرنے پڑتے ہیں - بہت محنت کرنی پڑتی ہے - بہت خود غرضی و

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بے مروّتی کا شکار ہونا پڑتا ہے - اور ایسی شدید جسمانی و روحانی تکالیف کے بعد وہ عزّت میسّر ہوتی ہے - جن کا کچھ حد و حساب نہیں ہے ۔

بادشاہوں کی عزّت اسی قسم کی عزّت ہے اُن کا تاج و تخت - ملک و فوج - زر و جواہر تو سب کو نظر آتا ہے - ان کے آگے جُھکی ہوئی گردنوں کو تو سب دیکھتے ہیں - مگر یہ خیال کسی کو نہیں آتا - کہ بادشاہ نے کتنے ظلم کتنی محنت - کتنی خود غرضی و بے مروّتی اور کس قدر جسمانی و روحانی تکلیف کے بعد ان عزّتوں کو حاصل کیا ہے - اور پھر ان عزّتوں کے برقرار رکھنے میں جن افکار کا مقابلہ بادشاہ کو کرنا پڑتا ہے - وہ ایسے سخت ہوتے ہیں کہ یہ عزّتیں ان کے مقابلہ میں بالکل ناچیز اور نکمّی نظر آتی ہیں - پھر بھی انسان ایسا عزّت پرست واقع ہؤا ہے - کہ رات دن اُس کو سوائے خواہش اعزاز کے اور کچھ کام نہیں ہے ۔

گرمی کے موسم میں ایک دفعہ راقم چھتری لگائے دریائے جمنا کے کنارے جا رہا تھا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہاں دیکھا ایک مچھلی والا جال سے مچھلیاں
پکڑ رہا ہے - تیز دھوپ کے سبب اُس کے
چہرے کی حالت دگرگوں ہے - اور اُس کے
بشرے سے بہت تکلیف معلوم ہوتی ہے -
راقم نے پوچھا - کیوں میاں مچھلی والے تم
آرام سے ہو یا نہیں - بولا تم آرام سے ہو -
مجھ کو آرام کہاں نصیب - صبح اندھیرے یہاں
آیا تھا - دوپہر ہونے کو آئی - اب تک کچھ
کی صورت نہیں دیکھی - دھوپ میں بیٹھا تپ
رہا ہوں - اب بازار جاؤں گا - مچھلیاں فروخت
کروں گا - آٹا دال خریدوں گا - بال بچوں میں
جاؤں گا - روٹی پکے گی جب ٹکڑا میسّر آئے گا
تم چھتری لگائے آرام سے گھر جاؤ گے -
تیار کھانا - برف کا ٹھنڈا پانی - خس کی ٹٹیاں
بیٹھے - نوکر چاکر موجود ہوں گے - آرام تم کو
ہے - مجھ کو کہاں - راقم نے کہا - بھائی جس
روپیہ سے یہ چیزیں مہیّا ہوتی ہیں اُس کے
حاصل کرنے کی فکر ان تمام راحتوں اور
آراموں سے زیادہ تکلیف کی چیز ہے -
تمہاری بے فکری بھی ایک ہے - اور فکر بھی
ایک ہے - مچھلی پکڑنا اور بیچ ڈالنا اور گھر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جا کر پاؤں پھیلا کر سونا اور چَین کرنا۔میری راحتیں بھی زیادہ ہیں اور تکلیف بھی۔مگر راحتیں تکلیفوں سے کم ہیں۔اور میں بہت مہنگے داموں میں آرام خریدتا ہوں +

یہی عزّت کا حال ہے۔کہ وہ ناقصوں کو بہت گراں دستیاب ہوتی ہے۔البتہ جو لوگ حساب لگا کر اور حد و معیار مقرّر کرکے حصول عزّت کی کوشش کرتے ہیں۔ان کو زیادہ گھاٹا نہیں ہوتا +

دولت کے دروازہ سے عزّت کو بُلانا بے عقلوں کا کام ہے۔عاقل وہ ہیں جو علم و ہنر اور کسی ذاتی کمال کے دروازے سے عزّت کو طلب کرتے ہیں۔کیونکہ اس میں اُن کو دولت کی عزّت کی طرح سنگدلیاں اور تکلیفیں پیش نہیں آتیں +

جس کے پاس دولت نہ ہو اس زمانہ میں وہ سب ذلیلوں کا ذلیل ہے۔اور کوئی عزّت اُس کی نہیں ہے۔لیکن ایک کامل شاعر باوجود مفلسی کے جب اپنا کلام سُناتا ہے۔ تو لوگوں میں خود بخود اُس کی عزّت پیدا ہو جاتی ہے۔اور لوگ اُس کی مفلسی کو نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیکھتے۔ ایک کامل طبیب اگر بے زر ہو۔
تب بھی اُس کے ہنر کے سبب خلقت
اُس کی عزت کرتی ہے۔ جیراک۔ کمہار۔ سُنار۔
لُہار۔ اگر اپنے فن میں صاحب کمال ہیں۔ تو
اُن کو دولتمند ہونا ضروری نہیں۔ اپنے ہنر
کی وجہ سے وہ ممتاز ہیں۔ ایک عالم یا ایک
درویش کیسا ہی مفلس اور شکستہ حال ہو۔
عزت دار اور بڑے بڑے دولتمندوں کا
مرجع ہے۔ محض اس وجہ سے کہ اس میں
علم یا درویشی کا جوہر ہوتا ہے۔ جو لوگ
فانی عزت کے حریص نہیں ہوتے۔ اور اپنی
انسانی عزت کو خدا کی عزت کے ماتحت رکھ
کر بندوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔
اُن کی عزت پائدار ہوتی ہے۔ اور کبھی
فنا نہیں ہوتی۔ یا جو لوگ کوئی خاص فن
یا ہُنر کمال کے درجہ کا جانتے ہیں۔ اور حاصل
کرتے ہیں ان کی عزت بھی ہمیشہ قائم رہتی
ہے +

ہندوستان میں ہمایوں۔ اکبر۔ شاہجہان کے
بڑے بڑے شاندار مقبرے ہیں۔ اور زندگی
میں بھی وہ بڑے عزت دار تھے۔ مگر آج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو لوگ ان مقبروں پر جاتے ہیں۔ تو صرف عمارت کو دیکھ کر چلے آتے ہیں بادشاہوں کی عزت کا انہیں خیال تک نہیں آتا۔ لیکن تارک اعزاز فقرا کے مزاروں پر رات دن عزت اور تعظیم سے لوگ سر جھکاتے ہیں اور اُن کی عزت کبھی ختم نہیں ہوتی۔ اور نامور شعرا علما اور باکمال لوگوں کی عزتیں بادشاہوں سے زیادہ قائم ہیں۔ غالب بہت مفلس شاعر تھے۔ اکبر شاہ اور بہادر شاہ بادشاہ کی سی دولت اُن کو میسر نہ تھی۔ مگر آج جو غلغلہ اور جو عزت غالب کے کمال کو حاصل ہے وہ بہادر شاہ کے نام کو میسر نہیں۔ بادشاہ جو اپنی عزت کی حد مقرر کرتے ہیں حقیقی عزت دار بن جاتے ہیں۔ اور جو حد مقرر نہیں کرتے وہ عموماً ظالم حریص اور خود غرض ہوتے ہیں ؛

جو درمیانی درجہ والے لوگ اپنا لباس اپنا مکان اپنا کھانا اور اپنا رہنا سہنا عزت کا معیار بنا کر مقرر کرتے ہیں۔ وہ کبھی ذات کی تکلیف نہیں اُٹھاتے۔ وہ معیار یہ ہے۔ کہ اپنے سے پست لوگوں کو دیکھ کر اپنی عزت کی حد بنائیں اور اپنے سے اعلیٰ لوگوں پر عزت کا قیاس نہ کریں ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شادی غمی کی رسموں میں عزّت کا خیال بہت آیا کرتا ہے۔اور انسان اپنی عزّت کی حد مقرّرہ نہ کرنے کے سبب اکثر ایسی فضول خرچی کرتا ہے۔جو بساط اور حیثیت سے زیادہ ہوتی ہے۔جس کا نتیجہ بعد میں جاکر سخت سے سخت ذلتوں کی صورت میں نکلتا ہے۔ یعنے آدمی ناک اور عزّت کی خاطر قرض لے کر شادی میں خوب دھوم دھام کرتا ہے۔اور عزّت کی مقرّرہ حد نہ ہونے کے سبب خرچ کرنے میں حد سے بڑھ جاتا ہے۔اس وقت بیشک اُس کو ایک طرح کا امتیاز حاصل ہوتا ہے۔مگر بعد میں قرض اور فضول خرچی کی بدولت اس کو گھر اور جائداد کے نیلام یا قید کی جسمانی تکلیف اور بدتر بے عزّتی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔جو چند روزہ عزّت کے مقابلہ میں بُہت زیادہ اور بہت طویل ہوتی ہے۔ حاصل مقصد یہ ہے۔کہ اس دُنیا میں عزّت کے خیال سے آزاد ہونا ممکن نہیں ہے۔اور عزّت کی طلب انسان کی زندگی کا ایک ضروری حصّہ ہے۔مگر کامیاب عزّت دار وہ ہیں جو عزّت کو ذِلّت سے حاصل کرتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں - اور وزن مسادی سے زیادہ عزت کے لئے ذلت نہیں اُٹھاتے اور تکلیف خرچ نہیں کرتے +

حسن نظامی

سوالات

۱- عزت کی تعریف کرو +

۲- غیر فانی عزت کس طرح نصیب ہوتی ہے +

۳- کیا بادشاہ سب سے زیادہ عزت دار ہے؟ اگر ہے تو کیوں؟

۴- کامیاب عزت دار کون ہے؟

۵- غالب اور بہادر شاہ پر ایک مختصر نوٹ لکھو +

۶- شاہجہان کون تھا - اور اس کی شہرت کس وجہ سے ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غریبُ الوطن طوطا

ترجمہ از ٹی کیمپ بل

دل کی وہ گہری محبت۔ قلب کی مہر و وفا
کی عطا خلّاق عالم نے جو کل ذی روح کو
ہے غلط یہ گر کسی نے دل میں ہو ٹھیرا لیا
صرف انساں کے لیئے مخصوص ہے یہ گنج تو
ساحل ہسپانیہ پہ ایک طوطا خوش نوا
ہو گیا کنج قفس میں عنفواں میں ہی اسیر
تھی درخشاں گر جبیں تو بال و پر تھے خوشنما
خطۂ بلّا کے ساحل پر اُسے لایا خمیر
وہ دل آرا گلستاں۔ نگہت فشاں۔ رشک جناں
جس گلستاں میں ہوئے تھے رشک ریحاں اُسکے پر
وہ وطن کے تازہ میوے مہر و ماہ و آسماں
سب کو رُخصت کر کے خود رُخصت ہؤا یہ چشم تر
اُن کے بدلے وہ غبار و گرد صحرا تھا نصیب
تھی زمیں وحشت بلا تاریک سارا آسماں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوہسار و موج ساحل اور دریائے مہیب
پیش تھا زرّیں نگاہوں کے یہ وحشت ناسماں
جب دیارِ غیر کا ممنون شدّت وہ ہوا
پلنا بھی آ گیا اک عمر بھی کر دی بسر
سبز و زرّیں پر ہوئے خاکی۔ بڑھاپا آ گیا
تھا مگر یادِ وطن سے کچھ فزوں دردِ جگر
چشم کی بینائی رخصت گنگ کے ظاہر نشاں
ڈال کر چتون پہ بل ہنس کر ہوا چپ سر بسر
ساحل بلاّ پہ ناگہ۔ ہو گیا وارد وہاں
ایک ہسپانی کہیں سے تھا وہ نو وارد مگر
اُس نے ہسپانی زباں سے گفتگو کی اس سے جب
بے زباں طائر نے کچھ اُس کا جواب اُس کو دیا
پھڑ پھڑایا چیخ کر کُنجِ قفس میں پر غضب
گر پڑا گرتے ہی دُنیا سے سفر وہ کر گیا

سوالات

۱۔ دنیا سے سفر کر جانا کیا محاورہ ہے؟
۲۔ ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ:۔
کوہسار۔ دریائے مہیب۔ عنفواں۔ رشکِ ریحاں۔
دیارِ غیر۔ زرّیں نگاہ۔ نکہت فشاں۔ رشکِ جناں +
۳۔ اس نظم کو نثر میں لکھو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوسان

خطرے کے وقت ہوش و حواس قائم رکھنا ایسی صفت ہے - جو بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہے - ایسے اشخاص جب کسی سخت خطرہ یا مشکل میں گرفتار ہو جاتے ہیں - تو بغیر کسی گھبراہٹ کے باطمینان تمام گفتگو کر سکتے ہیں اور مناسب تدابیر عمل میں لا سکتے ہیں - یہ صفت درحقیقت ایسی قوت ضبط نفس کی ہے جو کسی حالت میں اور باوجود حواس خمسہ کے یکایک اور بشدت متاثر ہونے کے انسان کی قوت ارادیہ اور فعلیہ کو معطل نہیں ہونے دیتی

۱ - اس کی ایک مثال یہ ہے - کہ ایک آدمی ایک چھجے پر کھڑا ہوا تھا - ایک مجنوں یکایک اس کے پیچھے سے ایک تلوار لے کر نمودار ہوا اور کہنے لگا کہ تم اس وقت نیچے کود جاؤ - ورنہ میں تم کو ابھی ہلاک کر دوں گا اس شخص نے نہایت اطمینان سے جواب دیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ نیچے کودنا کیا بڑی بات ہے - اگر تم چاہو - تو
مَیں اوپر کی طرف ہوا میں جست لگا سکتا ہوں
مجنون نے متعجب ہوکر وعدہ کیا - کہ اگر تم ایسا
کروگے تو مَیں نہیں ماروں گا - یہ سُن کر
یہ شخص بولا تم ذرا پیچھے ہٹ جاؤ - تاکہ مَیں
ہوا میں پرواز کر سکوں - مجنون پیچھے ہٹ گیا
اور یہ موقع پاکر اس شخص نے مجنون کے پنجہ
سے رہائی پائی +

۲- ایک شخص ایک سڑک پر جا رہا تھا -
اُس نے یکایک غل اور شور اور ٹھٹھے کی
آواز سُنی پیچھے مڑکر دیکھا تو ایک مجنون سا آدمی
چھُرا لئے ہوئے اُس کی طرف بھاگا آ رہا
ہے - یہ شخص فوراً ایک درخت پر چڑھ گیا
مجنون نے درخت کے نیچے آکر کہا - کہ تم کیا
مجھ سے بچنے کے لئے اوپر چڑھ گئے ہو - فوراً
نیچے اترو - ورنہ میں وہیں آکر تمہاری خبر
لیتا ہوں - اس شخص نے نہایت اطمینان سے
جواب دیا - مَیں تم سے بچنے کے لئے یہاں
نہیں آیا ہوں - بلکہ ایک اور شخص کو دیکھنے
یہاں آیا ہوں - جو مجھ سے یہ کہہ کر کہ تم
اُس کا تعاقب کر رہے ہو - ابھی ابھی غائب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو گیا ہے - مجنون نے پوچھا کہ وہ کہاں ہے
اُس شخص نے جواب دیا کہ اس سڑک کی
موڑ کی آڑ میں وہ بہت تیز بھاگا جا رہا
ہے - مجنون یہ کہہ کر کہ مجھ سے بھاگ کر
کہاں جائے گا - مَیں ابھی پکڑے لیتا ہوں -
سڑک کے موڑ کی طرف بھاگا ہوا چلا گیا -
اور یہ شخص درخت سے اُتر کر اور کہیں
پناہ گزین ہو گیا +

۳ - ایک عورت اپنے کمرہ میں کہیں باہر
جانے کے لیئے تیار ہو رہی تھی - کہ یکایک
ایک مجنون خنجر ہاتھ میں لیئے ہوئے داخل
ہوا - اور کہنے لگا کہ اگر تم مجھ سے شادی
کرنے پر رضامند نہ ہوئیں تو مَیں ابھی مار
ڈالوں گا - عورت نے نہایت اطمینان سے
جواب دیا - کہ مَیں رضامند ہوں - اور ابھی
تمہارے ساتھ قاضی کے پاس چلتی ہوں -
یہ کہہ کر مجنون کے ساتھ ہو لی اور اُس کو
ایسے مقام پر لے گئی - جہاں بہت سے آدمی
بیٹھے تھے - اُنہوں نے حالات سُن کر مجنون کو
گرفتار کر لیا +

۴ - ایک دفعہ پاگل خانہ میں ایک جلسہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوا۔ اُس میں چند دیوانے جو نِسبتاً ہوشیار تھے شریک کئے گئے۔ اور باہر کے مہمان اس جلسہ میں مدعو تھے۔ اُن میں سے ایک شخص نے جلسہ کی دلچسپی خاطر خواہ نہ پاکر بعد مغرب واپس جانے کا ارادہ کیا۔ راہ میں اُس کو اِتنے برامدوں سے ہو کر گذرنا پڑا۔ کہ وُہ راستہ بھُول گیا۔ ایک دیوانہ سے اُس نے درخواست کی۔ کہ مجھے راستہ بتلا دو۔ اُس نے کہا۔ مَیں نہایت خوشی سے بتلاؤں گا۔ آپ ادھر تشریف لائیے۔ تھوڑی دُور آگے چل کر اُس نے ایک کوٹھڑی کا دروازہ کھولا اور مہمان کو اندر دھکیل کر قفل کر دیا۔ اور دروازہ میں کُنجی کے سُوراخ کے قریب مُنہ لیجا کر کہا۔ کہ کیا آپ کو یہ جلسہ ناپسند تھا جو آپ گھبرا کر بھاگنا چاہتے تھے۔ اتنا کہ کر وہ دیوانہ رُخصت ہو گیا۔ اور یہ مہمان آدھی رات تک اپنی رہائی کے واسطے چیختا رہا۔ اُس وقت کسی ملازم پاگل خانہ نے شور سُن کر دروازہ کھولا اور اُس کو رہائی دی +

۵۔ ایک موقعہ پر ایک فوجی افسر اپنی قیام گاہ سے آگے بڑھ کر دشمن کی فوج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا پتہ لگا رہا تھا - کہ یکایک غنیم کی فوج کے ایک دستہ سے اُس کی مُٹھ بھیڑ ہوئی اور ان لوگوں نے اُسے گرفتار کرنا چاہا - تو اُس نے نہایت اطمینان سے کہا کہ کیا تم مجھے پہچانتے نہیں ہو - مَیں دشمن کی وردی پہن کر اُن کی ٹوہ لگانے جا رہا ہوں - غل نہ مچاؤ - میں ابھی واپس آتا ہوں - اتنا کہ کر وُہ اپنی قیام گاہ کی طرف بہ اطمینان تمام بڑھا - اور جب آڑ میں پہنچ گیا - جہاں سے دشمن کا دستہ نظر آتا تھا - تب بھاگ کر اپنی قیامگاہ میں پناہ لی +

۶ - اسی طرح ایک باغی کی عورت گرفتار ہوئی اور اس پر مقدمہ بغاوت قائم کیا گیا - پولیس نے بہت کوشش کی - کہ اُس کے شوہر کا پتہ چلے - مگر ناکام رہی - ایک روز اثناء سماعت مقدمہ میں جبکہ کمرۂ عدالت میں تماشائیوں کا اژدحام بہت زیادہ تھا - وکیل سرکار نے اس عورت سے یکایک سوال کیا " تمہارا شوہر اس مجمع میں ہے - تم نے اُس کو دیکھا " عورت چاروں طرف دیکھنے لگی - اور حاضرین مجمع اُس کے شوہر کا پتہ لگانے کے لئے ایک دوسرے کا مُنہ تاکنے لگے - اُس کا شوہر درحقیقت وہاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موجود تھا۔ اور وکیل سرکار نے یہ سوال اس خیال سے کیا تھا۔ کہ شوہر اپنی عورت دیکھ کر اُس کو ممانعت کرنے کی غرض سے کچھ اشارہ آنکھ سے کرے گا۔ مگر یہ شخص نہایت ہوشیار تھا۔ فوراً مطلب سمجھ گیا۔ اور جس طرح اور اشخاص متحیّر ہو کر ایک دوسرے کی صورت دیکھتے تھے۔ اسی طرح یہ بھی ان کی طرف دیکھنے لگا اور مجمع سے بہ احتیاط تمام بچ کر نکل آیا +

۷۔ اسی طرح اخبار ٹائمز کا ایک نامہ نگار فرقہ سوشلسٹ کے باغیانہ خیالات دریافت کرنے کے لئے خود سوشلسٹ بن کر اس گروہ کے ایک خفیہ جلسہ شہر لیون ملک فرانس میں شریک تھا۔ یکایک جلسہ میں کسی نے کہا۔ کہ ایک جاسوس فرستادہ اخبار ٹائمس اس جلسہ میں شریک ہے۔ تمام شرکائے جلسہ اس کو ڈھونڈنے اور پکڑنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ یہ نامہ نگار بھی اُن کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ اور اُن کی طرح بنچوں کے نیچے تلاش کرنے لگا۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ بنچوں کے نیچے شخص مطلوبہ دستیاب نہ ہو سکا +

محمّد احمد شیبانی ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱- ذیل کے الفاظ کی جمع بناؤ :-
مجنون - شادی - مغرب - بغاوت - خوشی ٭

۲- ادسان کی تعریف کرو - ادسان خطا ہو جانا کسے کہتے ہیں ؟

۳- ذیل کے الفاظ کی تشریح کرو :-
کمرۂ عدالت - بغاوت - پاگل خانہ - حواس خمسہ - وکیل سرکار - غنیم - جاسوس ٭

۴- قوت ارادیہ کسے کہتے ہیں اور قوت فعلیہ کا کیا مطلب ہے ؟

۵- تمثیل نمبر ۵ کو اپنی عبارت میں لکھو ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غلام کا انجام

کھیت میں اک غلام سوتا ہے
اک اسیر دوام سوتا ہے
ہے پڑا پاس اناج کا گٹھا
جس کو ہے اُس نے کاٹ کر رکھا
ہے درانتی کہ ہاتھ میں خنجر
سینہ عریاں ہے یا ہے کوئی سپر
گرد آلودہ خاطر مرغول
جس پہ کثرت سے جم گئی ہے دھول
دیکھتا ہے وطن کو خواب میں وہ
اپنے سب مرد و زن کو خواب میں وہ
ناگہاں دیکھتا ہے اک میداں
جس میں دریا ہے ایک سمت رواں
آہ اس کی وہ خوش نما موجیں
دلفریب اور دل رُبا موجیں
دیکھ کر بحر کا اُتار چڑھاؤ
دل میں آتے ہیں اُسکے سو سو چاؤ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس پہ سایہ ہے نخلِ خرما کا
جانتا ہے اُسے وہ بالِ ہما
شان شاہی سے آ رہا ہے وہ
بادشاہ بن کے جا رہا ہے وہ
سامنے ہے پہاڑ کا منظر
دل کشا اور خوش نما منظر
قافلے جو اُتر کے آتے ہیں
مژدۂ غم رُبا سُناتے ہیں
گدگداتا ہے دل کو شور ذرا
رُوح کو بھا رہی ہے اُس کی صدا
دیکھتا ہے کہ اُس کے سب بچّے
گرد اُس کے ہیں حلقہ باندھے ہوئے
اُس کی گردن میں ہاتھ ڈالے ہوئے
ہاتھ سے اُس کا سر سنبھالے ہوئے
چُومتے ہیں وہ اُس کے مُنہ کو تمام
یہ کوئی بادشاہ ہے یا کہ غلام
اُس کی خوابیدہ آنکھ سے نکلا
ریت پر اشکِ حسرت اور گرا
دیکھتا ہے کہ گھوڑا دوڑائے
جا رہا ہوں کنارے دریا کے

ہر قدم پر قیام تیغ دو دم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہلوئے اسپ چھو رہا ہے بہم
دے رہا ہے عجیب اک آواز
ہے یہ آواز یا ہے نغمۂ ساز
آہ نکلا ہے اب شکار کو وہ
چھوڑ کر گھر کے کار و بار کو وہ
آگے آگے پرند، سر پہ ہوا
اُن کے پیچھے یہ گرد اُڑاتا ہوا
دُور اب گھر سے وہ نکل آیا
شام غربت کا ہے سماں چھایا
ایلو وہ رات ہو گئی ہے رات
تیرہ شب میں وہ گھر گیا ہیہات
شیر اور گرگ کی مہیب آواز
پردۂ گوش کو ہے گونا ساز
دل میں پر کچھ نہیں ہراس اُسکے
ڈر پھٹکتا نہیں ہے پاس اُس کے
خوف کہتا کہاں ہے گھر دل میں
ایک ذرّہ نہیں ہے ڈر دل میں
مل گئی اس کو ان نظاروں میں
دشت و صحرا کے خارزاروں میں
دولتِ سازگار آزادی
ثروت پائدار آزادی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پتے پتے سے آ رہی ہے صدا
پیاری آزادی دردِ دل کی دوا
ہو کے خوشخبر سے جو وہ آگاہ
شور اور غل سے جاگ اُٹھا ناگاہ
جاگنا یہ مگر تھا خوابِ عدم
عین شادی میں ہو گیا ماتم
سو رہا تھا پڑا ابھی جو یہاں
ہائے افسوس وہ غلام کہاں
اُس کو اب رعب و داب کا کیا غم
گرمیٔ آفتاب کا کیا غم
قفس خاکی کی آہنی زنجیر
توڑ کر اُڑ گیا پرند اسیر
جسم خاکی کو کر گیا برباد
ہو گیا بندۂ خدا آزاد

ثاقب

سوالات

۱- خاطر مرغول سے کیا مراد ہے +
۲- بحر کے آثار چڑھاؤ کے لئے جغرافیہ میں کیا اصطلاح ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳- ثروت پائدار آزادی کی تشریح کرو۔
۴- اس نظم کا خلاصہ نثر میں بیان کرو۔

تپ محرقہ

محرقہ یا انیٹرک جسے انگریزی زبان میں ٹائیفائڈ فیور بھی کہتے ہیں۔ایک قسم کا متعدی بخار ہے۔یہ بہ نسبت بوڑھوں کے جوانوں کو اور بہ نسبت جوانوں کے بچّوں کو زیادہ ہوتا ہے۔اور اکثر گندے اور خراب مکانوں میں رہنے۔کثیف دودھ یا پانی پینے سے ہو جاتا ہے۔اس کے جراثیم غذا پانی وغیرہ کے ذریعہ آنتوں میں گھر کرکے ان کی اندرونی تہ میں زخم کرکے تمام خون میں زہریلا اثر پھیلا دیتے ہیں۔اور بہت جلدی آنتوں میں بڑھنے لگتے ہیں۔اس بخار میں چونکہ آنتوں کے اندر جراثیم کی نہایت سرعت کے ساتھ افزائش ہوتی ہے۔جس سے آنتوں میں زخم ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھی وہ چھید بھی جاتی ہیں۔اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وجہ سے اُسے انتڑیوں کا بخار کہتے ہیں +
۲- خاص علامتیں اس مرض کی یہ ہیں- کہ بیمار کو بھوک نہیں لگتی - نبض تیز ہوتی ہے- غذا چھُٹ جاتی ہے- بیچینی اور پیاس زیادہ ہوتی ہے- نیند نہیں آتی - مریض ہذیان میں بکتا ہے- چونک پڑتا ہے- خطرناک علامات یہ ہیں - درد سر- کبھی قبض کبھی سبز زردی مائل رنگ کے بدبو دار دست- زبان خشک ہونٹوں پر پپڑیاں- پہلے یا دوسرے ہفتہ میں تلی بڑھ جاتی ہے- پیٹ پھُول جاتا ہے- پیٹ میں درد معلوم ہوتا ہے- ہاتھ کانپتے ہیں- مریض بیہوشی میں کپڑہ یا جسم کو نوچتا کھسوٹتا ہے- سرخ یا نیلگوں دھبے جسم پر ہو جاتے ہیں- زبان پر سفیدی اور آنکھوں میں ایک قسم کی چمک ہوتی ہے- حرارت روز بروز بڑھتی ہے- پہلے دن اگر صبح کو ۱۰۰ درجہ ہے- تو شام کو ۱۰۲- دوسرے دن صُبح کو ۱۰۱ تو شام کو ۱۰۳ درجہ پر پہنچتی ہے- اور اِس طرح ۱۰۵ درجہ تک بڑھتی ہے آخر کار مریض پر غشی طاری ہو جاتی ہے- اور وہ جان بر نہیں ہو سکتا- اس مرض میں دانتوں سے خون کا آنا اور اسہال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت زیادہ خطرناک صورت ہے - کیونکہ ہر وقت قلب کی حرکت بند ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے +

۳- کبھی کبھی جسم پر چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہو جاتے ہیں - جو نہایت غور سے دیکھے جا سکتے ہیں - بخار کے ساتویں دن سے لیکر دسویں دن تک یہ دانے نکلتے اور غائب ہوتے رہتے ہیں - اوّل سینے اور پیٹ پر متفرق گلابی رنگ کے نقاط نمودار ہوتے ہیں - کبھی کبھی پہلے گردن - پیٹ اور سینے پر نکلتے ہیں - اور پھر بتدریج نیچے کی طرف آتے ہیں - اور جس قدر نیچے کی طرف آتے جاتے ہیں - اوپر سے کم ہوتے جاتے ہیں - جس قدر دانے زیادہ نکلتے ہیں - اُسی قدر مریض کی صحت کی امید ہوتی ہے +

جب بخار شروع ہو اور باوجود کونین کھانے کے متواتر چڑھا رہے - تو سمجھنا چاہیئے - کہ محرقہ ہے - اور فوراً لائق ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیئے - تھوڑا سا غور کرنے سے دانے نظر آ جاتے ہیں - اس مرض میں بڑی احتیاط لازم ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴۔ مریض کا کمرہ ہوا دار اور کافی طور پر روشن ہو۔ اور غیر ضروری سامان وہاں رہنے نہ پائے۔ غذا صرف سیال اشیا استعمال ہو مثلاً بالائی اُتارا ہوُا یا مکھن نکالا ہوُا دودھ یا آش جو۔ ساگو دانہ۔ چانول کی پیچ یا دودھ میں چوتھائی حصہ چونے کا پانی ملاکر یا سادہ جوش کیا ہوُا پانی دینا چاہیئے۔ اگر ڈاکٹر اجازت دے۔ تو چند میوہ جات کا عرق یخنی اور انڈے کی سفیدی دی جا سکتی ہے غذا ہمیشہ تھوڑی مقدار میں دو دو گھنٹے کے بعد دو۔ اگر اسہال زیادہ ہوں۔ تو ایک ماشہ سفوف پھٹکری نصف سیر دودھ میں پھینٹ کر دینا مفید ہے +

۵۔ بخار زیادہ تیز ہو یا گرمی کا موسم ہو تو ٹھنڈے پانی میں تین تولیوں کو نم کرکے مریض کے جسم کو گردن سے پاؤں تک ڈھانک دینا بہت مفید ہوتا ہے۔ باری باری سے نیچے کا تولیہ جب گرم ہو جائے تو تولئے بدلتے رہنا چاہیئے۔ اگر یہ عمل نصف گھنٹہ تک جاری رہے۔ تو نیند آ جاتی ہے اور بیچینی دُور ہو جاتی ہے۔ یہ مرض بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دبائی ہے - چونکہ کیڑے جسم کے اندر سے - قے - اجابت - پیشاب اور تھوک کے ساتھ خارج ہوتے ہیں - اس لئے ان سب فضلات کو جلا دینا اور دافع تعفن ادویات کو استعمال میں لانا چاہیئے ورنہ کیڑے - مرطوب زمین - پانی اور غذا میں نشو و نما پا کر قیامت برپا کرتے ہیں - مناسب ہے - کہ خراب اور نجاست آلودہ کپڑوں کو پہلے تو کاربولک لوشن چھڑک کر نصف گھنٹے تک پانی میں جوش دیا جائے - اور پھر دھلوا لیا جائے - تیمار دار کو لازم ہے - کہ مریض کو چھونے کے بعد فوراً اپنے ہاتھ دھو ڈالے اور جس کمرے میں موت واقع ہو اُس کی صفائی بہت ہی ضروری ہے +

ڈاکٹر سبحان علی

سوالات

۱- محرقہ کسے کہتے ہیں - انگریزی زبان میں اُسے کس نام سے پکارتے ہیں ؟

۲- تپ محرقہ کی علامتیں بیان کرو +

۳- اس مرض میں کیا کیا احتیاطیں لازم ہیں ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴- مریض کو غذا کیا دینا چاہیئے؟
۵- ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ:-
تعفن - شکم - قبض - جراثیم - کثیف - نشو و نما - نبض - اسہال - اجابت +

موت کی گھڑی

(از ترجمہ مسز ہیمن)

موسم خاص میں ہوتے ہیں شجر برگ فشاں
پھول مُرجھاتے ہیں جب باغ میں آتی ہے خزاں
صبح ہوتی ہے تو ہوتے ہیں ستارے پنہاں
لیکن اے موت مقرر ہے تیرا وقت کہاں

دن کو ہوتا ہے غم دہر سے ہر ایک کو کام
دوست مل جائیں بہم آتی ہے اس واسطے شام
رات ہوتی ہے کہ ہو سب کو میسّر آرام
لیکن اے موت ترے آنے کے ہیں وقت تمام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کو معلوم ہے کب بدر کو ہوتا ہے ہلال
اُڑ کے کب جائیں گے مُرغان ہوا سوئے شمال
کب خزاں آ کے گلستاں کو کرے گی پامال
کون بتلائے کہ کب کیجے ترا استقبال

کیا وہ موسم ہے ترا جبکہ بہار آتی ہے
اور صبا حسن گل تر کو نکھار آتی ہے
یا خزاں باغ میں جب لیکے غبار آتی ہے
نہیں ہر وقت تو کرنے کو شکار آتی ہے

تو وہاں بھی ہے جہاں ملتے ہیں دو سینہ فگار
دُکھڑے رونے کے لئے بیٹھ کے زیرِ اشجار
تو وہاں بھی ہے جہاں ملتی ہیں قومیں خونخوار
اور دکھاتی ہے جہاں رزم میں جوہر تلوار

بحر و بر سب کو ہے منظور اطاعت تیری
کر رہی کام ہوا میں بھی ہے طاقت تیری
دل سے راحت میں بھی جاتی نہیں ہیبت تیری
ہم جہاں چاہیں نظر آتی ہے صورت تیری

شاکر میرٹھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱- موسم خزاں کی تشریح کرو اور سب موسموں کے نام لے کر ان کی خصوصیت بتاؤ +

۲- ہلال اور بدر میں کیا فرق ہے؟

۳- دُکھڑے رونا کیا محاورہ ہے۔اس کا محل استعمال بتاؤ +

۴- جوہر تلوار کا کیا مطلب ہے؟

۵- بحر اور بر میں کیا فرق ہے۔مثال دو +

پریم نگر

بابو موہن لعل وکیل اپنے دفتر میں بیٹھے تھے۔کچہری کے اُن کاغذات کو اُلٹ پلٹ رہے تھے۔جن سے اُنہیں دوسرے دن کام پڑنے والا تھا۔گرمی کا موسم تھا۔اور شام کا وقت ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اکثر کاغذات کو منتشر کر دیتے تھے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وکیل صاحب نے کاغذوں کے بڑے بستے میں سے کچھ کاغذات الگ رکھے اور باقی کو اسی بستے میں باندھ کر الماری میں رکھ دیا۔ وہ دن بھر کے تھکے ماندے کچہری سے آئے تھے۔ اور چاہتے تھے۔ کہ ذرا آرام کریں۔ لیکن تھوڑی دیر میں انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ آج آرام کی صورت دیکھنا نصیب نہ ہوگی۔ ملازم نے ایک ملاقاتی کارڈ دیا۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ مسٹر عزیز الرحمٰن ملاقات کے کمرے میں تشریف رکھتے ہیں ؞

بابو صاحب نے لباس تبدیل کیا۔ اور بادل ناخواستہ ملاقات کے کمرے میں پہنچے۔ دل میں تو بابو صاحب دُعائیں مانگ رہے تھے۔ کہ مسٹر عزیز الرحمٰن جلد سے جلد چلے جائیں لیکن بظاہر اُن سے اخلاق سے ملے جیسے ہمیشہ ملتے تھے ؞ اثنائے گفتگو میں تفکرات دُنیوی کا ذکر آ گیا اور دونو نے دل کھول کر اُن کی بُرائیاں کیں۔ رات زیادہ گزر گئی تو مسٹر عزیز الرحمٰن رُخصت ہوئے ؞

عزیز الرحمٰن اور بابو موہن لعل کی گفتگو بہت دلچسپ تھی۔ بابو صاحب کے دماغ میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ خیال آیا - کہ دولت ہی ایک ایسی شے ہے جس سے دُنیا کے تمام کار و بار چلتے ہیں - اور چل سکتے ہیں - تھوڑی دیر میں خیالات نے پھر پلٹا کھایا - اور اب وکیل صاحب سوچنے لگے - کہ ایسی اور کون چیز ہے - جس کی طاقت اور جس کی ضرورت اُتنی ہی ہو جتنی روپیہ کی - کئی دفعہ خیال کرنے پر بھی ایسی اور کوئی چیز نہ ملی +

وکیل صاحب کا دماغ تھکا ہوا تھا - ہوا کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکے آ رہے تھے - اور وہ آرام کرسی پر لیٹے ہوئے تھے - سکون جو ہوا تو اُن پر نیند نے غلبہ پا لیا +

دیکھتے کیا ہیں - کہ ایک نفیس شہر ہے - جس میں ہر چیز با قاعدہ ہے - سڑکیں صاف اور کشادہ - گلیوں میں گندگی کا نام و نشان تک نہیں اور مکانات نہایت عالیشان ہیں +

وکیل صاحب نے آگے قدم بڑھایا تو دیکھا ایک بہت بڑا بازار ہے - ہر قسم کی اشیا کی خرید و فروخت ہو رہی ہے - دکانیں سب بڑی بڑی ہیں - بازار کے کئی حصے ہیں - کسی میں ترکاریاں کسی میں غلّہ وغیرہ بک رہا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بابو صاحب کو یہ حصّے دیکھ کر بڑا تعجب ہؤا۔ کہ الٰہی یہ سبزی فروش کس قدر امیر ہیں۔ کہ اتنے عالیشان مکانوں میں رہتے اور اتنی امیرانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ خیال کرتے ہوئے بابو صاحب دوسرے حصّے میں پہنچے یہاں اُنہوں نے ہزاروں سربفلک کوٹھیاں دیکھیں۔ جن میں کپڑے کی تجارت ہو رہی تھی۔ ان کوٹھیوں میں خریداروں کی یہ کثرت تھی۔ کہ تِل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔

تیسرے حصّہ میں نقرئی و طلائی ظروف فروخت ہو رہے تھے۔ اور ایک ایک دوکان میں بلا مبالغہ یہ ظروف ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے۔ وکیل صاحب کے دل پر اس شہر کی دولت کا سکّہ بیٹھ گیا۔ اور حیران ہوئے۔ کہ یہاں کے لوگ اس قدر دولتمند ہیں۔ کہ عام طور پر نقرئی و طلائی ظروف استعمال کرتے ہیں۔ چوتھے حصّہ میں داخل ہونے پر اُنہوں نے دیکھا کہ تمام دکانوں کے دروازوں پر خوش پوشاک نوکر کھڑے ہیں۔ دوکانوں کے اندرونی حصّوں میں لمبی لمبی سنگِ مرمر کی میزیں بچھی ہیں۔ میزوں پر قرینہ سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گلاس چھنے ہیں - اور نوجوان لوگ اشعار پڑھتے جاتے ہیں - جام پر جام خالی کر رہے ہیں۔ اور دنیا و مافیہا سے غافل ہیں - گویا صرف کھانے اور پینے کے لئے دُنیا میں آئے تھے - پانچویں حصۂ شہر میں دیکھا کہ وہاں ہر قسم کی گاڑیاں ٹمٹمیں - بائی سکلیں - موٹر وغیرہ بکثرت موجود ہیں لوگ جوق جوق آتے ہیں - اور اپنی اپنی پسند کی اشیاء لے جاتے ہیں +

لیکن ایک خاص بات جو وکیل صاحب نے دیکھی یہ تھی - کہ خریدار آتے تھے - مال لے جاتے تھے - مگر دام کوئی نہ دیتا تھا - وکیل صاحب نے خیال کیا - کہ شاید دام بعد میں بھیج دئے جاتے ہوں - وکیل صاحب خود بھی عرصہ سے ایک موٹر خریدنے کی فکر میں تھے - خواب میں بھی اسی شوق نے گدگدایا ایک موٹر کے بڑے کارخانے میں داخل ہوئے - مالک کارخانہ نہایت اخلاق سے پیش آیا - بابو صاحب کو ساتھ لے کر تمام کارخانہ دکھلایا - بابو صاحب نے ایک موٹر پسند کی اور اس کی قیمت دریافت کی - قیمت کا لفظ سُن کر مالک کارخانہ حیران رہ گیا - اُس نے اس لفظ کا مطلب خود بابو صاحب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے دریافت کیا-لیکن بابو صاحب کے جواب سے بھی وہ نہ سمجھ سکا کہ قیمت کیا شے ہوتی ہے-آخر کار اُس نے لُغت کی ایک بڑی کتاب اُٹھا کر چند منٹ تک ورق گردانی کی اور لفظ قیمت کا مفہوم سمجھ کر اس نے وکیل صاحب سے کہا آپ اس شہر میں نووارد معلوم ہوتے ہیں-وکیل صاحب نے اقرار کیا اُس نے کہا کہ جناب اس شہر کا نام پریم نگر ہے-یہاں روپیہ کا چلن نہیں ہے-اور یہی وجہ ہے-کہ یہاں کوئی بنک وغیرہ آپ نہیں پائیں گے-یہاں یہ دستور نہیں-کہ کسی سے اشیا کی قیمت لی جائے-جس باشندے کو ضرورت ہوتی ہے وہ بلا تکلف دوسرے کے ہاں سے اپنی ضرورت کی چیز لے آتا ہے-آپ کو بھی جس موٹر کی ضرورت ہو لے لیں-وکیل صاحب دیر تک اس معمہ کو نہ حل کر سکے-اور آخر میں اس بات کا امتحان کرنے کے لئے موٹر میں آ بیٹھے-اور نوکر کو چلنے کا حکم دیا-موٹر روانہ ہوئی-راستہ میں وکیل صاحب نے کئی چیزیں بلا قیمت خرید کر موٹر میں اپنے پاس رکھیں اور اس طرح وکیل صاحب کو موٹر والے کی بات کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پورا یقین ہو گیا *

موٹر اپنی پوری رفتار سے جا رہی تھی۔ یکایک ایک شور کی آواز کان میں آئی۔ وکیل صاحب نے موٹر ڈرائیور سے دریافت کیا کہ یہ شور کیسا ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ ہمارے شہر پریم نگر کے پاس ایک اور شہر ہے۔ وہاں کے لوگ بڑے شریر ہیں۔ اب تک وہ ہمارے محکوم تھے۔ لیکن اُنہوں نے بغاوت کی ہے۔ اور پریم نگر میں گھس کر یہاں کی دولت پر قبضہ کر لیا ہے *

یہاں تک گفتگو ہوئی تھی۔ کہ باغیوں کا ایک گروہ سامنے سے آتا ہوا دکھائی دیا۔ ان لوگوں کے ہاتھوں میں ننگی تلواریں اور بھری ہوئی بندوقیں تھیں۔ باغیوں نے موٹر کے پہیوں کے ربڑ تلواروں سے کاٹ دئے اور موٹر پر قبضہ کر لیا۔ بابو صاحب موٹر سے اُتر آئے اور چلتے وقت موٹر چلانے والے سے کہا کہ پریم نگر کے قواعد اور اصول تجارت نہایت عُمدہ ہیں۔ لیکن تجربہ سے یہ ثابت ہوا۔ کہ جب تک تمام دنیا ان پر عمل نہ کرے کامیابی قطعی محال ہے *

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وکیل صاحب نے قدم بڑھایا ہی تھا۔کہ آنکھ کھُل گئی۔سامنے مثلوں کا بستہ اور پاس کرسیوں پر دو ایک اہل مقدمہ موجود تھے

مطلب حسین کرانِشٹ کالج لکھنؤ

سوالات

۱- روپیہ کی تعریف کرو +

۲- روپیہ کس کام آتا ہے +

۳- ملاقاتی کارڈ کسے کہتے ہیں۔تشریح کرو +

۴- وکیل صاحب کا خواب اپنے الفاظ میں بیان کرو +

۵- ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ :-

کچہری - نقرئی و طلائی - ظروف - فٹن - دنیا مافیہا +

۶- ذیل کے محاورات کی صراحت کرو اور محل استعمال بتاؤ :-

(الف) جام پر جام خالی کر رہے ہیں +

(ب) شوق نے گدگدایا +

(ج) خیالات نے پلٹا کھایا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹیگور کے فسانے

گھر آنا (۱)

پھٹیک چکرورتی اپنے گانوں کے لڑکوں کا سرغنہ تھا۔ اُسے نئی شرارت سوجھی۔ دریا کے کنارے کیچڑ میں ایک بھاری بلی پڑی تھی۔ مطلب یہ تھا۔ کہ اسے تراش کر کشتی کا مستول بنایا جائے۔ اُس نے لڑکوں سے کہا آؤ سب مل کر اُسے یہاں سے ہٹا کر کہیں اور پھینک آئیں۔ تاکہ جب اس کا مالک یہاں آئے۔ اور اُسے نہ پائے۔ تو حیران اور خفا ہو اور ہم تماشہ دیکھیں۔ سب نے اس تجویز کو پسند کیا۔ لیکن ابھی سب نے مل کر بلی کو ہاتھ بھی نہ لگایا تھا کہ مکھن جو پھٹیک کا چھوٹا بھائی تھا۔ وہاں آ گیا۔ اور خاموش سب کے سامنے اس لکڑی پر بیٹھ گیا۔ سب لڑکے گھبرا سے گئے۔ ایک نے آہستہ سے اُسے دھکا دیا۔ اور کہا کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہاں سے اُٹھ۔ مگر مکھن نے کچھ پروا نہ کی وہ ایک نوجوان فیلسوف کی طرح کھیلوں کی بیہودگی پر غور کر رہا تھا۔ پھٹیک کو غصہ آ گیا۔ اُس نے چلّا کر کہا۔ مکھن اگر تو یہاں سے نہ اُٹھے گا۔ تو میں تجھے پیٹوں گا۔ مکھن جہاں تھا وہاں سے اُٹھ کر اور اچھی جگہ اس لکڑی پر بیٹھ گیا۔ پھٹیک کو اگر اپنا رُعب قائم رکھنے کا خیال ہوتا۔ تو ضرور اس وقت مار کٹائی ہو جاتی۔ لیکن اُس کا حوصلہ نہ پڑا۔ اُس نے اپنے دماغ سے اور ہی بات نکالی۔ تاکہ اس کا بھائی بھی نیچا دیکھے۔ اور ساتھ ہی اُس کے دوستوں کو بھی لُطف آ جائے۔ اُس نے حکم دیا۔ کہ یارو اس بلّی کو مکھن سمیت لڑھکانا شروع کرو۔ مکھن نے یہ حکم سُنا۔ مگر اُس کی خود داری نے یہ اجازت نہ دی۔ کہ اس لکڑی سے اُٹھے۔ اُسے یہ خیال نہ آیا کہ شہرت قائم رکھنے میں خطرہ ہے۔ تمام لڑکے اس بلّی سے چمٹ گئے۔ اور زور لگانے لگے۔ سب نے آواز دی۔ کہ ایک دو تین جا۔ ادھر جا کا لفظ ان کے منہ سے نکلا۔ ادھر مکھن اپنی شہرت اور فلسفہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وغیرہ سمیت لکڑی کے ساتھ لڑھک گیا۔ سب نے جوش مسرت میں گلا پھاڑنا شروع کیا۔ لیکن پھٹیک ڈر گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اب کیا ہوگا۔ مکھن زمین سے اندھی قسمت کی طرح ہمہ تن شور و شر بن کر اُٹھا۔ وہ پھٹیک کی طرف جھپٹا اُس کا منہ نوچا۔ اُسے مکے اور لاتیں ماریں اور روتا دھوتا گھر کی طرف دوڑا۔ اس ڈرامہ کا پہلا ایکٹ ختم ہوا +

۲۔ پھٹیک نے اپنا منہ پونچھا۔ اور کسی غرق شدہ کشتی کے تختہ پر جو دریا کے کنارے پر آیا تھا بیٹھ گیا۔ اُس وقت وہ دانتوں سے گھاس چبا رہا تھا۔ اس وقت اتفاقاً ایک کشتی کنارے سے آ لگی۔ اس میں سے ایک ادھیڑ عمر کا انسان جس کا سر سفید اور مونچھیں سیاہ تھیں۔ کنارے پر اُترا۔ اُس نے دیکھا کہ ایک لڑکا وہاں بیکار بیٹھا ہے۔ اس کے قریب گیا اور پوچھا کہ چکر ورتی کہاں رہتے ہیں۔ پھٹیک گھاس برابر چباتا رہا۔ اور صرف اتنا کہا کہ وہاں رہتے ہیں۔ مگر اس فقرے سے مکان کا نشان کب مل سکتا تھا۔ اجنبی نے دوبارہ سوال کیا۔ تو اس نے کروٹ بدلی اور کہا کہ جہاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے جا کر ڈھونڈ لو اور پھر گھاس چبانے میں مشغول ہو گیا +

۳-اس اثنا میں ایک نوکر گھر سے آیا اور کہنے لگا-کہ میاں چلو اماں بلا رہی ہیں-پھٹیک نے کہا کہ میں نہیں جاتا-لیکن خادم حکم کا بندہ تھا-وُہ اُسے پکڑ کر زبردستی لے چلا-ہر چند پھٹیک نے خفا ہو کر جد و جہد کی اور لاتیں چلائیں-مگر وہ اُسے گھر لے ہی گیا +

جب گھر پہنچا اور ماں نے دیکھا-تو وہ خفا ہو کر بولی کہ تو نے پھر کمھن کو ٹھونکا ہے-پھٹیک نے گرم ہو کر جواب دیا ہرگز نہیں-تم سے کس نے کہا ہے-ماں نے گرج کر جواب دیا جھوٹ کیوں بکتا ہے-یہ تیرا کام ہے-پھٹیک معاً بول اُٹھا-کہ میں جو تم سے کہتا ہوں کہ یہ غلط بات ہے-بیشک کمھن سے پوچھ لو-کمھن نے اس وقت اپنے سابقہ بیان پر قائم رہنا مناسب سمجھا اور کہا ہاں اماں مجھے پھٹیک نے مارا ہے +

۴-پھٹیک کے صبر کا پیالہ لبریز تھا-وہ اس نا انصافی کو برداشت نہ کر سکا-کمھن پر ٹوٹ پڑا اور برابر کئی تھپڑ مارے اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہا کہ او جھوٹے اگر ایشک نہیں مارا تو اب مارتا ہوں - ماں قدرتًا کشن کی طرف دوڑی اور پھٹیک کو تھپڑ مارکے الگ گھسیٹنے لگی اور جب پھٹیک نے اسے بھی دھکا دیا - تو وہ چلا کر بولی - ارے بدمعاش اب تو اپنی ماں پر بھی ہاتھ اٹھانے لگا ہے ؛

عین اس نازک وقت وہی اجنبی وہاں آ گیا - جس کا سر سفید تھا - اور اس نے پوچھا - کہ کیا بات ہے - پھٹیک محجوب اور شرمندہ ہو گیا - جب اس کی ماں نے پلٹ کر اجنبی کی طرف دیکھا - تو اس کا غصہ حیرت سے بدل گیا - اس نے فورًا بڑے بھائی کو پہچان لیا اور کہا آؤ دادا تم کہاں - یہ کہا اور اس نے بھائی کے قدم لئے ؛

۵ - بہن کی شادی کے بعد بھائی بمبئی چلا گیا تھا وہیں کاروبار کرتا رہا - اور وہیں شادی بھی کر لی - اس کی عدم موجودگی میں کشن کی ماں بیوہ ہو گئی تھی - اب وہ کلکتہ سے واپس آ کر بہن سے ملنے آیا تھا - وہ مکان تلاش کرتا ہوا وہاں آ پہنچا ؛

بہن بھائی کے آنے سے نہال ہو گئی -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چند دن نہایت مسرت میں گزرے - بھائی نے کہا بچوں کی تعلیم کا کیا انتظام ہے - بہن نے کہا - کہ بڑا لڑکا تو عذاب جان ہے - کاہل ہے - نا فرمان ہے - تند خو ہے - اور کمھن محنتی ہے غریب مزاج ہے - خالص سونا ہے - بشمبر نے کہا بہن پھٹیک مجھے دیدو - میں کلکتہ اُسے اپنے ساتھ لے جاؤں گا - پڑھاؤں لکھاؤں گا - اور خبر گیری کروں گا - بہن بیوہ تھی - اُس نے اس تجویز کو پسند کیا - اور پھٹیک تو باغ باغ ہو گیا +

۶ - ماں نے شکر کیا کہ خلاصی ہوئی - وہ پھٹیک سے ڈرتی تھی - کیونکہ بھائیوں کی آپس میں نہ بنتی تھی - اور اُسے اندیشہ تھا - کہ کہیں بڑا بھائی چھوٹے کو دریا میں غرق نہ کر دے - یا اُس کا سر نہ توڑ دے - یا کسی خطرہ میں نہ ڈال دے - لیکن جب اُس نے دیکھا - کہ بڑا بیٹا اس جدائی پر خوش ہے - تو وہ دلگیر سی ہو گئی +

جب سب انتظام ہو گیا - تو پھٹیک بار بار پوچھنے لگا - ماموں کب چلو گے - آخری دن رات بھر جاگتا رہا - اور گھڑیاں گن گن کر گذارا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روانگی کے وقت اُس نے اپنا بڑا کنکوا مچھلیاں پکڑنے کی چھڑی اور سنگ مرمر کے تمام کھلونے مکھن کو دے دیئے۔اس وقت اس کا دل بھائی کی طرف سے بالکل صاف تھا +

۷۔ جب وہ کلکتہ میں ماموں کے گھر گیا تو ممانی اُسے دیکھ کر خوش نہ ہوئی۔اُس نے کہا کہ یہ دردِ سر کہاں سے آ گیا۔کیا میرے تین بچے پرورش کے لئے کم تھے۔بشمبر ایک چوداں سال کا لڑکا گھر لے آیا ہے۔بڑا ناعاقبت اندیش ہے +

ہماری دنیا کے کاروبار میں ایک چوداں سال کے لڑکے سے بڑھ کر کوئی شے مکروہ نہیں ہے۔وہ نہ تو مفید ہے نہ سامان آرائش وہ ہمیشہ دخل در معقولات ہوتا ہے۔اس کو بچّہ کی طرح کوئی پیار نہیں کرتا۔اگر وہ بچّوں کی طرح باتیں کرے۔تو اسے کہتے ہیں۔دودھ پیتا ہے اگر وہ بڑوں کی تقلید کرے تو کہتے ہیں۔گستاخ ہے۔اس کی ہر گفتگو ناپسند کی جاتی ہے۔اس کی عمر کا وہ حصّہ دلکش نہیں ہوتا۔کیونکہ وہ دن بدن بڑھتا ہے۔اُس کے کپڑے جسم پر تنگ ہو جاتے ہیں۔اُس کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آواز کرخت ہو جاتی ہے۔ اس کے نقش بھدے اور بدنما ہو جاتے ہیں۔ لوگ چھوٹے بچوں کو قابل معافی سمجھتے ہیں۔ لیکن چودال سال کے لڑکے کی حرکات سے در گذرنا ناممکن ہے۔ اس سلوک کا اثر لڑکے پر پڑتا ہے۔ وہ جب بزرگوں کے روبرو ہوتا ہے۔ تو ضرورت سے بڑھ کر چالاک بن جاتا ہے۔ یا اس قدر شرمگین کہ بات تک نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہ وہ زمانہ ہوتا ہے۔ کہ جب اس عمر کا لڑکا چاہتا ہے۔ کہ اس کی قدر ہو۔ اس سے محبت کیجائے اس وقت جو اس سے الفت کرے وہ اس کا غلام ہو جاتا ہے۔ خرابی یہ ہے۔ کہ اس سے کوئی علانیہ محبّت نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں کہ اس سے لڑکا بدراہ ہو جاتا ہے۔ غرض اس عمر میں لڑکا جھڑکیوں اور گالیوں کی وجہ سے ایک آوارہ کتّا بن جاتا ہے۔ جو اپنے مالک سے جدا ہو کر در بدر کے دھکّے کھاتا ہے۔ چودال سال کے لڑکے کے لئے اپنے ماں باپ کا گھر جنت سے کم نہیں اور اجنبیوں کے درمیان رہنا اس کے لئے عذاب دوزخ کے برابر ہے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱- چکر ورتی کا کیا مطلب ہے؟

۲- اجنبی جو دریا کے کنارے پھٹیک کو ملا۔ کون تھا؟

۳- ماں نے پھٹیک کو کیوں اجازت دے دی؟

۴- روانگی کے وقت پھٹیک کی کیا حالت تھی۔ اُس نے کیا کیا؟

۵- ذیل کے فقرے کا کیا مطلب ہے :-
اس کے صبر کا پیالہ لبریز تھا +

۶- چوداں سال کے لڑکے کے لئے بقول ٹیگور ماں باپ کا گھر کیوں جنّت ہے؟

۷- ٹیگور کے مختصر حالات بیان کرو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رحم

ترجمہ از ولیم شکسپیئر

جنبش پذیر زور سے ہوتا نہیں ہے رحم
ہوتا ہے خود یہ صورتِ ابرِ کرم چکاں
روئے زمیں پہ از طرف اوج آسماں
یہ رحم ہے دوگونہ سعادت سے سرفراز
اک وہ سعید جس کی طرف سے ہؤا عیاں
اور دوسرا وہ جس کو کیا اُس نے شادماں
طاقتوروں میں طاقت اعلےٰ یہی تو ہے
شاہوں کے واسطے ہے یہ از تاج زرفشاں
ہے اِس سے زیب و زینت شاہانِ ذی نشاں
مظہر ہے اقتدار مجازی کا وہ عصا
دست شہی میں جس کو میسّر ہے عزّ و شاں
بے شبہ ہے وہ سطوت و جبروت کا نشاں
لیکن عصائے رحم کا ہے مرتبہ بلند
نسبت عصا کو ہاتھ سے ہوتی ہے بیگماں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور رحم سخت دل پہ ہے شاہوں کے حکمراں
ہے رحم وصف خاص خداوند پاک کا
جب اُس کا جلوہ ساتھ ہؤا عدل کے عیاں
پیدا وہیں بشر میں ہوئی شانِ قدسیاں

تلوک چند محروم بی-اے

سوالات

۱- رحم کی ضد کیا ہے؟

۲- ابر کرم کسے کہتے ہیں- اور اوج آسمان سے کیا مراد ہے؟

۳- رحم کو شاعر نے کن کن چیزوں سے نسبت دی ہے؟

۴- قدسی کی تشریح کرو+

۵- ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ:-

سطوت - جبروت - سعید - مجازی - اقتدار+

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹیگور کے فسانے

گھر آنا (۲)

۱۔ پھٹیک کی زندگی ماموں کے گھر میں تلخ تھی۔ بڑی بوڑھی عورتیں ہر موقعہ پر ذلیل کرتی تھیں۔ جب کبھی ممانی اسے کوئی کام بتاتی تھی تو وہ خوش ہو کر حد سے زیادہ پر جوش ہو کر اُسے خوش کرنا چاہتا تھا۔ مگر جب کام بگڑ جاتا تھا۔ اور وہ ناراض ہو کر کہتی تھی تو احمق ہے۔ جا اپنا سبق یاد کر۔ ماموں کے گھر میں اس کے لئے سانس لینا دشوار تھا۔ اُس کے پھیپھڑے باہر کی تازہ ہوا کے لئے بیقرار تھے۔ مگر وہاں کھلے میدان کہاں۔ کلکتہ میں جہاں وہ رہتا تھا چاروں طرف اونچے اونچے مکان تھے۔ اب دن رات اُسے اپنے گاؤں کی جہاں وہ کنکوے اُڑاتا تھا۔ ساحل دریا کی جہاں وہ دن بھر کھلا پھرتا اور گایا کرتا تھا۔ گاؤں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے تالاب کی جہاں وہ تیرا کرتا تھا۔ اپنے دوستوں کی جو اس سے کھیلتے تھے اور اپنا سردار سمجھتے تھے اور زبردست والدہ کی جو اُس سے رنجیدہ رہتی تھی یاد آیا کرتی تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ جس طرح بھی ہو گھر جاؤں۔ غرض یہ محبت کا متلاشی۔ بیقرار۔ شرمیلا کمزور دل۔ دُبلا پتلا۔ جاہل۔ بد شکل لڑکا بہت مضطرب رہتا تھا۔ اپنی جماعت میں وہ سب سے پیچھے تھا۔ وہ چونکہ پڑھائی میں کمزور تھا۔ ہمیشہ استاد اُسے سزا دیتے رہتے تھے +

۲- پھٹیک بڑے صبر سے یہ تکلیف برداشت کرتا تھا۔ دوسرے طالبعلم کھیل کود میں مشغول ہوتے تھے۔ اور یہ اُداس ہو کر ان کا منہ تکتا تھا۔ ایک دن اُس نے جرأت کر کے ماموں سے پوچھا۔ ماموں میں گھر کب جاؤں گا۔ ماموں نے جواب دیا۔ کہ صبر کرو۔ تعطیلوں میں چلے جانا۔ مگر تعطیلیں ماہ نومبر میں تھیں +

ایک دن اُس کی ایک کتاب گم ہو گئی۔ وہ کتاب کی مدد سے بھی جماعت میں نہ چل سکتا تھا۔ اب تو بالکل ہی وہ گیا گزرا ہو گیا۔ اُستاد ہر روز بید سے اُس کی خبر لیتا تھا۔ اُس کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حالت اس قدر ردّی ہو گئی - کہ اُس کے ماموں زاد بھائی بھی اُس سے بیزار ہو گئے اور اس سے بد سلوکی اور تمسخر سے پیش آنے لگے - آخر اُس سے نہ رہا گیا - وہ ممانی کے پاس گیا اور کہا مجھے کتاب لے دو - اُس نے تنگ آکر جواب دیا - او نکمّے - گاؤں کے گنوار - میں بال بچّے والی ہوں - میری توفیق یہ نہیں ہے - کہ ہر مہینے پانچ بار تجھے کتاب لے دوں +

۳ - اس رات جب پھٹیک مدرسے سے واپس آ رہا تھا - تو اُسے سردی لگنے لگی - اور درد سے سر پھٹنے لگا - وہ ڈرا کہ اگر بخار ہو گیا - تو ممانی سخت ناراض ہو گی +

صبح وہ گھر سے غائب تھا - بڑی تلاش کی گئی نہ ملا - بارش شدّت سے ہو رہی تھی - جو لوگ اس کی تلاش میں گئے بھیگ کر ناکام واپس آئے - آخر بشمبر بابو نے پولیس میں رپورٹ دی - دوسرے دن ایک پولیس کا چھکڑا بشمبر بابو کے مکان کے آگے آکر ٹھیرا - دو سپاہی پھٹیک کو اُٹھا کر بشمبر کے روبرو لائے - بیچارہ سردی سے کانپ رہا تھا - آنکھیں بخار کی وجہ سے سُرخ تھیں - اور جسم مٹّی سے بھرا ہوُا تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کپڑوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ بشمبر اُسے اندر لے گیا۔ اُس کی بیوی بولی یہ لڑکا ہمیں سخت تکلیف دے رہا ہے۔ اُسے اُس کی ماں کے پاس بھیجدو۔ پھٹیک نے سُنا اور رو رو کے کہنے لگا۔ ماموں میں گھر جا رہا تھا۔ پولیس والے مجھے پھر گھسیٹ لائے ہیں۔ بخار بہت تیز ہو گیا۔ اور لڑکا ہذیان بکنے لگا۔ آخر ڈاکٹر بُلایا گیا۔ لڑکے نے آنکھیں کھولیں۔ اور پھٹی ہوئی نگاہوں سے چھت کی طرف دیکھا۔ اور کہا ماموں کیا تعطیلیں ہو گئیں۔ میں گھر جاؤں۔ بشمبر نے اپنے آنسو پونچھے۔ بھانجہ کا گرم اور دُبلا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور تمام رات اُس کے پاس بیٹھا رہا۔ کچھ دیر کے بعد وہ پھر بولا۔ امّاں مجھے نہ مارو میں سچ کہہ رہا ہوں صبح تھوڑی دیر کے لئے لڑکے کو ہوش آ گیا اُس نے بستر سے اِدھر اُدھر غور سے دیکھا۔ جیسے کسی کا انتظار ہے۔ آخر مایوسی کی حالت میں تکیہ پر سر رکھ دیا۔ اور ٹھنڈا سانس بھرا بشمبر اس کا مطلب سمجھتا تھا۔ اُس نے جھک کر کہا۔ بیٹا میں نے تیری ماں کو بُلایا ہے۔ تمام دن گزر گیا۔ اور ڈاکٹر نے کہا لڑکے کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حالت بہت نازک ہے۔ پھٹیک چلّا کر بولا۔
"نشان دیکھو نشان دیکھو" چار میل آ گئے
وہ گاؤں میں دریا کے کنارے ملّاحوں کو
اس طرح کہتے سُنا کرتا تھا۔ اب وہ ایسے
سمندر میں جس کا تھل بیڑا نہیں ہے۔
شاکول لئے کھڑا تھا۔ اور نشان دیکھ رہا
تھا +

۴۔ شام کے قریب پھٹیک کی ماں بگولے
کی طرح اُس کے کمرے میں داخل ہوئی۔
اور بیٹے کو اس حال میں دیکھ کر واویلا
کرنے لگی۔ وہ ماہئ بے آب کی طرح زمین
پر لوٹ رہی تھی۔ بشمبر نے اُسے تسلّی دینے
کی کوشش کی۔ لیکن وہ بیٹے کی چارپائی سے
لپٹ گئی اور کہنے لگی میرے کلیجے کے ٹکڑے
میرے بچے۔ پھٹیک کی بیتابی میں فرق آ گیا
اُس پر کچھ خاموشی سی طاری ہو گئی۔ اب
وہ آگے کی طرح ہاتھ پاؤں نہ مارتا تھا۔
اس کے منہ سے اتنا نکلا "آہ"۔ ماں نے پھر
چلّا کر کہا۔ میرے کلیجے کے ٹکڑے میرے بچے
پھٹیک نے آہستہ سے سر پھیرا اور بغیر
کسی کو دیکھے کہا۔ امّاں تعطیلیں ہو گئیں +

سبزہ بیگم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱- ماموں کے گھر میں پھٹیک کو کیا چیزیں یاد آتی تھیں ؟

۲- وہ کیوں اداس رہتا تھا ؟

۳- ماموں کے گھر میں پھٹیک کی زندگی کیوں تلخ تھی ؟

۴- ذیل کے فقروں کا مطلب سمجھاؤ:-

ہذیان بکنے لگا- کلیجے کے ٹکڑے میرے بچے- ایسے سمندر میں جس کا تھل بیڑا نہ تھا- شاکول لئے کھڑا تھا- بید سے خبر لیتا تھا +

۵- ماموں کے گھر میں پھٹیک کا حلیہ کیا ہو گیا- پہلے کیا تھا ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غزل

(از خان احمد حسین خانصاحب بی۔ اے)

شمع سے سرگوشیاں کچھ کر رہا پروانہ ہے
یہ پتنگا ہو نہ ہو میری طرح دیوانہ ہے
خندہ زن آبادیوں پر کیوں نہ ہو! ویرانہ ہے
یعنے ہر ویرانہ دیوانوں کا دولت خانہ ہے
زندگی داد و ستد کا طرفہ اک میخانہ ہے
ہر سبو اس میں رہینِ منتِ پیمانہ ہے
غور سے دیکھو تو زیر پردۂ سوز و گداز
شمع کہتے ہیں جسے وہ جوہر پروانہ ہے
بعدِ مُردن آہ اپنے بھی پرائے ہو گئے
سبزۂ تربت کو دیکھو کس قدر بیگانہ ہے
خود بخود گرتا ہے آنکھوں سے سنبھل سکتا نہیں
اشک کو کیا ہو گیا بیخود ہے یا مستانہ ہے
بلبلوں کو حفظ ہے اور قمریوں کو یاد ہے
کس قدر مقبول میرے درد کا افسانہ ہے
کہدے میں صدقے ترے اے ساقئ بزم وفا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نقشِ تحریرِ مقدر اک خطِ پیمانہ ہے
ساقیا خونِ تمنّا سے مگر لبریز تھا
ورنہ کیوں اتنا چھلکتا عمر کا پیمانہ ہے
کاوشِ امید مجھ کو دردِ سر سے کم نہ تھی
نیند آ جاتی ہے جب سے یاس سے یارانہ ہے
بندۂ الفت ہے اَحمد اور اُس کی زندگی
قصّۂ فرہاد ہے اور قیس کا افسانہ ہے

سوالات

۱- سرگوشی سے کیا مطلب ہے- اور پتنگا کسے کہتے ہیں؟
۲- شاعر نے پتنگے کو دیوانہ کیوں کہا ہے؟
۳- اس غزل میں یاس کو امید پر کیوں ترجیح دی ہے؟
۴- اس شعر کا مطلب بیان کرو ؎

غور سے دیکھو تو زیرِ پردۂ سوز و گداز
شمع کہتے ہیں جسے وہ جوہرِ پروانہ ہے

۵- اس غزل میں جو سب سے بہتر شعر ہے- اسے سناؤ اور سمجھاؤ- کہ تم اُسے بہتر کیوں سمجھتے ہو؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نقد سودا (۱)

حسین علی ایک معلّم بساطی تھا۔ لاہور کے ڈبّی بازار میں دُکان تھی۔ دُکان خوب چل رہی تھی۔ اس لئے گزارہ بہت اچھا تھا۔ ایک آپ تھا ایک بیوی۔ اولاد نہ تھی۔ شادی کو سولہ سال ہو چکے تھے۔ چین سے زندگی بسر ہو رہی تھی۔ میاں بیوی اپنی نیند سوتے اور اپنی نیند جاگتے تھے۔ کہ یکایک شوق اولاد نے دونو کو بے تاب کر دیا۔ وہ ملول اور اُداس رہنے لگا۔ کم فہم یہ نہ سمجھا۔ کہ مال اور اولاد ایک فتنہ ہے۔ اگر ہو ۔ تو عین خوش نصیبی ہے۔ ہاں اس کا ہو کر نہ ہونا انسان کے لئے بہ تقاضائے بشریت زندگی میں موت ہے ۔ کارکنان قدرت حسین علی اور اُس کی بیوی پر خوش تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ تمام جہان کی پریشانیاں طرح طرح کے فکر اور قسم قسم کے اندیشے جو اولاد کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ اُن کے قریب نہ آئیں۔ اُن کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کشتیٔ عمر قلزم حیات میں غم و الم کی بلا خیز لہروں اور اُن کے بھنور سے پڑے پڑے رہے۔ مگر جب انہوں نے دیکھا کہ حسین علی قدرِ عافیت نہیں جانتا۔ وہ اولاد کے لئے منتیں مان رہا ہے۔ فقیروں کی تلاش میں بیابانوں کی خاک چھانتا پھرتا ہے۔ تعویذ اور گنڈے لے کر اپنا ایمان خراب کر رہا ہے۔ جَو فروش گندم نما اور ریاکار اطبا کی مٹھی گرما رہا ہے۔ اور کشتگان اجل سے جو کنج لحد میں بے خبر سوتے ہیں۔ مرادیں مانگتا ہے۔ تو وہ اس سے خفا ہو گئے۔ چالیس سال کی عمر میں ایک فرزند پیدا ہؤا۔ جس کا نام حسن علی رکھا گیا۔ حسن علی کے ملک عدم سے بازار وجود میں آتے ہی پہلی بسم اللہ یہ ہوئی۔ کہ حسین علی کی بیاہتی بیوی رابعہ جو اُسے جان سے بڑھ کر عزیز تھی اور ہمیشہ اولاد کو ترستی تھی۔ دردِ زہ کی تکلیف سے انتقال کر گئی۔ اس کی قسمت میں نہ تھا کہ کوئی لال اپنی گودی میں کھلائے ؏

۲۔ حسن علی ان بچوں میں سے نہ تھا جو چاندی کا چمچہ منہ میں لے کر پیدا ہوتے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس نے کسی بڑی منحوس گھڑی میں جنم لیا۔ جب پیدا ہوا تو باپ کے گھر کی شمع مسرت گل ہو گئی۔ پھر انقلاب تجارت کی وجہ سے کام بگڑ گیا۔ بنک کا دیوالہ نکل کر نقد روپیہ ڈوب گیا۔ دوکان بند ہو گئی۔ یہاں تک کہ رہنے کا مکان بھی نیلام ہو گیا۔ مگر حسین علی نے ان مصیبتوں کا صبر کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اُس نے حسن علی کی خاطر پھر شادی نہ کی۔ وہ باپ تھا مگر نور بصر کے لئے ماں بن گیا۔ حسن علی تمام دن اُس کی گود میں رہتا تھا۔ اور رات کو اُس کے سینے پر سوتا تھا۔ رابعہ مرحومہ کے شوہر نے دانہ دلا۔ پنکھا کھینچا۔ رسیاں بٹیں۔ قلیوں کا کام کیا۔ ٹانگہ چلانے کی نوکری کی۔ بیماری کے ایّام میں بھیک مانگی۔ اور حسن علی کی تمام ضروریات پوری کیں +

آخر وہ وقت آگیا کہ بیٹا جوان ہوا۔ اور اُس نے انٹرنس کا سارٹیفکٹ حاصل کر کے رُڑکی کا ادنےٰ درجہ کا امتحان پاس کیا اور اتّفاق سے چھوٹتے ہی ساٹھ روپے ماہوار پر اوورسیر ہو گیا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳۔ دیکھنا یہ کیا تماشا ہے۔ ایک کلہ دراز تند مزاج عورت ایک خضر صورت۔ سفید ریش۔ پیر مرد کو جس کی عمر ستر سال کے قریب ہے۔ بے نقط گالیاں دے رہی ہے۔ بوڑھا سر جھکائے کھڑا ہے۔ مگر عورت ہے کہ ہوا کے گھوڑے پر سوار ہے۔ بجلی کی طرح چمک رہی اور بادل کی طرح برس رہی ہے۔ بار بار کہتی ہے۔ بے ایمان بُڈھے خدا جانے تجھے موت کب آئے گی۔ روپے کا سودا منگاؤں تو بارہ آنہ کا لاتا ہے۔ ہمیشہ بیچ میں سے پیسے رکھ لیتا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ مُوئے کا منہ جُھلس دوں نامراد یہ تو کیسا گھی لایا ہے۔ ارے چکھ کر کیوں نہ دیکھا۔ یہ تو نری چربی ہے۔ اور کڑوا نیم ہے۔ دیکھنا! دیکھنا!! یہ کون کرسٹان باہر سے آگیا؟ نہیں کرسٹان نہیں ہے۔ ہے تو مسلمان۔ مگر لباس انگریزی ہے۔ سر پر ہیٹ ہے۔ منہ میں ڈیڑھ بالشت کا چرٹ اور ریل کے انجن کی طرح پھک پھک دھوآں اڑا رہا ہے۔ اُس کو دیکھ کر عورت نیل مچاتی اور ٹسوے بہاتی ہے۔ نو وارد جیسے گدھا زیر جھول اطلس کہنا چاہیئے۔ پیر مرد سے پُوچھ رہا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ یہ تو نے کیا فساد برپا کر رکھا ہے۔ اس پر عورت دخل در معقولات بن کر سینہ پیٹتی اور سر کے بال نوچتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کہ اس بُڈھے نے مجھے بہت ستایا ہے۔ میری جان عذاب میں آ گئی ہے۔ اگر یہ اس گھر میں رہے گا۔ تو میرا سلام ہے۔ لو میں جاتی ہوں یہ سُن کر نو وارد اُسے پکڑ لیتا ہے۔ اور کہتا ہے تم کیسی بہکی بہکی باتیں کرتی ہو۔ تم گھر کی مالک یہ قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے۔ آج مرا کل دوسرا دن۔ پھر اُسے خوش کرنے کو بڈھے کے رُخساروں پر دو ہنٹر مارتا ہے۔ ناظرین سمجھ گئے ہونگے۔ یہ پیر مرد غریب حسین علی ہے۔ یہ عورت اس کی بہو بیگم جان اور یہ نو وارد کوٹ پتلون پوش اس کا بلبیٹا راجہ حسن علی ہے۔

۴۔ اب حسن علی سب ڈویژنل افسر ہے۔ کوٹھی میں رہتا ہے۔ آج اُس کے ہاں دعوت کی تیاری ہے۔ مہمان جمع ہیں۔ اچھے اچھے کھانے تیار ہو رہے ہیں۔ خانساماں ارغوانی شراب کنستروں میں بھر رہا ہے۔ خدمتگار میز پر چادر بچھا رہا ہے۔ اور گلدستے سجا رہا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گمر غریب حسین علی بھوک سے بے تاب ہے۔ اس کی انتڑیاں قُل ہُو اللہ پڑھ رہی ہیں۔خدا کی شان جب انسان بہت بُوڑھا ہو جاتا ہے۔ تو وہ دوبارہ بچّہ بن جاتا ہے۔لذیذ طعام کی خوشبو اُسے بے تاب کر رہی ہے۔ وہ چاہتا ہے۔کہ خانساماں مجھے کچھ کھانے کو دے۔ گمر وہ بیگم جان کا تابع فرمان ہے۔ اس کو کہاں مجال کہ بیوی کے شوہر کے باپ کو بغیر اجازت ایک لقمہ تک دے۔ حسین علی منّتیں کر رہا ہے۔کُرتا اُٹھا کر اپنا پیٹ خانساماں کو دکھاتا ہے گمر وہ کسی طرح نہیں مانتا۔کھسیانا ہو کر جھڑکیاں لے رہا ہے +

مہمان آ گئے سب پر تکلّف کھانے چکھ رہے ہیں۔شراب کا دور چل رہا ہے۔ہنسی مذاق ہو رہا ہے۔ قہقے کی آواز سے کمرہ گونج رہا ہے۔حسین علی خدّام کے حلقہ میں جو کھانا کھلا رہے ہیں۔ کھڑا ہؤا پلیٹ لاتا ہے اور لے جاتا ہے۔کانٹے اور چھُریاں اُٹھاتا ہے اور رکھتا ہے۔اور نظر حسرت سے طعام کی طرف دیکھ رہا ہے۔ایک مہمان نے اُسے دیکھ کر کہا۔مسٹر حسن علی یہ بڈھا آپ کا قدیمی ملازم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معلوم ہوتا ہے - میزبان نے ہنس کر کہا - کہ جی ہاں - اور کوئی نیا مضمون چھیڑ دیا - مہمان اور میزبان کھانا کھا چکے - وہ اب ڈرائنگ روم میں ہیں - اور چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں حسن علی اس وقت کا منتظر تھا - اُس نے خدام کی نظر بچا کر ایک پلیٹ جس میں کباب کے ٹوٹے پھوٹے ٹکڑے اور چورہ بھورا تھا - اُٹھا لی ہے - اور غسل خانہ میں کھڑا ہو کر کھا رہا ہے - اور چٹخارے لے رہا ہے ❖

سوالات

۱ - حسین علی کی حالت بیٹا ہونے سے پہلے کیسی تھی ؟

۲ - اولاد کے لئے اُس نے کیا کیا چارہ جوئی کی کیا اچھا کیا ؟

۳ - ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ :-
کم فہم - ہمزاد - بھنور - قلزم - قدر عافیت - کشتگان اجل - کنج لحد - ملک عدم - بازار وجود درد زہ - منحوس ساعت - اور سیر - جھلس - بھکی بھکی - خضر صورت ❖

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴- ذیل کے فقروں کی تشریح کرو اور محل استعمال بتاؤ :-
اپنی نیند سوتے اور اپنی نیند جاگتے تھے + جَو فروش گندم نما + پہلی بسم اللہ یہ ہوئی + چاندی کا چمچہ منہ میں لے کر پیدا ہوتے ہیں + شمع مسرت گل ہو گئی + انقلاب تجارت + سینہ سپر ہو کر مقابلہ کیا + بے نقط گالیاں دے رہی ہے + فیل مچائی اور ٹسوے بہاتی +
۵- جب مہمان کھانا کھا رہے تھے - تو میزبان نے قابل نفرت بات کیا کی ؟

سوزِ دل

پھر دل سوختہ مصروفِ فغاں ہوتا ہے
ذکر سوزِ غم و اندوہِ نہاں ہوتا ہے
کچھ خبر ہے تجھے شمشان کو جانے والی
سوزِ فرقت سے بُرا حال یہاں ہوتا ہے
خالقِ پاک تری روح کو ٹھنڈا رکھے
محوِ فریاد ترا سوختہ جاں ہوتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صبحدم یاد مجھے تیری رچتا آتی ہے
شعلۂ سرخ جو مشرق میں عیاں ہوتا ہے
اور ہر شام تری رونقِ طلعت کے بغیر
غمکدے میں مرے وحشت کا سماں ہوتا ہے
میری آہوں سے بُوے داغِ جگر آتی ہے
لختِ دل ساتھ لئے اشک رواں ہوتا ہے
اب مرے واسطے ہے گلشن عالم گلخن
ہر گلِ تر پہ شرارے کا گماں ہوتا ہے
آنچ سے آتشِ ہجراں کی ہوئی وہ صورت
جیسے تفتیدہ کوئی برگ خزاں ہوتا ہے
پھیل جاتی ہے سرِ شام جو دھندلاہٹ سی
مہ جبیں وہ مری آہوں کا دھوّاں ہوتا ہے
یہ نہیں رنگِ شفق اوج فلک پر جا کر
نفسِ گرم میرا شعلہ فشاں ہوتا ہے
آستیں میں ہے نہ دامن میں لگی ہے دل میں
عزم کس سمت کا اے اشک رواں ہوتا ہے
تپش داغ سے آتی ہیں وہی کام آہیں
آگ پہ جو اثرِ بادِ وزاں ہوتا ہے
تھا جلانا تو مجھے شمع بنایا ہوتا
یا وہ پروانہ جو محفل میں تپاں ہوتا ہے
مجمرِ دہر میں کیا خوب ہے مقسوم سپند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ سلگنے کا عذاب اس کو کہاں ہوتا ہے
آج محروم مکالے ہیں بہت گرم اشعار
دل جلوں کا یہی انداز بیاں ہوتا ہے
تلوک چند محروم بی۔اے

سوالات

۱- ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ:-
مجمر۔ سپند۔ گلخن۔ شمشان +
۲- شعلۂ سُرخ سے شاعر کا کیا مطلب ہے؟
۳- یہ نظم شاعر نے کس کی یاد میں لکھی ہے؟
۴- شفق اور اُفق میں فرق بتلاؤ +
۵- مصروف فغاں سے کیا مراد ہے؟

نقد سودا

(۲)

۱- آخر وہ وقت آ گیا۔ جس کے لئے بیگم جان مدّت سے بے صبری کے ساتھ بیقرار تھی حسین علی کوٹھی کے اس حصّہ میں جو خدّام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے لئے مخصوص ہے۔ایک کوٹھڑی میں معمولی چارپائی پر جس پر پُرانی دری بچھی ہے۔ اور میلا چکٹا ہؤا تکیہ رکھا ہے لیٹا ہے۔ فرزند کا اُتار یعنے پُرانا کوٹ جس کی آستینیں مسکی ہوئی ہیں۔ اور بوسیدہ پتلون جو گھٹنوں کے مقام پر دریدہ ہے۔کھونٹی پر لٹک رہے ہیں۔ وہ اس وقت ولایتی کمبل جو شاید بیس جاڑے دیکھ چُکا ہے۔ اور اب بد رنگ ہو رہا ہے اوڑھے ہے۔ اور اس پر نزع کی حالت طاری ہے۔آنکھیں پتھرائی ہوئی ہیں۔ ہچکیاں آ رہی ہیں۔ وہ فرشتوں کا معتوب تھا۔ مگر اب اُن کی خفگی ادا ہو چکی ہے۔ وہ مقدس ہستی جسے ہم خدا کہتے ہیں۔عالم الغیب ہے۔ وہ ہماری بہتری اور بھلائی خوب سمجھتا ہے۔پس ہم جو نتائج سے ناواقف ہیں۔جب اُس کے احکام پر اظہار رنج و ملال کر کے زبانِ شکوہ دراز کرتے ہیں۔ اور اُس کے نظام عمل کو ناقص سمجھتے ہیں۔ تو فرشتے ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور ہماری خواہشوں کو پورا کر دیتے ہیں۔آہ انجام کار ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم غلطی پر تھے۔اس وقت ہم پچھتاتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں۔ لیکن پچھتانے سے کچھ نہیں بنتا حسین علی
معتوب تھا۔ اُس سے فرشتے ناراض تھے لیکن
جب وہ اپنے گناہ کا کفارہ دے چکا۔ تو اُس
کے لئے بہشت کے دروازے پھر کھل گئے۔
حسین علی پر سکرات کی حالت طاری تھی۔ اُسکا
فرزند جسے اُس نے منّتیں مان کر اور ایمان
بیچ کر لیا تھا غیر حاضر ہے۔ اُس نے دورہ
سفر خرچ کے لئے مقدّم سمجھا ہے۔ اس کی بہو
اپنے کمرے میں کھڑی ہوئی پھبتیاں کس رہی
ہے۔ ہنستی ہے تالی بجاتی ہے۔ اور کہتی ہے
کہ اگر ہم ہندو ہوتے۔ تو آج ہم باجہ بجواتے
اور بُڈھے کو تزک و احتشام کے ساتھ گھی
اور صندل میں جلاتے۔ البتہ حسن علی کے
ملازم مغموم ہیں۔ اور ایک دو جو اُن میں
رقیق القلب ہیں آب دیدہ ہو رہے ہیں
کاش بیگم جان کی فانی آنکھیں جن پر
رعونت کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔ نور حقیقت
سے منوّر ہوتیں تو وہ دیکھتی۔ کہ اُس کے
خُسر کے چہرے پر عجیب قسم کا جلال ہے۔
فرشتے بہشتی گلاب چھڑک رہے ہیں۔ اور رابعہ
سبز لباس میں اپنے شوہر کے سرہانے کھڑی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے اور کہتی ہے۔ کہ میرے سر تاج چل-
میں تجھے لینے آئی ہوں ٭

۲- حسین علی کو پیوند خاک ہوئے پچیس
سال ہو گئے- جہاں وہ دفن ہوا تھا- وہاں
اب قبر کا نام و نشان تک نہیں رہا- مرحوم
کی قبر بھی خاک میں مل گئی- آہ حسن علی
نے حرام کی کمائی سے ایک عالی شان کوٹھی
تو بنوا لی- لیکن اتنی توفیق نہ ہوئی- کہ باپ
کی کچی قبر کی سال بسال مرمّت ہو جاتی- مرنے
کے بعد کون کسی کو یاد کرتا ہے ؎

کیا فلک ٹوٹ پڑا بعد فنا بھی مجھ پر
بیٹھی جاتی ہے دبی جاتی ہے تربت میری

پانچ سال سے حسن علی خانہ نشین ہے- قبل از
وقت پنشن لیلی ہے- اور پنشن اس لئے لے لی
ہے- کہ آنکھیں ککروں اور موتیا بند کی وجہ
سے خراب ہو چکی ہیں- بہت علاج کیا- سرمے
استعمال کئے- ممیرا ڈالا- آنکھیں بنوائیں لیکن
کچھ فائدہ نہ ہوا- آفتاب بصارت کو مکمّل
گہن لگ گیا- کسوف مطلق سے دنیا تاریک
ہو گئی- اور شمع مسرّت گل ہو گئی- وہ دولت
جو اُس نے رشوت لے کر اور لوگوں کے حقوق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھین کر کمائی تھی - موجود ہے - لیکن زندگی وبال ہے - کانٹوں کا بستر ہے - بیگم جان کو اس کی راحت و آرام کی کچھ پروا نہیں - اب وہ سرد مہر خدام کا دست نگر ہے - جو گھر والی کا رُخ دیکھ کر گستاخ اور بے ادب ہیں - اُس کی ضروریات کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا - اور بے قدری کا یہ عالم ہے - کہ اُسے بد مزہ کھانا جسے راتب کہنا چاہیئے - بے وقت ملتا ہے +

۳ - حسن علی کا صرف ایک بیٹا ہے - اور اب جوان ہے - مگر فرعون بے سامان - انتہا کا بد دماغ بے غیرت اور سرکش - اپنے آپ کو پر سُرخاب اور شاخ زعفران سمجھتا ہے - معمولی تعلیم ہے - نام دیانت علی ہے - مگر برعکس نہند نام زنگی کافور - تمام جہان کے عیب اُس میں موجود ہیں - شراب اس طرح پیتا ہے - جیسے مچھلی پانی - جؤا ہر روز کھیلتا ہے - شرابی اسے آدھقت شرابی - جواری اسے کال جواری - مدکی اسے گورو گھنٹال - چانڈو باز اسے پیر و مرشد کہکر پچکارتے ہیں - بیگم جان جو اپنے شوہر پر حاوی ہے - اور جس کے سامنے حسن علی بھیگی بلی بن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جاتا ہے - اس سے دبتی ہے - وجہ یہ ہے - کہ دیانت علی کسی سے نہیں ڈرتا - کئی بار ماں کو جُتنیا چکا ہے - اور اندھے باپ کا فرق دان سیلانے کو ہر وقت مستعد ہے ٭

۴ - سہ پہر کا وقت ہے - اور داروغۂ آبکاری سب انسپکٹر پولیس کے ساتھ حسن علی کے مکان کی تلاشی لے رہا ہے - کسی نے مخبری کر دی ہے - کہ دیانت علی کوکین کھاتا اور بیچتا ہے - دیانت موجود ہے اور غرّا رہا ہے - اور دیدے لال کرکے داروغہ کو کہتا ہے - کہ تم نے ناحق میری آبرو ریزی کی ہے خبردار رہنا ضرور سمجھوں گا - تلاشی میں کچھ برآمد نہیں ہوُا - بھلا نکلتا کیا خاک - دیانت جیسے کائیاں اور عیّار جو راہ چلتے کی آنکھ سے کاجل چُرائیں اور ہتھیلی پر سرسوں جمائیں پولیس کے جال میں کم پھنستے ہیں ٭

۵ - پولیس اپنا سا منہ لے کر خالی ہاتھ جا چکی ہے - بیگم جان اور حسن علی اس رسوائی اور جگ ہنسائی پر بہت بر افروختہ ہیں - اور کہتے ہیں کہ ہماری ناک کٹ گئی - ہم لوگوں میں مُنہ دکھانے کے قابل نہیں رہے - تلاشی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شریفوں کے گھر کی کبھی نہیں ہوتی۔ یہ صرف لُفّوں۔ پُنچّوں۔ شہدوں اور اُٹھائی گیروں کا حصّہ ہے۔ افسوس اس فرزند ناہموار نے ہمیں کہیں کا نہ رکھا۔ سچ ہے نالائق اولاد سے سانپ بہتر ہے۔ دیانت جیسے ماں باپ کے بیجا لاڈ نے سر چڑھا دیا تھا۔ پہلے ہی پولیس کی حرکت سے بد مزہ ہو رہا تھا۔ اسے کہاں تاب تھی کہ اندھے باپ کی زبان سے اپنی شان میں یہ ناشائستہ کلمے سُنتا۔ فوراً جامہ سے باہر ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں خون اُتر آیا۔ اُس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ بڑھ کر اندھے باپ کو گردن سے پکڑ لیا اور اس کے رخساروں پر دو تھپڑ اس زور سے مارے کہ دانتوں سے خون بہنے لگا۔ حسن علی کی اندھی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا۔

؎ کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

(خان احمد حسین خان)

سوالات

۱۔ حسین علی کا حالت نزع کا فوٹو اپنے الفاظ میں بیان کرو ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲- ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ:-

دریدہ-مسکی ہوئی-عالم الغیب-نظام عمل-معتوب-رعونت-نور حقیقت-گگرے-موتیا بند-میرا-کسوف مطلق-رشوت-گورو گھنٹال-پیرو مرشد-رقیق القلب +

۳- ذیل کے فقروں کی تشریح کرو:-

پھبتیاں کس رہی ہے + اپنے آپ کو پر شرخاب اور شلخ زعفران سمجھتا ہے + برعکس نہند نام زنگی کافور + دھاوت شرابی-کال جواری + بھیگی بلی بن جاتا ہے + جامہ سے باہر ہو گیا + راہ چلتے کی آنکھ سے کاجل چرانا + ہتھیلی پر سرسوں جمانا +

۴- سکرات کے عالم سے کیا مراد ہے +

۵- اس کہانی سے مصنّف نے کیا سبق پڑھایا ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کُشتی

کس چکا کاچھ کے نیئں جس دم
پھر ہوا سامنے بجا کر خم
مرزا نے دَھج بنا قدم گاڑا
لَونڈے کو ڈھاک پر چڑھا مارا
پنجے لینے کو مرزا نے کر ٹھاٹھ
کیا لونڈوں پہ ووں ہی دھوبی پاٹ
چاہیے تھا رانوں میں اُسے جکڑا
لونڈے نے دوڑ مانکھم پکڑا
کر کلائی رنگ دے بغل کے بیچ
کیا کیا اُس کو دکھائے اونچ اور نیچ
دھنس کے پٹھّوں میں پھر اُٹھا کے چٹ
کہا کہہ اب کے چت کروں یا پٹ
کشتی کا لونڈے کو پڑا جو مزا
کہا جو جس طرح سے تیری رضا
بولے مرزا بُرا نہ مانو گے
اپنا اُستاد مجھ کو جانو گے

سوؔدا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱- ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ اور اُن کی تشریح کرو :-
کاچھ - ٹھاٹھ - دھوبی پاٹھ - مالکھم *
۲- شاعر نے کشتی کی اعانت سے کس کس داؤپیچ کا نام لیا ہے ؟
۳- کلانزنگ کسے کہتے ہیں - صراحت کرو ؟

پلیگ یا طاعُون

طاعون بہت پرانا مرض ہے - یہ وہی بلا ہے - جو بنی اسرائیل کے زمانے میں مصر پر نازل ہوئی تھی - اور پھر ۶۳۹ء میں شام و مصر و عراق میں اُس نے ہنگامۂ محشر برپا کر دیا تھا - یہ خوفناک متعدّی مرض ہندوستان میں قریباً چونتیس سال سے پھیلا ہوُا ہے - یہ وبا ہانگ کانگ واقعہ ملک چین سے ۱۸۹۶ء میں بمبئی میں آئی اور وہاں سے تمام ہندوستان میں پھیل گئی - ہر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سال اس سے لاکھوں جانوں کا نقصان ہوتا ہے
اس کے کیڑے - غذا - پانی - تنفس یا جلد بدن
کے راستہ داخل ہو کر خون میں شامل ہو جاتے
ہیں +

۲- ڈاکٹروں نے یہ فیصلہ دیا ہے - کہ چوہوں
سے یہ مرض پھیلا ہے - چوہے ذکی الحس ہیں -
اور مرطوب زمین کے اندر سوراخوں میں رہتے
ہیں - اس لئے جلد اس کا اثر قبول کر لیتے ہیں -
اور یا تو سوراخوں کے ہی اندر مر جاتے ہیں -
یا پھول کر باہر مرتے ہیں - ان سے یہ کیڑے
انسانوں میں آتے ہیں - پورا اثر انسانوں پر دو
دن سے لے کر آٹھ دن تک ہوتا ہے - اور جسم
انسانی اس کے حملے سے کم سے کم چھ گھنٹے بعد
زیادہ سے زیادہ پندرہ دن تک متاثر رہتا
ہے - یہ مرض پرندوں اور حیوانوں کو بھی نہیں
چھوڑتا - یہ مرض چوہے پیدا نہیں کرتے - بلکہ
اسے پھیلاتے ہیں - اس لئے چوہوں کو بطور
حفظ ما تقدم مرواتے ہیں - طاعونی پسو جو طاعون
زدہ چوہوں پر رہتے ہیں - اس مرض کا باعث
ہیں +

۳- اگر کسی مکان میں چوہوں کی کثرت ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور وہ وہاں سے یکایک غائب ہو جائیں۔ تو سمجھ لو۔ کہ طاعون کی آمد ہے۔ سب سے بہتر تدبیر اس مرض سے بچنے کی یہ ہے۔ کہ آبادی سے باہر کھلی اور اونچی جگہ پر مقام کیا جائے۔ کھانے پینے کی اشیا طاعون زدہ مقام سے نہ منگائی جائیں۔ صفائی کا خاص اہتمام رہے۔ اگر مکان چھوڑنا ناممکن ہو۔ تو اُسے ڈس انفکٹ کرایا جائے۔ ننگے پاؤں پھرنا خطرناک ہے۔ طاعونی پسّو ننگے پاؤں پر چڑھ کر کاٹتے ہیں۔ گندھک۔ لوبان۔ گوگل یا نیم کے پتّوں کی دُھونی دی جائے۔ فنائل موری۔ پاخانہ غسل خانہ میں برابر استعمال ہو۔ مکان کا وہ حصّہ جس میں نمی رہتی ہو یا روشنی کا گُذر نہ ہو قطعی چھوڑ دینا چاہیئے +

۴۔ طاعون کئی طرح سے ہوتا ہے۔ کبھی کان کے پیچھے یا ران کی جڑ میں یا بغل کے نیچے گلٹی نکلتی ہے۔ اس میں سوزش ہوتی ہے۔ اور پھر بخار ہو جاتا ہے۔ کبھی پہلے بخار ہوتا ہے پھر گلٹی نکلتی ہے۔ کبھی گلٹی نہیں نکلتی اور بخار ہوتا ہے۔ کبھی نمونیا کی طرح سینے میں درد ہو کر بخار آنے لگتا ہے۔ کبھی دستوں کے ساتھ بخار ہو جاتا ہے۔ جس میں گلٹی نکلے اُسے بیوبانک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور جس میں نمونیا ہو جائے اُسے نیومانک پلیگ کہتے ہیں۔ آخر الذکر نہایت مہلک ہے۔ اگر مکان میں کوئی شخص مبتلائے طاعون ہو جائے۔ تو اس کمرے میں تندرست آدمیوں کی آمد و رفت نہ ہونی چاہیئے۔ صرف دو ایک ہوشیار آدمی تیمار داری کے لئے رہیں۔ مریض کے استعمال کی کل چیزیں علیحدہ کر دو۔ تیمار دار مریض کو دوا لگا کر یا پلا کر فوراً کار بالک یا مرکری سوپ سے ہاتھ دھووے۔ روزانہ نہا کر لباس تبدیل کرتا رہے۔ خوف و ہراس کو پاس نہ آنے دے۔ اگر مریض اچھا ہو جائے۔ تو وہ فوراً دوسری جگہ جہاں آب و ہوا عمدہ ہو چلا جائے اُس کے تمام کپڑے جو حالت مرض میں استعمال کئے گئے تھے۔ جلا دو۔ دھات یا چینی یا شیشے کے برتن اچھی طرح صاف کروا کے علیحدہ رکھوا دو۔ مریض کا کمرہ ڈس انفکٹ کرنے کے بعد مقفل کر دو۔ اگر کسی مریض کے ہاں تیمار داری یا عیادت کے لئے جاؤ۔ تو موزے اور جوتے پہنے رہو۔ ہاتھ اور مونہہ پر کار بالک آئل یا روغن زیتون مل کر جاؤ۔ واپس آؤ تو جوڑا کپڑے بدل ڈالو۔ کار بالک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صابن مل کر نہاؤ۔ اور فوراً کپڑے دھونے کو دے دو۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایک کونے میں رکھ کر اُن پر فنائل چھڑک دو۔

۵۔ اس مرض سے بچنے کے لئے سب سے بہتر چیز جو اس وقت تک مفید قرار دی گئی ہے۔ وہ طاعونی ٹیکہ ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں۔ کہ ٹیکہ کرانے والے اس مرض میں مبتلا نہیں ہوتے۔ اگر کسی کو ہو بھی جائے۔ تو مرض خفیف ہوتا ہے۔ ٹیکہ بیشک مفید معلوم ہوتا ہے۔ مگر اس میں چند احتیاطوں کی سخت ضرورت ہے۔ مثلاً ایسے وقت ٹیکہ لگوانا چاہیئے۔ جبکہ وبا کے پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ کمزور آدمی اور چھوٹے بچے حاملہ عورتیں اور جو لوگ امراض دماغ۔ امراض دل۔ امراض گردہ۔ امراض شُش میں مبتلا ہوں اُنہیں ٹیکا ہرگز نہ لگاؤ۔ اور عین اُس وقت جبکہ طاعون آبادی میں اچھی طرح پھیل گیا ہو یا زوروں پر ہو ٹیکا مت لگاؤ۔ ٹیکہ لگانے کے بعد اگر حرارت ہو جائے تو پریشان نہ ہو۔ معمولی دافع حرارت ادویات استعمال کرو۔ جہاں تک ہو سکے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قبض سے بچو۔جسمانی اور دماغی محنت سے پرہیز کرو۔ غذا ہلکی اور زود ہضم۔ مثلاً دودھ اور شوربہ۔آش جو۔ساگو دانہ۔ اراروٹ وغیرہ استعمال کرو۔سب سے بہتر علاج یہ ہے۔کہ وبائی مقام سے آمد و رفت کا سلسلہ منقطع کر دو +

سوالات

١۔ طاعون کی علامتیں بیان کرو۔یہ مرض کیسے پھیلتا ہے؟

٢۔ طاعون سے بچنے کی کیا کیا تدبیریں کرنی چاہئیں؟

٣۔ ٹیکا کس حالت میں منع ہے؟

٤۔ ذیل کے الفاظ کی تشریح کرو:۔
بنی اسرائیل ۔ تنفّس ۔جلد بدن۔حفظ ما تقدّم بیو بانک ۔ نیو مانک +

٥۔ طاعون کا بہترین علاج کیا ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مثالِ زندگی

تارا فلک سے جیسے گرے کوئی ٹوٹ کر
اور گرتے ہی نظر سے ہو غائب زمین پر
یا جیسے گرم سُرعت پرواز ہو عقاب
یا موسمِ بہار کا اُٹھتا ہوُا شباب
یا جیسے گل پہ صبح کو شبنم ہو قطرہ ریز
یا جیسے باد تند ہو طوفان موج خیز
یا جیسے سطح آب پہ اُبھرے کوئی حباب
یُوں ہی بشر ہے دہر میں تصویرِ انقلاب
آیا اِدھر نسیم کا جھونکا اُدھر نہ تھا
پانی میں بلبلا اِدھر اُبھرا اُدھر نہ تھا
شبنم اُڑی نظر جو پڑی آفتاب کی
پرواز تھی نہ چشم زدن میں عقاب کی
آئی خزاں تو موسمِ گل کا نشاں نہ تھا
تارا گرا تو گر کے تجلّی فشاں نہ تھا
آئی قضا نمودِ وجودِ بشر نہ تھی
تھی اِک طلسمِ ہستی بودِ بشر نہ تھی

(رشاد- بجواڑبہ)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱- آسمان سے جب تارا ٹوٹتا ہے۔ تو معلّم لوگ کیا خیال کرتے ہیں۔ کیا اُن کا وہم درست ہے؟

۲- طلسم سے کیا مراد ہے۔ انسانی ہستی کو اس سے کیوں نسبت دی گئی ہے؟

۳- پروانہ عقاب میں کیا خصوصیت ہے؟

۴- اس شعر کا مطلب بیان کرو؟

شبنم اڑی نظر جو پڑی آفتاب کی
پروانہ تھی نہ چشم زدن میں عقاب کی

بچّوں میں دلیری

کچھ عرصہ ہوا کہ گورنمنٹ برٹش کولمبیا نے ہمارے شاہنشاہ کی جانب سے بہادری کے دو تمغے اس ملک کے دو بچّوں کو عطا کئے تھے۔ ان بچّوں کی غیر معمولی دلیری کے حالات مندرجہ ذیل پڑھ کر امید ہے آپ محظوظ ہونگے:-

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان میں ایک لڑکی ڈورین عمر میں گیارہ سال تھی۔ جو لارڈ ایشبرنہم کی پوتی تھی۔ اور دوسرا انیتھنی عمر میں آٹھ سال مسٹر خاور کا لڑکا تھا ۲۳۔ دسمبر ۱۹۲۲ء کی دوپہر کے وقت قصر ایشبرنہم واقعہ جزیرہ وینکورسے یہ دونو بچے اپنی سواری کے یابوؤں کی تلاش میں نکلے وہ محل سے آدھے میل کے فاصلے پر چراگاہ میں چر رہے تھے۔ یہ فاصلہ قریب طے کر چکے تھے۔ کہ راستہ کے موڑ پر یکایک اُنہوں نے دیکھا کہ ایک چیتا اُن سے تین گز کے فاصلہ پر لیٹا ہؤا ہے۔ چیتا فورًا غرّانے لگا۔ اور قبل اس کے کہ یہ بچّے بھاگ سکیں۔ ان پر جھپٹا اور لڑکی کو اوندھا گرا کر اس کی پیٹھ کے کپڑے پھاڑنے لگا۔ انیتھنی پکارا کہ تم چپ چاپ لیٹی رہو اور گھبراؤ نہیں۔ میں تمہارے چھڑانے کی تدبیر کر رہا ہوں۔ چیتے کے پیچھے ایک اُونچا ٹیلا تھا۔ اس پر چڑھ کر وہاں سے چیتے کی پیٹھ پر انیتھنی کود پڑا اور اس طرح اُس پر سوار ہؤا۔ کہ اُس کے بوجھ سے چیتا ایک طرف کو جھک کر لیٹ گیا اور یہ موقعہ پا کر ڈورین کھڑی ہو گئی۔ اب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چیتا کھسیانا ہو کر غرّانے لگا - تو ان بچّوں نے اپنے پاؤں کی لگاموں سے جو اُن کے ہاتھوں میں تھیں - اس پر حملہ کیا - چند منٹ تک اس طرح لڑائی جاری رہی - تو چیتے نے لپک کر انیتھنی کے منہ پر ایک طمانچہ ایسے زور سے مارا - کہ انیتھنی اوندھا گر پڑا اب چیتے نے جھپٹ کر اُس کو دبا لیا - اور اپنے پنجے سے اُس کے سر کے بال اور کھال نوچنے لگا - باوجود اس مصیبت میں گرفتار ہونے کے اس دلیر بچّے نے ڈورین سے پُکار کر کہا - کہ تم بھاگ جاؤ - ڈورین اگر چاہتی تو اس موقعہ پر بھاگ کر اپنی جان بچا سکتی تھی - اور اسی طرح چیتا جب ڈورین پر جھپٹا تھا - تو انیتھنی بھاگ کر بچ سکتا تھا - مگر اپنی حفاظت کا خیال دونوں میں سے ایک کو بھی نہ آیا - اپنے ساتھی کو بچانے کے لئے اب ڈورین نے چیتے کو لگام اور گھونسوں سے مارنا شروع کیا - مگر جب اُس نے دیکھا کہ ان کا اس پر کچھ اثر نہیں ہوتا اور انیتھنی کا کام تمام ہوا جاتا ہے - تو اُس نے نہایت دلیری سے اپنی بانہہ چیتے کے منہ میں ڈال دی - انیتھنی کے سر کی کھال چیتے نے بہت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سی اُدھیڑ دی تھی۔ مگر اب اُس نے مجبور ہو کر
انیتھنی کو چھوڑ دیا۔ ڈورین نے قریب پہنچ
کر دیکھا۔ تو چیتے کی ایک آنکھ پھوٹی ہوئی تھی۔
دوسری کو اب ڈورین نے دوسرے ہاتھ کے
ناخن سے پھوڑنا شروع کیا۔ چیتے نے آنکھ کی
تکلیف کے باعث ڈورین کی بانہہ چھوڑ دی
مگر اب اُس کی آتش غضب اور تیز ہو گئی۔
اور وہ پھر ان دونو پر حملہ کرنے کو کھڑا
ہو گیا۔ چیتا اگرچہ بالکل اندھا نہیں ہؤا تھا۔ مگر
اب اس کو غالباً دھندلا نظر آتا تھا۔ دوسرے
وہ اپنی آنکھ کی تکلیف سے مجبور تھا۔
اس لئے اب وہ بچوں کو چھوڑ کر چلا گیا۔
انیتھنی اور ڈورین دونو کی حالت اب خطرناک
تھی۔ انیتھنی کے جسم سے بہت سا خون نکل گیا
تھا۔ اور اُس کے زخم سخت تکلیف دہ تھے۔ اس
کے سر کی کھال لٹکنے لگی تھی۔ اور اس کی پیٹھ
اور چھرے کو چیتے نے اپنے پنجہ سے بُری طرح
زخمی کیا تھا۔ بمشکل تمام لوگ ان بچوں کو گھر
لائے اور ڈاکٹر کو بلایا۔ تو اُس نے بارہ جگہ
انیتھنی کے جسم پر ٹانکے لگائے۔ ڈورین کی
بانہہ بھی زخمی تھی۔ وہ تو چند روز میں اچھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو گئی۔ لیکن انیتھنی کئی ہفتہ تک ہسپتال میں رہا۔ ان پنجوں کی مرہم پٹی کے بعد لوگ چیتے کی تلاش میں نکلے۔ تو دیکھا کہ جہاں ان پنجوں کو اس نے زخمی کیا تھا۔ اسی مقام پر کھڑا ہوا ان زخموں کا خون چاٹ رہا ہے۔ فوراً گولی سے مار دیا گیا۔ پیمائش کی گئی تو اس کا طول ناک سے لے کر دم کی نوک تک ٹھیک دو گز اندر ہونے دو فٹ تھا ٭ شیبانی

سوالات

۱- دلیری کے کیا معنے ہیں؟

۲- چیتا کس قسم کا جانور ہے۔ اس کا حلیہ بیان کرو؟

۳- ذیل کے الفاظ اپنے فقروں میں استعمال کرو:-

طمانچہ - کھال - پھوڑنا - جھپٹنا - اوندھا - دُم - زخم ٭

۴- چیتے یا شیر یا بلی کی آواز کو جب وہ غصہ میں ہو- کیا کہتے ہیں؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معیارِ تعلقات

یار بھی دُنیا میں ہیں اغیار بھی
گُل بھی ہیں زیبِ گلستاں خار بھی
حسن افروزِ بہارِ زندگی
رونقِ لیل و نہارِ زندگی
کوئی لیکن رازدانِ دل نہیں
شمع روشن ہے مگر محفل نہیں
جس کو ہو احساس کیفیّاتِ دل
جس کا دل ہو مرکزِ جذباتِ دل
اہلِ دل اِس طرح کا کوئی نہیں
صاحبِ صدق وصفا کوئی نہیں
مدّعی دوستداری ہیں بہت
پختہ مغزِ رسمِ یاری ہیں بہت
بعض معروفِ دل آزاری بھی ہیں
خواستگارِ ذلت وخواری بھی ہیں
میری نظروں میں یہ دونو ایک ہیں
نیک۔ بد ہیں یعنی اور بد نیک ہیں
کیونکہ مقصد کا توافق ان میں ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک پنہانی تعلّق ان میں ہے
مستقر اغراض ہیں جذبات میں
الفت و نفرت ہیں محسوسات میں
جس قدر یک رنگیٔ اغراض ہے
یعنے ہم آہنگیٔ اغراض ہے
ہے اُسی نسبت سے باہم ارتباط
کچھ زیادہ ہے نہ ہے کم ارتباط
کیوں نہ پھر سب سے کنارا کیجئے
ترکِ این و آں گوارا کیجئے
یہ خصوصیات فرضی چھوڑ کر
تار و پودِ مکر و فن کو توڑ کر
پیکر نا آشنا بن جائیے
ہستیٔ بے مدّعا بن جائیے
(ارشد تھانوی)

سوالات

۱- شاعر نے دوستوں کو کس سے تشبیہ دی ہے- اور غیروں کو کس سے اور کیوں؟

۲- ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ :-

تار و پود - پیکر - این و آں - ارتباط -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہفتہ مغز ۔

۳- کیفیات دل و جذبات دل کی تشریح کرو ۔

۴- اس شعر کو حل کرو ؂

مستتر اغراض ہیں جذبات میں
اُلفت و نفرت ہیں محسوسات میں

کابلی والا (۱)

(ٹیگور کی کہانی کا ترجمہ)

میری بیٹی منی پانچ برس کی تھی - ہر گھڑی کچھ نہ کچھ بولتی رہتی تھی - اپنی زندگی میں شاید وہ ایک منٹ بھی خاموش نہ بیٹھی ہو - اس کی ماں تو اس سے بہت دق رہا کرتی - مگر میں اُس سے بہت خوش رہتا تھا - منی کا چپ رہنا خلافِ عادت تھا - اور ہم دونو کی بات چیت بہت پر لطف اور بھلی معلوم ہوتی تھی ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک روز کا واقعہ ہے۔ کہ میں اپنے ناول کے سترھویں باب میں مشغول تھا۔ کہ منی بکایک میرے کمرے میں آگئی۔ اور اپنے ہاتھ کو میرے ہاتھ پر رکھ کر لگی بولنے۔ ہلو پتا! رام دیال دربا کوآکوکو وا کیوں کہتا ہے۔ کیا کچھ جانتا بوجھتا بھی ہے یا نہیں؟ میں ابھی کچھ کہنا چاہتا تھا۔ کہ وہ فوراً دوسری بات پر آگئی۔ اور ایک طفلانہ سادگی کے ساتھ پھر پوچھنے لگی۔ اچھا بابا! بھولا تو کہتا ہے۔ کہ بادل میں ایک ہاتھی ہے اور جب وہ سونڈ سے پانی پھینکتا ہے۔ تو پانی برستا ہے۔ یہ کیسے؟ میں اس کا جواب دینے ہی کو تھا کہ وہ فوراً دوسرا سوال لے دوڑی اور لگی پوچھنے۔ بتائیے کہ اماں آپ کی کون ہوتی ہیں؟

اس پر میں بولا "منی جاؤ۔ جا کر بھولا کے ساتھ کھیلو۔ میں کام کر رہا ہوں"

میرا کمرہ سڑک کے سامنے تھا۔ منی میرے پاس بیٹھی بیٹھی آہستہ آہستہ اپنا باجا بجا رہی تھی۔ اس وقت میں اپنے ناول کے اس حصہ میں مشغول تھا۔ جس میں ہیرو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پرتاب سنگھ کنچنٹلا ہیروائن کو پکڑے محل کے تیسرے درجے سے بھاگ جانے والا تھا - کہ بجائے یک تھیل چھوڑ کر دروازے کی طرف کابلی والا کابلی والا چلاتی ہوئی دوڑی - دیکھتا ہوں تو در اصل ایک کابلی میلے کچیلے کپڑے پہنے کندھے پر ایک بڑا تھیلا لادے اور ہاتھوں میں انگور کے بکس لئے سڑک پر جا رہا ہے - اِس دیو زاد انسان کو دیکھ کر منی کا کیا حال تھا - کہہ نہیں سکتا مگر وہ لگاتار اور زور زور سے پکارتی رہی - مجھے خوف تھا - کہ اگر وہ اِدھر آیا - تو میرا سترھواں باب ختم نہیں ہو سکتا - اِتنے میں اِدھر مُڑا اور اِس بچی کو ایک انداز سے دیکھنے لگا - بچی اُس کو دیکھ کر سہم گئی - اور بھاگ کر اماں سے جا لپٹی - اس کی ماں تو یہ سمجھی - کہ اس شخص کے تھیلے میں منی جیسی کئی ننھے ننھے بچیاں بند ہیں - اتنے میں وہ شخص دروازے سے اندر آیا - سلام کیا اور مسکرا کر بیٹھ گیا - کچھ چیزیں مَیں نے خریدیں اور اُس کے بعد امیر عبد الرحمٰن روسیوں - انگریزوں اور سرحدی معاملات کے متعلق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گفتگو ہوتی رہی۔ جب جانے لگا تو اس نے
پُوچھا۔ کہ وہ چھوٹی لڑکی کہاں ہے۔ مُنّی کا
خوف دُور کرنے کے لئے مَیں نے اس کو بُلایا
وہ آئی اور میری کُرسی کے پاس ہی کھڑی
کھڑی کابلی اور اُس کے تھیلے کو غور سے
دیکھتی رہی۔ کابلی نے بچّی کو اخروٹ اور کشمش
دی +

ایک روز صبح کا وقت تھا۔ مَیں کہیں باہر
جا رہا تھا۔ کہ مُنّی کو دروازے کے پاس اس کابلی
کے ساتھ ہنستے بولتے پایا۔ اس کی ساڑھی
کا ایک کونہ بادام اور کشمش سے بھرا ہوا
تھا۔ مَیں نے کہا تم نے ناحق یہ سب کچھ دیا
بعدہٗ مَیں نے اُس کو ایک اٹھنّی دی۔ اس
نے بغیر پس و پیش کے لے لی۔ مگر اس نے
وہ مُنّی کو دے دی۔ اس کی ماں اٹھنّی
کو دیکھتے ہی پوچھنے لگی۔ کہ یہ کہاں سے ملی ہے؟
مُنّی خوش ہو کر بولی۔ کہ مجھے تو کابلی نے
دی ہے۔ اس کی ماں یہ سُن کر بہت رنجیدہ
ہوئی اور لڑکی کو سرزنش کرنے کے خیال
سے اُٹھی۔ لیکن میں نے اس وقت وہاں پہنچ
کر بیچ بچاؤ کر دیا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اب تو دونو بہت دوست ہو گئے تھے۔کابلی نے بچی کے خوف کو بادام اور اخروٹ وغیرہ دے دے کر دُور کر دیا تھا۔ دونو آپس میں خوب کھیلتے تھے۔ ایسا بھی ہوتا۔کہ منی اس کی قوی ہیکل صورت کو دیکھتی۔ اور دیکھ کر کِھل کِھلا کر ہنس پڑتی اور پُوچھنے لگتی۔کابلی! اے کابلی! تمہارے اس تھیلے میں کیا ہے؟ اس پر کابلی اپنی خاص آواز میں جواب دیتا بچا! تم جانتا نہیں۔اِس میں ہاتھی ہے! ایک سن رسیدہ مرد سے اس بچی کی گفتگو بہت ہی دلفریب معلوم ہوتی تھی۔ دونو میں بہت پُر لُطف باتیں ہوا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ کابلی نے پُوچھا ننھی بچی! اپنے سُسر کے ہاں کب جاؤ گی؟ وہ سمجھ نہ سکی۔کہ سُسرے کے کیا معنی ہیں۔ اس نے خود یہی پوچھا تم کب جاؤ گے؟

کابلی تو خوب جانتے ہیں۔کہ سسرے کا گھر ذو معنی لفظ ہے۔یعنی سسرے کا گھر اور جیل خانہ دونو ہم معنی ہیں۔ اس پر کابلی نے پولیس کے کسی نا معلوم سپاہی پر گھونسہ اٹھایا۔اور غضبناک آواز سے بولا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"ہم اپنا سسر کو مار ڈالے گا۔ منّی اِس حرکت پر ہنسی اور خوب ہنسی۔ اِس کے ساتھ کابلی بھی ہنسنے لگا۔

خزاں کا زمانہ تھا۔ صبح صادق کے وقت، جبکہ میں کلکتہ کے ایک گوشہ میں پڑا تھا۔ میرے دماغ کا مسافر تمام دنیا کی سیر کر رہا تھا۔ غیر ممالک کے نام سنتے ہی میرا دل اِسی طرف لگ جاتا۔ اور جب کسی اجنبی کو سڑکوں پر آتا جاتا دیکھتا تو میں اس قدر محو ہو جاتا کہ وہاں کے پہاڑوں کی پر فضا کیفیت وادیوں اور گھاٹیوں کا دل کش نظارہ گھنے جنگلوں اور اُن میں غریبوں کے جھونپڑوں کے نقشے کچھ ایسے ایک ایک کرکے میری نظروں کے آگے آموجود ہوتے کہ میں از خود رفتہ ہو جاتا جب کبھی وہ کابلی موجود ہوتا۔ تو وہاں کے پہاڑوں کی اونچی اونچی چوٹیاں یا چھوٹی اور تنگ گھاٹیاں میری نظروں کے سامنے آجاتیں اور ایسا معلوم ہوتا کہ میں اپنی آنکھوں سے اونٹوں کی لمبی لمبی قطاروں کو اسباب سے لدے ہوئے اور ان کے سوداگروں کو اونچی پگڑیاں باندھے دیکھ رہا ہوں۔ چنانچہ انہیں سب خیالات میں بعض وقت الجھا رہا کرتا۔ کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منّی کی ماں مجھے کہتی کہ اس آدمی سے ہوشیار رہو۔

منّی کی ماں فطرتاً ڈرپوک واقع ہوئی تھی۔ سڑک پر جب کبھی غل و فساد سنتی۔ تو فوراً گھبرا اٹھتی کہ چور آئے ہیں۔ یا کہ شرابی غل مچا رہے ہیں۔ غرض یہ کہ اس قسم کی باتیں وہ ہمیشہ بکا کرتی اور سن رسیدہ ہونے کے باوجود ہر بات پر سہم جاتی۔ خوف زدہ ہو جاتی۔ اور یہی وجہ تھی کہ وہ بیچارے کابلی سے ہمیشہ بد ظن رہا کرتی۔ میں بعض مرتبہ اس کے ان فضول خیالات پر ہنستا۔ وہ اس بات پر نہایت سنجیدگی سے پوچھنے لگتی کہ "کیا کابلی کبھی بچوں کو بھگا نہیں لے گئے ہیں" کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ کابل میں اب تک غلامی کی رسم جاری ہے؟ اور کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ دیو ہیکل آدمی اس ننھی سی جان کو لے بھاگے؟ میں نے کہا۔ کہ یہ ناممکن نہیں۔ مگر پھر بھی بالکل بعید از قیاس ہے لیکن وہ مطمئن نہ ہوتی۔ غرض میں نے کابلی کی آمد و رفت میں تعرض نہ کیا۔ وہ برابر اسی طرح آتا رہتا اس کا معمول تھا۔ کہ سال بھر بعد جنوری میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنے وطن کابل کو جاتا اور پھر آسامیوں سے روپیہ وصول کرنے واپس آ جاتا - صبح کا وقت تھا - آٹھ بجے ہونگے - موسم بہت خنک تھا آفتاب کی خوبصورت سنہری کرنیں میرے کمرے کو جس میں میں کاپیوں کی تصحیح میں مشغول تھا آ رہی تھیں - لوگ اپنے کام پر جا رہے تھے کہ میں نے سڑک پر شور و غل سُنا - اور پھر دیکھتا ہوں کہ کابلی دو پولیس والوں کے درمیان جا رہا ہے - اور اس کے پیچھے پیچھے لڑکوں کا ایک گروہ ہے - اس کے کپڑوں پر جا بجا خون کے دھبّے ہیں اور پولیس کے ہاتھ میں ایک چاقو ہے - میں دوڑ کر اس مجمع کے پاس گیا اور واقع کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس کابلی کا کسی کے ذمّے کچھ باقی تھا - اُس نے بقایا دینے سے انکار کیا - اس لئے دونو میں لڑائی ہوئی - اور کابلی نے غصّہ میں چاقو مار دیا - کابلی اس وقت غضبناک تھا - چہرے کا رنگ بدلا ہوُا تھا - اور پولیس کو بہت بُرا بھلا کہہ رہا تھا - کہ اتنے میں منّی آ پہنچی - اور اسی طرح کابلی کابلی پکارنے لگی - رحمن (کابلی کا نام تھا) کے جسم میں حسرت کی لہر دوڑ گئی - خوشی سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چہرہ چمکنے لگا۔ اس وقت کابلی کے پاس کوئی تھیلا تھا نہیں۔ کہ منی اس سے ہاتھی کے متعلق باتیں کرتی۔ وہ لگی بولو چھنے۔ کہ کیا اپنے سسرے کے گھر جا رہے ہو؟ وہ ہنسا اور ہنس کر بولا! ہاں بچی وہیں جا رہا ہوں۔ یہ کہہ کر اس کا چہرہ آتش غضب سے بھڑک اٹھا ہتھکڑی بھرے ہاتھوں کو پکڑ کر بولا افسوس اگر میرے ہاتھ جکڑے نہ ہوتے۔ تو میں ان پرانے سسرال کی خبر لیتا۔ پر کیا کروں مجبور ہوں۔ عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ اور قاتلانہ حملہ کے جرم میں چند سال کی قید کی سزا ملی +

سوالات

۱- اس کہانی کا عنوان "کابلی والا" کیا قواعد کے رُو سے صحیح ہے۔ اگر غلط ہے تو کوئی صورت اس کے جواز کی ہے؟

۲- روسی کون لوگ ہیں۔ ان کا کچھ حال بتاؤ؟

۳- اخروٹ کہاں پیدا ہوتے ہیں۔ کشمش کیسے بنتی ہے؟

۴- کابلی والا کس شکل کا انسان تھا۔ اُس کا حُلیہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیان کرو ۔

۵ - پولیس نے کابلی والہ کو کیوں گرفتار کیا ۔
۶ - منّی اور کابلی والا کی گفتگو اپنے الفاظ میں لکھو ۔

دنیا کی چیزوں میں خدا کی قدرت

(ترجمہ از ولیم کوپر)

ہر ایک چیز میں ہے ایک ذاتِ پاک کا نور
اُسی کی قدرت و صنعت کا ہے جہاں میں ظہور
وہی خدا ہے نہیں ہے کوئی شریک اُس کا
اُسی کا دشت و بیاباں میں ہے چمن پھولا
گذر ہے پیک نظر کا بھی جس جگہ دشوار
بسا کہ پھولوں سے وہ بن بنا دیا گلزار
یہ شاہدان گل و غنچہ ۔ سبزہ و گلزار
کہ جن سے چہرۂ قدرت پہ ہے یہ حسن و بہار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسی نے کتمِ عدم سے کیا انہیں موجود
وہی ہے خلق کا مالک وہی ہے اک معبود
صفوفِ غنچۂ گل میں ہے انتظام اس کا
فصولِ سال دوراں میں ہے نظام اُس کا
وہ ڈالتا ہے نشانِ حدود ضبط خزاں
نہیں ہے جس سے تجاوز ہو بال بھر امکاں
وہ اعتدال پہ لاتا ہے حدّتِ گرما
وہ کند کرتا ہے دندانِ شدّتِ سرما
کیا شگوفوں کو جس بے نظیر صنعت سے
غلاف برگ میں محفوظ جملہ آفت سے
ابھی یہ گل کھلا نہ جورِ خزاں سے کملایا
کہ اور پھولوں کا نقشِ شگفتگی کھینچا
ہزار جان سے قربانِ صانعِ یکتا
بیان اُس کے کمالوں کا ہو نہیں سکتا
شگوفہ و گل و شاخ اور برگ و بار شجر
اک اتنے بیج میں ہیں بھر دئے منوں جوہر
اسی کی قدرت کامل ہے سب میں جلوہ نما
وہ مالک اور ہر اک ذی حیات کی ہے بقا
فقط نتیجۂ صنعت کا نام ہے دنیا
اور اُس کی علّتِ اولیٰ ہے ذاتِ پاکِ خدا
وہ ایک روح مجرّد ہے لوث جسم سے پاک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسی کا حکم ہے نافذ سمک سے تا بہ سماک
کہ رنگِ گل یہ نزاکت یہ دلرُبا صورت
اُسی کے سب ہیں سراسر کرشمۂ صنعت
عذارِ گل پہ کوئی نقش و خط و خال نہیں
کہ رُشحۂ قلم صنع ذوالجلال نہیں
پیارے رنگ دئیے بھینی بھینی بو بخشی
بہارِ حسن و لطافت سے آبرو بخشی
اُسی نے پھولوں کو دی شکلہائے گوناگوں
کہ جن سے روئے زمیں ہے تمام بوقلموں
خوشا نصیب جو ہر دم ہے محوِ یادِ خدا
اسی کی خلوت و جلوت میں ہے دھیان رہتا
مشامِ جاں میں اگر اُس کے بوئے گل آئی
زبان نے اُس کی اگر لذّتِ ثمر پائی
تو اُس کے سینے میں اک جوشِ معرفت اُٹھا
وفورِ عشق الٰہی کا دل میں زور ہوا
جہاں میں شے جو کوئی شان و حسن کی دیکھی
نظر درشتیِ تنا ور پڑا کہ دوب ہری
سیر نباتہ جھکایا نہ کچھ خلاف کیا
زباں سے ہستیِ صانع کا اعتراف کیا

مولوی سید احمد کبیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱ - پہلے نظر کی تشریح کرو ۔
۲ - فصول سال کا کیا مطلب ہے ؟
۳ - اس شعر کو حل کرو ۔

وہ اعتدال پہ لاتا ہے حدّتِ گرما
وہ کند کرتا ہے دندانِ شدتِ سرما

۴ - شاعر کے الفاظ میں پنج کے جوہر بیان کرو ۔
۵ - اس نظم کا خلاصہ نثر میں بیان کرکے خدا کی قدرت کی صراحت کرو ۔
۶ - ذیل کے الفاظ کی اگر جمع ہیں تو واحد اور اگر واحد ہیں تو جمع بتاؤ :-
صفوف - فصول - شگوفہ - شاہد - حدود ۔
۷ - ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ :-
مجرد - لوث - سمک - سماک - کتم عدم ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیضہ

کالرا یعنی ہیضہ ایک متعدی اور مہلک مرض ہے۔ یہ صرف پانی کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے اکثر قحط سالی اور فصل کے تغیّرات کے باعث یہ وبا پھیل جاتی ہے۔ اس کے کیڑے جنہیں "کوما بیسی لس" کہتے ہیں۔ غذا اور پانی کے ذریعہ جسم انسان میں زہر پھیلاتے ہیں۔ اور اس میں بھی وہی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ جو بعض قسم کے زہروں سے ہوتی ہیں۔ اس وبا کی رفتار عجیب ہے۔ کبھی ایک جگہ چھوڑ کر بہت فاصلہ پر نمودار ہوتی ہے۔ کبھی بالکل ہی قریب جگہوں میں محدود رہتی ہے۔ کبھی ایک محلہ میں نمودار ہو کر دوسرے محلہ میں جاتی ہے۔ تو پہلے محلہ میں اُس کا زور کم ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ پھر وہیں عود کر آتی ہے ۔

۲۔ ہیضہ کی علامات یہ ہیں۔ تشنج۔ جسم کا سرد پڑ جانا۔ حرارت غریزی کا کم ہونا۔ نبض کا ساقط یا کمزور ہو جانا۔ اس مرض میں آنکھیں بیٹھ جاتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں - قے اور دست آنے لگتے ہیں - بصارت کم ہو جاتی ہے - آواز بدل جاتی ہے - ہاتھ پاؤں کی جلد میں شکن پڑ جاتے ہیں - پیشاب بند ہو جاتا ہے پیدا نہیں ہوتا - اور جب دست آتے ہیں - تو چاول کی پیچ جیسے +

۳ - ڈاکٹر کہتے ہیں - کہ ہیضہ کے چار درجے ہیں پہلے درجہ میں اکثر کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی لیکن انسان سست کاہل اور بے چین رہتا ہے درد سر اور دوران سر لاحق ہوتے ہیں - کانوں میں شائیں شائیں ہوتی ہے - فم معدہ میں گرانی محسوس ہوتی ہے - اور درد کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے - بلا درد دست آتے ہیں اور چہرے کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے +

دوسرے درجہ میں جی مالش کرتا ہے - اور شدت سے استفراغ ہوتا ہے - دست مروڑ کے ساتھ آتے ہیں - پیاس بہت لگتی ہے - لیکن پانی پیتے ہی قے ہو جاتی ہے - اکثر ہاتھ پاؤں اور شکم کے عضلات میں تشنج واقع ہوتا ہے - بند بند درد کرتا ہے +

تیسرے درجہ میں خراب علامتیں شروع ہو جاتی ہیں - چاول کی پیچ جیسے پتلے پتلے دست آتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں۔ جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ نبض رک جاتی ہے
پسینہ کثرت سے آتا ہے۔ بدن نیلا پڑ جاتا ہے
سُنائی نہیں دیتا۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ شکل
بھیانک ہو جاتی ہے۔ پیاس کے ساتھ خشکی
کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ دھڑکن بے چینی اور بے
قراری زیادہ ہوتی ہے۔ ناخن نیلگوں ہو جاتے
ہیں۔ غنودگی اور نشہ کی سی بیہوشی طاری رہتی
ہے۔ جسم کی حرارت ۹۰ یا ۹۷ درجہ سے زیادہ نہیں
ہوتی۔ اس حالت میں اگر مریض ۲۴ گھنٹوں میں
نہ مرے۔ تو صحت کی امید ہونے لگتی ہے۔
چوتھے درجہ میں مریض رو بصحت ہونے لگتا
ہے۔ جسم کی حرارت رفتہ رفتہ بڑھتی ہے۔ چہرہ
پر سُرخی نمودار ہو جاتی ہے۔ دوران خون تیز
ہونے لگتا ہے۔ پیشاب کھل کر آ جاتا ہے۔ دستوں
کی رنگت بدل جاتی ہے۔ لیکن جب تک پیشاب
کھل کر نہ آئے طبیعت کے پلٹ جانے کا اندیشہ
رہتا ہے۔

۴۔ ہیضہ کے دستوں کی شناخت یہ ہے۔ کہ
ان میں پانی کا جزو زیادہ ہوتا ہے۔ تھوڑی
بہت ایک چیز دانہ دار اور ایک چیز ریشہ دار
صفرا کے ساتھ موجود ہوتی ہے۔ اور نمک کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اجزا نیادہ ❖

ہیضہ کے ایام میں پانی اور مکانات کی صفائی کا بہت خیال رکھو۔ تنگ مکان میں لوگوں کا ہجوم نہ ہو۔ فنائل اور دافع عفونت ادویات کو برابر موریوں اور پاخانوں میں ڈلواتے رہو مکھیاں ہیضہ کے جراثیم اپنے پیروں اور پروں پر لے جاتی ہیں۔ دودھ۔ گھی۔ مٹھائی اور تمام کھانے ان سے بچاتے رہو۔ کنوئیں میں پرمنگنیٹ آف پوٹاش ضرور ڈلواؤ۔ سرکہ۔ پیاز۔ پودینہ کا استعمال مفید ہے۔ اپنے پاس کافور رکھو۔ گھر میں گندھک لوبان۔ گوگل۔ برگ نیم روز سلگاؤ۔ وبا کے دنوں میں تیز مسہل نہ لو۔ نہ ایسی دوا یا غذا کھاؤ جس سے قے اور دست ہونے کا اندیشہ ہو۔ ان ایام میں کھیرا اور ککڑی۔ خربوزہ۔ تربوز اور بد ہضمی پیدا کرنے والی ترکاریاں استعمال نہ کرو ❖

ہیضہ کے دنوں میں خالی معدہ نہ رہنا چاہئے اگر جی متلانے لگے۔ تو فوراً کوئی چٹنی برگ پودینہ اور اناردانہ کی چاٹو یا لیمو تراش کر اُس پر نمک چھڑک کر چوسو۔ ان ایام میں مشہور پیٹنٹ دوائیاں مثلاً کلوروڈین۔ امرت دھارا۔ عرق کافور گھر میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موجود رکھنی چاہئیں - دوسرے تیسرے پانچ گرین کونین فائدہ بخش ہے +

سوالات

۱ - ہیضہ کی علامتیں بیان کرو +
۲ - ڈاکٹر اس مرض کے چار درجے بتاتے ہیں۔ اُن کی تشریح کرو +
۳ - ہیضہ کے ایام میں کیا کیا احتیاط لازم ہے +
۴ - اِس مرض میں کون سی پیٹنٹ دوائیاں استعمال ہوتی ہیں ؟
۵ - ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ :-
استفراغ - تشنج - ساقط - حرارت غریزی - غنودگی عَود +
۶ - پرمنگنیٹ آف پوٹاش کس کام آتا ہے ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مینا بازار

ترکستان میں دستور ہے - کہ ہفتے میں دو دفعہ یا ایک دفعہ ہر شہر میں اور اکثر دیہات میں بازار لگتے ہیں - اُس آبادی کے اور اکثر پانچ پانچ چھ چھ کوس کے آس پاس کے لوگ پچھلی رات سے گھروں سے نکلتے ہیں - اور دن نکلتے مقام پر آ کر جمع ہوتے ہیں عورتیں برقعے سروں پر نقابیں مُنہ پر ڈالے ہوئے ابریشم - سوت ٹوپیاں - رومال - پھلکاری اپنی دستکاری - یا ضرورت کی ماری جو کچھ ہو بیچنے کو لاتی ہیں - مرد ہر قسم کے پیشہ ور اپنی اپنی جنس سے بازار کو سجا دیتے ہیں - مرغی اور انڈے سے لے کر گراں بہا گھوڑوں تک اور گزی گاڑھے سے لے کر قیمتی قالین تک میوہ جات سے لے کر اقسام غلہ بھُس اور گھانس تک - تیل - گھی - مسگری نجاری - لُہاری کے کام - یہاں تک کہ مٹی کے باسن تک سب موجود ہوتے ہیں - اور دو پہر میں سب بک جاتے ہیں - اکثر لین دین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تبادلے ہیں ہوتے ہیں۔ بادشاہ نیک آئین نے اسے اصلاح و تہذیب کے ساتھ رونق دی۔ آئین اکبری میں لکھا ہے۔ کہ ہر مہینے معمولی بازار کے تیسرے دن قلعہ میں زنانہ بازار لگتا تھا۔ غالباً یہ امر آئین میں داخل ہوگا۔ عمل اس پر کبھی کبھی ہوتا ہوگا۔

جب جشن کے آداب و آئین شان و شکوہ میں اپنے خزانے خالی کر بیٹھتے۔ اور زیبائش اور آرائش کی بھی ساری دستکاری خرچ ہو چکتی تو ان ایوانوں میں جو در حقیقت ایجاد اور عقل و شعور کے بازار تھے۔ زنانہ ہو جاتا وہاں محل کی بیگمات آتی تھیں۔ کہ ذرا ان کی آنکھیں کھلیں اور سلیقے کی آنکھوں میں سگھڑاپے کا سرمہ لگائیں۔ امرا و شرفاء کی بیبیوں کو بھی اجازت تھی۔ جو چاہے آئے اور تماشا دیکھے۔ دکانوں پر تمام عورتیں بیٹھ جاتی تھیں۔ سوداگری اور سودا زیادہ تر زنانہ رکھا جاتا تھا۔ خواجہ سرا۔ قلماقنیاں۔ اردہ بیگنیاں اسلحہ جنگ سجے۔ انتظام کے گھوڑے دوڑاتی پھرتی تھیں۔ عورتیں ہی پہروں پر ہوتی تھیں۔ مالیوں کی جگہ مالنیں چمن آرائی کرتی تھیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس کا نام خوش روز تھا۔نیک نیت بادشاہ آپ
بھی آتا تھا۔ اور اپنی رعیت کی بہو بیٹیوں
کو دیکھ کر ایسا خوش ہوتا تھا۔ کہ ماں باپ
بھی اتنا ہی خوش ہوتے ہونگے۔جہاں مناسب
جگہ دیکھتے تھے بیٹھ جاتے تھے۔ بادشاہ بیگم۔
بہنیں۔بیٹیاں پاس بیٹھتی تھیں۔امرا کی بیبیاں
سلام کرتیں۔نذریں دیتیں۔ بچوں کو سامنے حاضر
کرتیں۔اُن کی نسبتیں حضور میں قرار پاتی تھیں
اور حقیقت میں یہ بھی آئین سلطنت کا ایک
جز تھا۔کیونکہ یہی لوگ اجزاے سلطنت تھے
شطرنج کے مہروں کی طرح باہم تعلق رکھتے
تھے۔ اور آپس میں ایک ایک کا زور ایک
ایک کو پہنچ رہا تھا۔ان کی باہمی محبت و
عداوت۔ اتفاق و اختلاف اور ذاتی نفع نقصان
کے اثر بادشاہ کے کار و بار پر پہنچتے تھے۔
ان کی نسبتوں کے معاملے خواہ اس جشن پر
خواہ کسی اور موقع پر ایک مبارک تماشا دکھاتے
تھے۔کبھی دو امیروں میں ایسا بگاڑ ہوتا تھا۔کہ
دونو یا ایک ان میں سے راضی نہ ہوتا تھا۔
اور بادشاہ چاہتے تھے۔کہ ان میں بگاڑ نہ رہے
بلکہ اتحاد ہو جائے۔اس کا یہی علاج تھا۔کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دونو گھر ایک ہو جائیں۔ جب وہ کسی طرح نہ مانتے تو بادشاہ کہتے تھے۔ کہ اچھا یہ لڑکا یا لڑکی ہماری۔ تمہیں اس سے کچھ کام نہیں۔ وہ یا اُس کی بی بی ناز خانہ داری سے کہتے۔ حضور! لونڈی بھی اس بچے سے دست بردار آخر حضور ہی کے لیئے پالا تھا۔ محنت بھر پائی باپ کہتا۔ کرامات! بہت مبارک۔ مگر خانہ زاد کو اب اس سے کچھ واسطہ نہیں۔ غلام حق سے ادا ہوا۔ بادشاہ کہتے۔ بہت خوب۔ ہم نے بھی وصول پایا۔ کبھی بیگم بیاہ کا ذمہ لے لیتیں۔ کبھی بادشاہ لے لیتے اور شادی کا سر انجام اس طرح ہوتا۔ کہ ماں باپ سے بھی نہ ہو سکتا۔

سوالات

۱۔ مینا بازار کی تعریف کرو۔

۲۔ مینا بازار کی تصویر اپنے الفاظ میں بیان کرو۔

۳۔ ذیل کے فقروں کا مطلب بیان کرو:۔
سلیقے کی آنکھوں میں سُگھڑاپے کا سُرمہ لگائیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مالیوں کی جگہ مالنیں چمن آرائی کرتیں +
اُن کی نسبتیں حضور میں قرار پاتی تھیں +
اِنتظام کے گھوڑے دوڑاتی تھیں +

۳۔ ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ :۔
شان وشکوہ۔ محلات کی خدمتگاریں۔ اردہ بیگمنیاں۔ ابریشم۔ پھلکاری +

کابلی والہ (۲)

ٹیگور کی ایک کہانی کا ترجمہ

زمانہ گردشیں کرتا رہا۔ موسم بدلے فصلیں ختم ہوئیں۔ اب کسی کو یاد نہیں کہ کابلی تھا کون۔ میں بھی اپنے قیام گاہ پر اپنے کام میں مشغول رہا۔ اور اِس کابلی کا جو قید خانہ کی اندھیری کوٹھڑی میں میعاد کے دن پورے کر رہا تھا۔ خیال تک نہ آیا۔ میں تو میں منی بھی اپنے پُرانے دوست کو بھول گئی۔ اب اس کو نئی سہیلیوں سے واسطہ پڑا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اب وہ جوان ہو چلی تھی۔ اور اپنی ہمجولیوں میں رہا کرتی تھی +

راتیں آئیں دن آئے مہینے گزرے اور برس کٹے۔ پھر وہی جاڑے کا موسم آیا۔ منی کے بیاہ کا سامان ہو چکا تھا۔ پوجا کی تعطیلوں میں شادی ہونے والی تھی۔ اور اب وہ غمناک وقت قریب تھا۔ جبکہ میرے گھر کی نور اور ماں باپ کے دل کی سرور ہمیشہ کے لئے گھر چھوڑنے والی تھی +

صبح کا وقت تھا۔ آفتاب عالمتاب پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ پانی برس کر کھل چکا تھا۔ ہوا میں غیر معمولی طور پر خنکی تھی۔ آفتاب عالمتاب کی سنہری کرنیں کلکتہ کے مکانات پر پڑ رہی تھیں۔ اور ہر گھر سنہرا نظر آ رہا تھا۔ اسی روز منی بیاہی جانے والی تھی۔ اور آج صبح ہی سے باجے کی آواز آ رہی تھی۔ اور آواز کے ساتھ ساتھ میرا دل بھی بے قرار و مضطر ہو رہا تھا۔ اور اندر ہی اندر تڑپ رہا تھا۔ جدائی کے غم کو بھیرویں کا درد انگیز راگ اور بڑھا رہا تھا۔ صبح ہی سے گھر میں چہل پہل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا غیر معمولی نظارہ تھا۔ شامیانہ کھڑا کیا جا رہا تھا۔ ہر کمرے اور صحن میں جھاڑ بتی لگائے جا رہے تھے۔ ہر طرف سرگرمی اور جوش کا عالم تھا۔ مَیں اس وقت اپنے کمرہ میں اپنے ناول کے پلاٹ پر نظر ثانی کر رہا تھا۔ کہ ایک شخص کمرہ میں آ کر سلام کر کے خاموش کھڑا ہو گیا +

ناظرین! یہ وہی عبدالرحمٰن تھا۔ پہلی نظر میں تو مَیں پہچان نہ سکا۔ کیونکہ اس دفعہ نہ تو اُس کے پاس تھیلا تھا۔ نہ لانبے لانبے بال تھے۔ اور نہ وہ پہلے کی سی شہ زوری وہ مسکرایا اور مَیں فوراً جان گیا۔ مَیں نے پُوچھا رحمٰن کب آئے؟

اُس نے جواب دیا گذشتہ شب کو قید سے رہا ہوا۔ یہ سُنتے ہی میرے کان کھڑے ہو گئے مَیں اپنی زندگی میں کبھی ایسے شخص سے نہ بولا تھا۔ جس نے کبھی کسی کو زخمی کیا ہو میرا دل یہ سُن کر بیچین ہو گیا۔ کیونکہ میری دلی خواہش یہ تھی کہ وہ نہ آتا۔ مَیں نے اُس کو کہا۔ مَیں شادی بیاہ کے کام میں مصروف ہُوں۔ دم مارنے کی فرصت نہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہتر ہوگا۔ کسی دوسرے روز آؤ۔ یہ سنتے ہی وہ فوراً جانے کے لئے مُڑا۔ مگر دروازہ کے پاس جا کر ٹھٹھکا۔ اور پوچھا۔ ذرا میں اُس چھوٹی بچی کو دیکھ سکتا ہوں۔ اس کا خیال تھا۔ کہ منی اب بھی وہی منی ہے ۔ اور اُس کو منی اب بھی "کابلی والا" "کابلی والا" پکارتی معلوم ہوتی تھی۔ وہ سمجھتا تھا۔ کہ پہلے کی طرح اب بھی وہ دونو ہنسے کھیلیں گے چنانچہ اپنی قدیم ہجولی کے لئے آج بھی وہ انگور اور کشمش کاغذ میں لپیٹ کر لایا تھا۔ میں نے اُس کے سوال کا جواب وہی دیا۔ اس کا چہرہ اُداس ہو گیا۔ میری طرف اُس نے مایوسانہ نگاہ ڈالی سلام کیا اور چلا گیا مجھے اُس کا ذرا غم ہوا۔ اور پکارنے ہی کو تھا۔ کہ وہ خود واپس آیا۔ یہ چند ناچیز تحفے اپنی چھوٹی بچی کے لئے لایا تھا۔ اس کو دے دیجئے گا +

میں نے اُن چیزوں کو بخوشی لے لیا۔ اور کچھ دینے ہی کو تھا۔ کہ اُس نے ہاتھ پکڑ کر کہا۔ جناب آپ بڑے مہربان ہیں۔ میری تمنا صرف اتنی ہے۔ کہ آپ مجھے یاد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا کریں۔ مجھے روپیہ پیسہ کی ضرورت نہیں
آپ کی بیٹی جیسی وطن میں میری بھی بیٹی
ہے۔جب مجھے یاد آتی ہے۔ تو میں اُسی کے
لئے یہ سب کچھ لاتا ہوں۔مجھے نفع سے
مُطلق غرض نہیں۔اِس کے بعد اُس نے
اپنی جھولی میں ہاتھ دے کر کاغذ کا ایک
چھوٹا سا میلا کچیلا ٹکڑا نکالا۔ اور بڑی احتیاط
سے کھولا۔ اور کھول کر میری میز پر رکھ
دیا۔ آہ! یہ تو کسی چھوٹی لڑکی کے ہاتھ
کا نشان تھا۔کوئی تصویر نہ تھی۔ کوئی
نقشہ نہ تھا۔اس کاغذ پر دو ہزار کوس
دُور رہنے والی ایک لڑکی کے روشنائی
بھرے ہاتھوں کا ایک دھبہ تھا۔ وہ ہمیشہ
اپنی پیاری بیٹی کے نشان کو دل سے چپٹائے
رہتا۔میری آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔
مَیں بھول گیا۔کہ وہ بیچارہ ایک غریب میوہ
فروش کابلی ہے۔اور میں ...... لیکن کیا میں
اِس سے کچھ بڑھ کر تھا۔ وہ بھی کسی کا باپ
تھا۔اور میں بھی۔اس کی پاروتی کے نشان
کو دیکھ کر جو افغانستان کے پہاڑوں میں
رہتی تھی۔ مجھے میری منّی یاد پڑ گئی۔میں نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فوراً منی کو بلوا بھیجا۔ اُس کو وہاں سے آنے نہ دیا گیا۔ مگر میں نے کسی طرح بلوا ہی بھیجا وہ سُرخ ریشم کا شاہانہ جوڑا زیب تن کئے مانگ پر صندل کا ٹیکا لگائے آئی۔ شرم و حجاب سے وہ پسینہ پسینہ ہو گئی۔ کابلی نے جب یہ صورت دیکھی۔ تو اُس کو کچھ شبہ سا ہوا۔ وہ مسکرایا۔ بچی کیا اپنی سُسرال جا رہی ہو۔ منّی اب سُسر کے معنی سمجھی۔ مگر شرم اس کا جواب دینے سے مانع ہوئی۔ اس سوال پر وہ پریشان ہوئی اور اپنی حجاب آلودہ نگاہوں کو نیچی کرکے کھڑی رہی۔ آہ مجھے اس دن کی یاد غمگین بنائے دیتی ہے۔ جبکہ منی اور کابلی پہلی بار ملے وہ جب چلی گئی تو رحمن ایک آہ سرد کھینچ کر زمین پر بیٹھ گیا۔ اس کو یاد پڑا ہوگا۔ کہ میری بیٹی بھی جوان ہو گئی ہوگی۔ پھر شادی کے باجے بجنے شروع ہوئے ۔

موسم سرما کا آفتاب اپنی کرنیں دُنیا والوں پر ڈال رہا تھا۔ رحمن کلکتہ کے کسی محلّہ میں پڑا افغانستان کے پہاڑوں اور چٹیل میدانوں کو دیکھ رہا تھا۔ مَیں نے ایک نوٹ اس کو نکال کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیا۔ اور کہا رحمن! اپنے وطن جاؤ اور اپنی بچی سے جا ملو۔ خدا کرے تم دونوں کی ملاقات میری منی کے لئے نیک فال ثابت ہو۔ کابلی کو رقم دینے کے بعد مجھے شادی کے بہت غیر ضروری سامان میں تخفیف کرنی پڑی۔ میں نے بجلی کی روشنی اور فوجی باجے کو موقوف کرا دیا۔ اس سے گھر کی عورتوں کو ایک گونہ مایوسی ہوئی۔ مگر میرا تصور ایک دور دراز ملک میں وہ منظر دیکھ رہا تھا۔ جبکہ ایک اکلوتی بچی اپنے دور افتادہ باپ سے گلے مل ہو گی ؛

مسعود عظیم آبادی

سوالات

۱۔ کان کھڑے ہو گئے۔ کیا محاورہ ہے۔ اور کس موقعہ پر بولتے ہیں ؟

۲۔ پٹھان نے کیا چیز دکھائی۔ جس سے مصنف کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ مفصل بیان کرو ؟

۳۔ منی نے جب آخری بار کابلی والہ کو دیکھا۔ تو آخری اور پہلی ملاقاتوں میں کیا فرق تھا ؟

۴۔ اس کہانی کو اپنے الفاظ میں لکھو ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضابطۂ مجالسِ قانونی

ہندوستان کی نئی مجالس واضعان قوانین کے ضوابط کا مقابلہ انگلستان کی مجلس العوام (ہاؤس آف کامنس) اور مجلس اُمراء (ہاؤس آف لارڈس) کے ضوابط سے آج کل خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ ہندوستان کی جدید مجالس کے لئے جو قواعد و ضوابط وضع ہوئے ہیں اُن سے اخبار بین اصحاب واقف ہیں۔ اس مضمون میں انگلستان کی مجالس سے کے ضوابط کا فرق دِکھلایا جائے گا۔ انگلستان کی مجلس العوام نہایت قدیم ہے۔ اور اکثر ممالک کی مجلسیں اسی کے نمونہ پر قائم ہوئی ہیں۔ اُمّ المجالس (مدر آف پارلیمنٹ) کہلاتی ہے۔ اور اس خطاب کی مستحق ہے۔ انگلستان میں مجلس العوام کا پریزیڈنٹ اسپیکر کہلاتا ہے۔ اور اس کا انتخاب ممبران خود کرتے ہیں۔ اپنے زمانۂ ملازمت میں وہ ہر ایک پولٹیکل پارٹی سے بے تعلق رہتا ہے۔ اور اپنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عہدہ سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ جب وہ
ضعیف اور ناقابل کار ہو جاتا ہے۔ تو خود
مستعفی ہو جاتا ہے۔ مباحثہ میں اسپیکر کوئی
حصہ نہیں لیتا۔ اور جتنے ممبر مجلس العوام
میں تقریر کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اسپیکر کو مخاطب کرکے
تقریر کرتے ہیں۔ اِسی وجہ سے جب کوئی ممبر تقریر
کر رہا ہو۔ اُس کے اور اسپیکر کے بیچ میں سے
کِسی اور ممبر کا گزر جانا پرلے درجہ کی بد تمیزی
سمجھا جاتا ہے۔ مباحثہ ختم ہونے کے بعد معاملہ زیر
بحث کے متعلق اسپیکر کوئی رائے نہیں دیتا۔
البتہ جب تعداد آرائے جانبین برابر ہو
تو اِس حالت میں اسپیکر اپنی رائے بطور
قول فیصل ظاہر کرتا ہے +

دوران مباحثہ میں جب ایک سے زیادہ
ممبر بولنا چاہیں تو یہ فیصلہ اسپیکر کرتا ہے
کہ اُن میں سے پہلے کون تقریر کرے گا۔
اور منتخب شدہ ممبر کی طرف آنکھ کے اشارہ سے
اسپیکر اپنا انتخاب ظاہر کرتا ہے۔ اس نگاہِ
لطف کی امیدواری پر ممبران پارلیمنٹ میں
اکثر رقیبانہ اور حاسدانہ چشمک رہتی ہے۔
برخلاف اس کے مجلس الاعیان کے پریذیڈنٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لارڈ چانسلر کے انتخاب میں ممبران مجلس کو کوئی دخل نہیں۔ کیونکہ لارڈ چانسلر کیبنٹ کا ایک ممبر ہے۔ جس کو وزیر اعظم انگلستان اس عہدہ کے لئے نامزد کرتے ہیں۔ اور جب وزارت بدلتی ہے۔ تو اس کے ساتھ لارڈ چانسلر بھی بدل جاتا ہے۔ لارڈ چانسلر مجلس الاعیان کے مباحث میں اکثر حصہ لیتا ہے۔ دیگر ممبران تقریر کرتے وقت لارڈ چانسلر کو مخاطب نہیں کرتے۔ اِن کا روئے سخن جملہ ممبران کی جانب ہوتا ہے لارڈ چانسلر مثل دیگر ممبران کے رائے دیتے ہیں۔ اور بصورت مساوات آرا اُن کو دوسری یا فیصلہ کن رائے دینے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ جب کسی مسئلہ پر تعداد آرائے جانبین مساوی ہوتی ہے۔ تو قاعدہ یہ ہے۔ کہ اِس نئی تجویز کا فیصلہ ہمیشہ نفی میں ہوتا ہے ؛

اسپیکر کی تنخواہ پانچ ہزار پاؤنڈ اور لارڈ چانسلر کی تنخواہ دس ہزار پاؤنڈ سالانہ ہے۔ اِس سے بعض اوقات یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ لارڈ چانسلر کا عہدہ زیادہ منفعت خیز ہے مگر یہ در حقیقت صحیح نہیں۔ کیونکہ لارڈ چانسلر کا عہدہ محض عارضی ہے۔ اور صرف وزارت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے قیام تک قائم رہتا ہے - بخلاف اس کے اسپیکر کا عہدہ اس وقت تک قائم رہتا ہے - جب تک کہ وُہ خود مستعفی نہ ہو - اور مستعفی ہونے پر اسپیکر کو چار ہزار پاؤنڈ سالانہ پنشن اور پیریج (یعنی لارڈ کا خطاب) عطا ہونا لازمی ہے - ان مجالس کے ممبران کے متعلق بعض اور بھی ضوابط ہیں - مثلاً انگلستان اور اسکاٹ لینڈ کے لارڈ صرف مجلس الاعیان میں نشست کر سکتے ہیں - مگر آئر لینڈ کے لارڈس کو مجلس الاعیان کے علاوہ مجلس العوام میں بھی بیٹھنے کا اختیار ہے - جبکہ وہ آئر لینڈ کے باہر کسی گردہ یا شہر واقع انگلستان یا اسکاٹلینڈ کی جانب سے مجلس العوام کے واسطے منتخب کئے جاویں +

چرچ انگلستان کے پادریوں کو مجلس العوام میں بیٹھنے کا حق حاصل نہیں ہے - لیکن اُن کے علاوہ دیگر فرقوں کے پادری مجلس العوام کے ممبر منتخب کئے جاتے ہیں اور نہ صرف وہاں نشست کرتے ہیں بلکہ وزارت وغیرہ کے سرکاری عہدے بھی ان کو دئے جاتے ہیں - تعداد ممبران ہر دو مجالس میں تقریباً

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مساوی ہے - یعنی مجلس العوام میں (۶۷۰) اور مجلس الاعیان میں (۶۸۶) ممبر ہیں - کورم کے واسطے مجلس العوام میں ۴۰ اور مجلس الاعیان میں صرف ۳۰ ممبران کی موجودگی کافی ہے - ممبران مجلس الاعیان کو کافی معاوضہ نہیں دیا جاتا - مگر مجلس العوام کا ہر ایک ممبر ۴۰۰ پونڈ سالانہ تنخواہ پاتا ہے +

شیبانی

سوالات

۱- مجلس قانونی کی تعریف کرو +

۲- مجلس العوام اور مجلس الاعیان میں کیا فرق ہے - اور ہر دو مجالس کے ممبران کی تعداد کی حد کیا ہے ؟

۳- کورم سے کیا مراد ہے ؟

۴- پیرج کی تشریح کرو +

۵- اسپیکر کیا اصطلاح ہے - اور لارڈ چانسلر کا کیا عہدہ ہے - ان کو کیا تنخوا ہیں ملتی ہیں ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چیچک

چیچک کو انگریزی زبان میں "سمال پاکس" کہتے ہیں۔ یہ وبا کی صورت میں اکثر فصل ربیع میں نمودار ہوتی ہے۔ اور متعدی ہے۔ یہ زیادہ تر بچوں کی بیماری ہے اگر احتیاط نہ کی جائے تو ہزارہا بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور جو اس مرض میں گرفتار ہو کر بچ جاتے ہیں۔ ان میں ننانوے فی صدی بدشکل اور بدرو ہو جاتے ہیں۔ کوئی اندھا ہو جاتا ہے۔ کوئی کانڑا۔ کسی کا مُنہ قابل رفو ہو جاتا ہے۔ تو کسی کی جلد کھُردری ہو جاتی ہے۔ جو بچے گورے ہیں۔ وہ سانولے ہو جاتے ہیں +

۲۔ یہ مرض ایک بدبو دار مادے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ایک سے دوسرے کو لگ جاتا ہے۔ چیچک دو قسم کی ہے۔ ایک میں بڑا اور دوسرے میں چھوٹا دانہ نکلتا ہے +

جب چیچک جسے سیتلا بھی کہتے ہیں۔ نکلنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو ہوتی ہے - تو پہلے سردی لگ کر بخار ہوتا ہے - پھر درد سر - اعضا شکنی کی شکایت ہو جاتی ہے - زبان پر سفیدی نمودار ہوتی ہے - جی مالش کرتا ہے - قے ہوتی ہے - غنودگی رہتی ہے - بچہ اکثر چونک پڑتا ہے - آنکھوں سے پانی بہتا ہے - کبھی کبھی تشنج بھی ہونے لگتا ہے - تیسرے چوتھے دن کبھی کبھی ساتویں دن دانے نکل آتے ہیں - اس وقت پسینہ آتا ہے - بخار گھٹتا بڑھتا رہتا ہے - دانے نکلنے سے پہلے بدن اور چہرہ سُرخ ہو جاتا ہے - پھر رفتہ رفتہ تمام بدن دانوں سے بھر جاتا ہے - حلق میں تکلیف ہوتی ہے - آواز بدل جاتی ہے - اور لیسدار رطوبت نکلتی رہتی ہے - آنکھوں کے اندر بھی دانے نکلتے ہیں - پپوٹے پھول جاتے ہیں +

۳ - چیچک کا دانہ نکلتے وقت نوک دار ہوتا ہے - اس کی رطوبت بعد ازاں گاڑھی ہو جاتی ہے - اور جب دانہ مکمل ہو جاتا ہے - تو اُس کے درمیان ایک بھورے رنگ کا نقطہ دکھائی دیتا ہے - دانہ ٹوٹنے پر رطوبت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نکل جاتی ہے۔ اور پھر خشک ہو کر کھرنڈ بندھ جاتا ہے۔ تقریباً سترہ دن میں صحت ہونے لگتی ہے۔ کبھی اکیس دن بھی لگتے ہیں ایک قسم کی چیچک میں دانہ نکلتے ہی بخار کم ہو جاتا ہے۔ مگر آٹھویں دن اس کا شدت کا دورہ ہوتا ہے۔ اُس وقت نیند اُڑ جاتی ہے۔ بیقراری بڑھ جاتی ہے۔ نبض تیز ہو جاتی اور زبان پر بھورے رنگ کا میل معلوم ہوتا ہے۔ ہذیان اور قبض کی بھی شکایت رہتی ہے۔ پیشاب کم آتا ہے۔ اور اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ دانہ نکلنے سے پہلے اُس کی جگہ پر سوجن معلوم ہوتی ہے۔ کبھی وہ رطوبت جو دانوں میں ہوتی ہے۔ سیاہ سبزی مائل زہریلی اور تیز ہوتی ہے۔ جو اکثر قریب کے گوشت کو کھا جاتی ہے۔ اور آس پاس جہاں دانے نہ ہوں ورم پیدا کر دیتی ہے۔ اور ایک قسم کا اندرونی زخم جسے قرحہ کہتے ہیں ڈالتی ہے ایسی چیچک میں مریض کا چہرہ پھول جاتا ہے آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ مُنہ سے لعاب زیادہ نکلتا ہے۔ گلے سے غذا یا پانی کا اُترنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اگر خون کے دست آنے لگیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور ہونٹوں۔ اور دانتوں پر سیاہی اور خشکی ظاہر ہو تو سمجھو کہ مریض کا جاں بر ہونا دشوار ہے۔گیارہ دن ایسے مریض کے لئے نہایت دشوار ہوتے ہیں +

۴۔ٹیکہ (دکسی نیشن) چیچک کا علمی علاج ہے لیکن ٹیکا بچپن میں لگوانا چاہیئے۔اور ایسے موسم میں کہ مرض پیدا نہ ہوًا ہو۔چھ ہفتہ سے کم عمر کے بچے کو ٹیکہ نہیں لگوانا چاہیئے۔اور یہ دیکھنا ضروری ہے۔کہ ٹیکہ لگاتے وقت بچہ تندرست ہے۔اُس کے دانت نہیں نکلتے وہ کسی مرض میں مبتلا نہیں ہے۔دست نہیں آتے۔اُس کے بدن پر پھنسیاں اور خارش نہیں ہے +

احتیاط لازم ہے۔کہ ٹیکے کا مادہ جسے لمف کہتے ہیں۔تازہ اور اچھا ہو۔اور گائے کے تھنوں سے لیا گیا ہو۔ٹیکے سے پہلے نشتر کو کھولتے پانی میں ڈال کر صاف کر لینا چاہیئے اور نشتر لگی ہوئی جگہ کو ہر میلی جگہ سے بچانا چاہیئے +

معمولی چیچک کو ہنستی کھیلتی چیچک کہتے ہیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۵-چیچک میں مندرجہ ذیل احتیاطیں ضروری ہیں-مریض کو سرد ہوا سے بچانا چاہئیے-بدن کو ہمیشہ گرم کپڑے سے ڈھانکے رکھو-پیاس لگے تو عرق خاکسی اور ٹھنڈا پانی ایک ایک دو دو گھونٹ دو-خاکسی اور انجیر گرم کا بھپارہ بھی مفید ہے-اگر دانے بیٹھے ہوئے معلوم ہوں-تو برگ جھاؤ کی دھونی دو-چھوہارے گھس کر حسب برداشت مزاج شہد میں چٹاؤ-میلے کچیلے آدمی کو پاس نہ آنے دو-اور جو عورتیں غلیظ حالت میں ہوں وہ بھی قریب نہ آئیں-جب مریض رو بصحت ہو تو ناریل چبانا بھی مفید ہے ۔

سیتلا جب نکلی ہوئی ہو تو گوشت یا ایسی غذا جو قبض یا آنتوں میں خراش کرے مطلق نہ دیں-مونگ کی دال-مرمرے-خشکہ-ساگودانہ بہترین غذا ہے ۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ چیچک کے داغوں سے بچہ کا چہرہ بدنما نہ ہو تو بچہ کو اندھیرے میں رکھو-مکان کے دروازوں-روشن دانوں کھڑکیوں وغیرہ پر جہاں سے روشنی آتی ہے نیلے کانچ کا سایہ ہو-لیمپ کا گلوب اور چمنی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی نیلی ہو - چراغ پہ نیلا فانوس ہو - سرس کے پتوں کا بستر بھی مفید ہے - شروع میں بچہ کو سونے کا ورق اور منقی دو - دانوں کا سیاہ پڑ جانا خراب علامت ہے - فوراً ڈاکٹر سے مشورہ کرو - جن بچوں کی مائیں زمانۂ حمل میں ایسی چیزیں کھاتی ہیں جن میں اخلاط ردیہ اور سودائے محترقہ کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے - مثلاً گائے - بھینس - سور - نیل - سانبھر ہرن کا گوشت - اُڑد - مسور - ارہر کی دال - تیل - گڑ - میٹھا کدو - مولی - بینگن - میتھی کا ساگ - جھینگا وغیرہ ان کے بچوں کو شدید قسم کی چیچک نکلتی ہے - کیونکہ بچہ کی غذا ماں کی غذا میں شامل ہے ۔

سوالات

۱ - چیچک کی علامات بیان کرو ۔
۲ - چیچک کتنے قسم کی ہوتی ہے ؟
۳ - چیچک کا علاج کیا ہے اور اس میں کیا کیا احتیاط لازم ہے ؟
۴ - مریض چیچک کے لئے کیا غذا موزوں ہے ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۵- ماؤں کو جب بچہ پیٹ میں ہو- کن چیزوں سے پرہیز ضروری ہے؟

مصاحبت

از پنڈت رتن ناتھ سرشار مرحوم

ہمارے ندیم با فرہنگ - ہم سنگ دانایان فرنگ والا نژاد - فرخ نہاد - میاں آزاد کڑی کمان کے تیر کی طرح چل کھڑے ہوئے اور سیدھے ریل کے اسٹیشن پر پہنچے - لگے پلیٹ فارم پر چہل قدمی کرنے - پلک مارنے کی دیر ہوئی تھی - کہ سامنے سے نور کا بقعہ نظر آیا - چکا چوند کا عالم تھا - ان کے کان کھڑے ہوئے - کہ ایں گلِ دیگر شگفت ۔

اتنے میں دیکھتے کیا ہیں - کہ اغل بغل مشعل دستی روشن ادھر ادھر مصاحبین رُفقا خوشامد خورے لیمو نچوڑ سے بیچ میں ایک امیر کبیر رئیس ابنِ رئیس بڑے ٹھسے سے آ رہے ہیں ہٹو بچو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دور باش و ادب کی آواز بلند ہے۔ سب کے
پہلے اُس جھنڈ کی نظر میاں آزاد پر پڑی۔
جو ہے۔ انہیں کو گھور گھور کر دیکھ رہا ہے۔
یہ اس وقت وحشت میں جو آئے تو اور بھی
ڈبل چال چلنے لگے۔ رئیس کے مصاحبین سب
حاضر جواب تیز طبیعت زبان دراز فقرہ باز
ٹھٹھول۔ ضلع جگت میں طاق۔ پھبتی کہنے میں
مشاق۔ آوازہ کسنے میں شہرۂ آفاق تھے پھبتی
نہ کہیں تو ذہن کند ہو جائے۔ ایک نے
کہا۔ حضور دیکھئے گا۔ یہ فرنگی واللہ عقل کے
پُتلے ہیں۔ آسمان میں انہوں ہی نے تھگلی لگائی
ذری دیکھئے تو بے پٹری کے چھوٹا موٹا انجن
چبوترے پر چلا دیا۔ دوسرا بولا۔ خدا کی قسم کیا
لاگ ہے۔ تیسرے صاحب نے فرمایا خداوند یہ
چلتا پُرزہ ہے۔ چوتھے ماشاء اللہ! ذری اس
وحشت کو ملاحظہ فرمائیے گا۔ یہ اختباس بہ گرمی
اور آپ سیاہ بانات کا دگلا ڈانٹے گھوم رہے
ہیں۔ پانچواں۔ بادۂ انانیت کے نشے میں جھوم
رہے ہیں۔ چھٹا۔ یہ سر ہے یا ڈھیلے والا کدو
یہ توند ہے۔ یا بانگر مؤ کا تربوز۔ ساتواں۔ ماشا اللہ
کیا چہرۂ نورانی ہے ❊

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میاں آزاد نے دیکھا کہ پھبتیوں کا گراب ہی پڑنے لگا۔ جسے دیکھو نئی سناتا ہے۔ جو ہے وہ بناتا ہے۔ تو پھر پُرزے جھاڑ کر یہ بھی جواب ترکی بہ ترکی دینے پر آمادہ ہو گئے۔ جیسے ہی ایک مصاحب نے کہا۔ کہ ماشاء اللہ چہرۂ نورانی ہے۔ میاں آزاد تڑ سے بول اُٹھے واللہ اچھا غولِ بیابانی ہے۔ اب تک تو سیار اور سگ زاد برادر شغال ہی دور دور سے ہو ہو کیا کرتے تھے۔ اب برمہ راکس بھی اسٹیشن پر آنے لگے۔ میں تو اس روشنی ہی سے تاڑ گیا تھا۔ کہ غولِ بیابانی ہے ؛

مصاحب۔ اندھیرے میں بہت دُور کی سوجھی ؛

رفیق۔ اس کالی بانات کے دھکے سے مجھے دھوکا ہوا۔ کہ کسم کے کھیت سے بندیلا نکل آیا ؛

بیوپچھونڈہ۔ ع "سب صورت لنگور کی ذرا دُم کی کسر ہے"

میاں آزاد نے اس کا مصرع اولیٰ پڑھ دیا ع "لا حول ولا قوۃ یہ کون بشر ہے" ایک اور صاحب نے آگے بڑھ کر پوچھا۔ اسم نا مبارک۔ میاں آزاد نے کہا آپ کا مزاج پلپلہ؟ دوسرے نے قہقہ لگا کر کہا کس کھیت کے ہو؟ یہ بولے بھیڑئے کے بھاٹے سے کب نکلے بھئی؟ رئیس کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میاں آزاد کی باتیں ایسی بھائیں - کہ پاس بُلوا لیا - حضرت آپ اس وقت جو کمہ لڑ رہے تھے یہ آپ ہی کا کام ہے - میاں آزاد جُھک کر ایک فراشی سلام بجا لائے - رئیس با توقیر تو امیر کبیر تھے ہی - جس سے خوش ہوئے دم کے دم میں نہال کر دیا - فرمایا کہ آج سے آپ ہمارے ساتھ رہا کیجئے - خانۂ احسان آباد - بہت خوب ہمراہ رکاب ہوں - جہاں حضور کا پسینا گرے میں خون گراؤں - کوئی تیکھی چتون سے دیکھے تو آنکھیں پھوڑ ڈالوں - مصاحبوں کو میاں آزاد کا نوکر ہونا کانٹے کی طرح کھٹکا *

ایک - (دبے دانتوں) پیر و مُرشد - استخارہ تو دیکھ لیں - واجب آئے تو کیا مضائقہ *

دوسرا - (بل بڑھ کر) خدا وند - بے سمجھے بوجھے کیونکر یہ رکھ لئے گئے - خدا جانے چور ہیں - اُچکے ہیں - خونی ہیں - یہ ہیں کون بلا - اور یوں صورت سے تو مردِ آدمی سب ہی معلوم ہوتے ہیں - مگر کسی کے دل کا حال کیا معلوم

تیسرے - بیشک کیا چوٹوں کے سر پر دو سینگ ہوتے ہیں ؟

چوتھے - حضور والا! یہ ایک دفعہ جعلی دستاویز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنانے کی علّت میں ماخوذ ہو چکے ہیں +

پانچویں - اجی یہ تو برف بیچا کرتے ہیں - مگر واللہ اچھا نقشہ جمایا +

چھٹے - خداوند اُن کی چشمِ ارزق پر نظر ڈالیں - یہ عین دلیل طوطے چشمی کی ہے +

ساتویں - نا صاحب - ان کا یہاں کہاں ٹھکانا +

میاں آزاد سب کی ہانک سن کر بولے - پیر و مرشد - یہ سب چوٹٹے - اُٹھائی گیرے ہیں - جانبازوں میں بندہ درگاہ ہی ہیں - اچھا ایک کام یہ کیجئے - اسٹیشن پر کوئی کام بتا دیجئے - دیکھئے کون حسنِ لیاقت سے انجام دیتا ہے -

مصاحب - تو آپ تو ریل کے خاصیوں میں کام کر چکے ہیں - آپ سے اس میں کون بھڑے +

آزاد - اچھا حضور - عروض میں کچھ سوال و جواب ہوں - دیکھئے ان سب کا قافیہ تنگ کر دیتا ہوں یا نہیں +

اتنے میں ایک مصاحب نے جھلا کر کہا - ابے واہی ہوا ہے - ٹیں ٹیں لگائی ہے - کہیں میں ایک گدّا نہ دوں - حضور کو بھولا بھالا سادہ فزاج دیکھ کر بہت چل نکلا ہے - چل الگ ہٹ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پری رخوں ہی کی میں نے بھی آنکھیں دیکھی ہیں
میں ڈر نہ جاؤں گا آنکھیں دکھائیے نہ مجھے

میاں آزاد - یہ گیدڑ بھبکیاں! ایسے کیوں نہ ہو - شانِ خدا - آپ اور ہمیں گدّا دیں - سن او گاؤدی - ہم گدّا کھانے والے نہیں - کیا کہوں ایک رئیس کے مصاحبوں میں نہ ہوتا تو اسی دم گردن ناپتا - مگر کل تم کو ٹھیک بناؤں گا - اس میں ایک اور رفیق نے ڈپٹ کر کہا - آپ ہیں کس بھکوے رئیس کے مصاحب! میاں آزاد نے کہا - دیکھئے خداوند نعمت ایسے مصاحب ہیں حضور کے - ایک تو حضور کے سامنے گدّا دینے پر آمادہ ہیں - دوسرے پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑ گئے - تیسرے نے آپ کے دشمنوں کو بھکوا بنایا چوتھے صاحب نے فرمایا کہ ہمارے آقا بھولے سادے آدمی ہیں - اب کون نہیں جانتا - کہ بھولا اور سادہ اس زمانے میں گاؤدی - احمق - گھامڑ سے مراد ہے - لاحول ولا قوۃ - رئیس کو یہ کلمے ایسے برے معلوم ہوئے - کہ فوراً مصاحبوں کو للکارا - جس نے بھکوا کہا تھا وہ تو کھڑے کھڑے موقوف ہوا - کیوں بے نمک حرام یہ کیا بات چیت تھی - جس کا نمک کھائے اسی کو بھکوا بتائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ابھی موقوف۔ ان کو نکال دو۔ میاں آزاد نے
(بہت خوب پیرو مرشد) کہکر اُن کو تو اسٹیشن
کے باہر نکالا۔ اب اُن کی شامت آئی جو سلوہ
مزاج بناتے تھے۔ کیوں بے مردک ہم احمق
ہیں۔ بھولے ہیں۔ گدھے ہیں۔ ابھی دور ہو
سامنے سے۔ اگر ڈیوڑھی پر آیا تو رئیس نے
کہا ہی تھا۔ کہ میاں آزاد نے فقرا پورا کر دیا
(تو وہ بے بھاؤ کی پڑیگی بچہ کے سر پہ ایک
بال نہ رہے گا) رئیس نے پوچھا کوئی ہے؟
حاضر پیر و مرشد کہکر آزاد نے اُن کی بھی
گردن ناپی اور اسٹیشن سے بدر کیا۔ خبردار
جو ڈیوڑھی پر آیا تو تو جانے گا۔ اب اُن
حضرت کی باری آئی جو گُدّا دیتے تھے۔
ہاں جی کیا تم نے کہا تھا۔ ذرا پھر تو کہنا
گُدّا دو گے۔ میری طرف دیکھو۔ گُدّا دو گے
اللہ اللہ اب آپ اتنے ہو گئے۔ کہ جس کو
ہم نوکر رکھیں اُس کو آپ گُدّا دیں۔ ہٹ
سامنے سے *

سوالات

۱۔ ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ:۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ندیم - ہم سنگ - لیموں نچوڑ - والا نژاد - ٹھٹھول
دنگلا - بانات - گنڈا ۔

۲- ذیل کے فقروں کی تشریح کرو:-
بے بھاؤ کی پڑنے لگیں ۔ قافیہ تنگ کئے
دیتا ہوں ۔ چل نکلا ہے ۔ تجھے جھاڑ کے
پیچھے پڑ گئے ۔ کل ہم کو ٹھیک بناؤں گا ۔
طوطے چشمی کی دلیل ہے ۔ ابے واہی ہوا ہے ۔
۳- اُٹھائی گیرا کسے کہتے ہیں - اور نمک حرام کا
لفظ کس پر صادق آتا ہے؟
۴- گیدڑ بھبکیوں سے کیا مراد ہے؟

ملیریا

ملیریا ایک قسم کا زہریلا مادہ ہے - جو باعثِ
بخار ہو جاتا ہے - ملیریائی بخار کو موسمی تپ
کہتے ہیں - پہلے یہ خیال تھا - کہ ملیریا ان
ابخرات سے پیدا ہوتا ہے - جو بوجہ گرمی
نباتاتی اجزا کے سڑ جانے سے پیدا ہوتے
ہیں - لیکن اب ثابت ہو گیا - کہ اس زہر کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باعث ایک قسم کا مچھر ہے۔ جسے ملیریا کا مچھر کہتے ہیں۔ایک انسان کے بدن سے مچھروں کے ذریعہ سے یہ زہر دوسرے کے جسم میں پہنچتا ہے۔ایک ہفتہ تک یہ مادہ مچھر کے جسم میں پرورش پاتا ہے۔اور پھر جب مچھر کسی تندرست آدمی کو کاٹتا ہے۔تو وہ مادّہ اس میں سرایت کر جاتا ہے۔ہندوستان میں مئی سے لے کر اکتوبر تک اور نومبر دسمبر میں بھی ملیریا کا زور ہوتا ہے +

۲۔ملیریا بخار کئی قسم کا ہوتا ہے۔یہ ہر روز۔دوسرے دن۔تیسرے دن یا چوتھے دن لرزہ۔کپکپی اور درد سر کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔اور حرارت جسم بڑھنے لگتی ہے۔اور ایک سو تین درجے سے اوپر چلی جاتی ہے۔ پھر بعض عورتوں میں سرسامی اور بچّوں میں اکثر تشنج کی حالت نمودار ہوتی ہے۔جب بخار اُترنے لگتا ہے۔تو پسینہ آتا ہے۔ملیریا کے مچھر پانی میں انڈے دیتے ہیں۔اور اُسی میں مچھروں کے بچّے پلتے ہیں۔جہاں تک ہو سکے کھڑے پانی کے تالاب یا غلیظ پانی کے حوض آپ کے گھروں کے قریب نہ ہوں اور ماہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ستمبر سے اکتوبر تک حوض یا جھیل میں مٹی کا تیل ڈلواتے رہو۔تا کہ مچھروں کے انڈے ضائع ہو جائیں۔ ہفتہ وار مچھروں کے رہنے کے مقامات کا اپنے گھروں میں معائنہ کرتے رہو۔اگر کہیں پانی رُکا ہوا ہو تو وہاں صفائی کرا کر فنائل ڈلواؤ۔ ٹوٹی پھوٹی بوتلوں کو گھروں سے باہر پھنکوا دو۔اور خراب اور خالی بکس بھی اپنے مکانات میں نہ رکھو۔پانی پینے کے حوضوں کو بہت مناسب ہے کہ آہنی جالیوں سے ڈھانکا جائے۔تا کہ اُن میں مچھر نہ جا سکیں۔اگر کواڑوں میں آہنی جالیاں لگوا لی جائیں۔ تو ہوا بھی نہیں رُکتی۔اور مچھر بھی آنے نہیں پاتے +

۳- برسات میں مچھر کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ہزاروں کی تعداد میں انڈے دیتے ہیں۔ان ایّام میں حفاظت کی بڑی ضرورت ہے اس لئے لازم ہے کہ مسہریوں یعنے مچھر دانیوں اور بجلی کے پنکھوں کا استعمال ہو۔تا کہ رات کو مچھر تکلیف نہ دیں +

موسمی بخار میں جب سردی لگنے لگے۔تو گرم کپڑا اُڑھاؤ اور چائے یا گرم پانی یا میٹھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیموں پلاؤ اور ہوا سے بچاؤ - اور بستر کو گرم پانی کی بوتلوں سے گرم رکھو - جب گرمی کا درجہ آ جائے تو مفرح چیزیں استعمال کرو. پسینہ اگر نہ آئے - تو عرق اور ادویات دو مگر یہ خیال رہے - کہ پسینہ کے وقت جسم کو ہوا نہ لگے - بخار روکنے کے لئے کونین سے پہلے ہلکا مسہل ضروری ہے - چند اجابتوں کے بعد کونین شوق سے استعمال کرو - کونین ملیریا کے زہر کے لئے تریاق ہے - اور اس کے زہر کو نیست و نابود کر دیتی ہے ۔

بعض ڈاکٹروں کی تو اب یہ رائے ہے - کہ موسمی بخار میں بھی کونین دے دو - کونین دیتے ہوئے اس بات کا خیال رہے - کہ حاملہ عورت کو کونین سے اسقاط کا اندیشہ ہے - بعض آدمیوں کو کونین بالکل موافق نہیں - کونین کھانے سے ڈوہرے - بہرے ہو جاتے ہیں - اور کھجلی ہونے لگتی ہے - ایک پارسی عورت کونین کے استعمال سے ایسی بہری ہوئی - کہ لا علاج ہو گئی ۔

تجربہ سے معلوم ہوا - کہ یوکلپٹس کے درخت کے قریب مچھر نہیں آتا - اور زیتون کے تیل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ی خوشبو سے بھی بھاگتا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اگر ملیریا سے محفوظ رہنا ہے۔ تو صاف پانی پیو۔ عمدہ غذا استعمال کرو۔ خوش مزاج رہو۔ دستانے اور اونی موزے پہنو۔ رات کو مسہریوں میں آرام کرو۔ دن کو کونین کھاؤ۔ اور گندے پانی کے تالابوں میں مٹی کا تیل ڈلواتے رہو ۔

سوالات

۱۔ ملیریا کے متعلق زمانہ گزشتہ کے ڈاکٹروں کا کیا خیال تھا۔ اور اب کیا رائے ہے؟ کون سا خیال درست ہے؟

۲۔ ملیریا کا انسداد کس طرح ہو سکتا ہے؟

۳۔ موسمی بخار کی علامات بیان کرو۔ اور اسکا علاج بتاؤ ۔

۴۔ کونین کے استعمال میں کس قسم کی احتیاط مناسب ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رنج والم

از مولانا عبدالحلیم صاحب شرر لکھنوی

اے ہمصفیران ملک وجود! کہو تمہاری اتنی زندگی بے رنج و الم کا مزہ اُٹھائے ہی ختم ہو گئی۔ تم تو ابھی چند روز اور باغ ہستی کی ہوا کھاؤ گے۔ تم کو اپنی پوری عمر کا کیا حال معلوم۔ تم کیا جانو باقی عمر کیونکر گذرے گی۔ اس لئے تمہارا کیا اعتبار۔ دیکھو ہم ان لوگوں سے سارا حال پوچھ لیتے ہیں۔ جو زندگی کو کھو چکے اور اپنے دل دردمند کو لئے قبروں میں لیٹے ہوئے ہیں۔ اور اصل تو یہ ہے۔ کہ اُن سے بڑھ کر کوئی کیا جانے گا۔ ہائے جان دے کر یہ ہی تو ایک تجربہ ان لوگوں کو حاصل ہوا ہے۔ مدتوں دُنیا میں ٹھوکریں کھا کر بس اتنی ہی بات اُنہوں نے سیکھی ہے قبر کی بے فکری میں اگر کبھی کبھی دُنیا یاد آتی ہو گی۔ تو روز روز کا سوہان روح اور گھڑی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گھڑی کا غم و اندوہ آنکھوں میں پھر جاتا ہوگا +

اے یاران عدم! اب تمہارے ہوتے یہ معاملہ کس سے دریافت کرنے جائیں۔ پیاری زندگی تم اسی روزانہ مصیبت کی نذر کر چکے ہو۔ بہت بڑی دولت کھو کر تم نے سیکھا ہے۔ بتاؤ کہ جب تک دنیا میں تھے۔ کسی وقت بھی آرام سے بسر کرنے کا اتفاق ہوا تھا۔ یہ ساری ساٹھ ستر برس کی عمر جان کاہیوں ہی میں گزری۔ بھلا تمہیں کبھی ایسا دن بھی نصیب ہوا تھا۔ جس میں تم چین سے سوئے ہو۔ کوئی جشن عشرت پوری طرح مزے میں گذرا تھا۔ کسی بزم طرب میں بھی تم کو آخر تک وہی پہلی سی شادمانی رہی تھی۔ ہماری تو یہ رائے ہے۔ کہ ایک لمحہ بھی تم پر بے رنج و الم نہ گذرا ہوگا۔ آخر کچھ تو بتاؤ کہ ہماری تسکین ہو۔ دیکھو بڑی آرزو لگا کر آئے ہیں۔ یہ مسئلہ یہاں بھی نہ حل ہوا تو کچھ نہ ہوا +

خیر تم نہ بولو بھی تو کیا مضائقہ ہے۔ وہ تمہارا غضب کا سکوت اور بلا کی مایوسی کہے دیتی ہے۔ کہ کبھی سچی خوشی نصیب نہ ہوئی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تمہاری حسرت ناکی گواہ ہے۔گور غریباں کی سنسان
آبادی پکار رہی ہے۔کہ صورت ہمیں عالم میں
دوسرے سارا زمانہ جانتا ہے۔کہ انگوٹھی نیم رضا
تم سمجھ گئے کہ اس چپ چاپ سا رہنے پر
یہ بلا ٹل جائے گی۔بھلا کہیں ایسا ہو سکتا
ہے۔خلاصہ یہ کہ تمہارے ہاں آ کر بھی یہ
ہی معلوم ہؤا۔کہ دنیا بس رنج و الم کا گھر
ہے *

اب تو اس مسئلہ پر ہمیں یقین آگیا۔لاؤ
زمانہ بھر کو سمجھا دیں۔کہ دنیا کی ان دیگر
خوشیوں میں پھنس کر بُری گھڑی کو نہ
بھولیں۔گو بہ مستیٔ شبینہ میں خمار کا خیال
کسے گذرا ہے۔جو ہماری سرمغزی سے گذریگا۔
مگر ہمیں اپنا فرض ادا کر دینا چاہیئے۔اے
صاحبان! رخصت کی گھڑی سر پر کھڑی ہے
مزے میں آ کر ایسے نہ اِترا جاؤ۔اے رندانِ
خرابات! دیکھو پھر خمار بے چین کر دے گا۔
یوں سیاہ مستیوں کی نہ لو۔اے راحت طلبان
بزم عشرت زیادہ خوشیوں میں نہ آؤ۔تھوڑی
ہی دیر میں محفل گرم ہؤا چاہتی ہے۔اے
دل دادگان وطن! یہ نہ سمجھو کہ کبھی وطن کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آوارگان غریب کا ساتھ نہ دینا پڑے گا۔ بھول اس قدر مانوس عشرت ہوئے جاتے ہو۔ اے جلوہ افروزان تخت سلطنت! اتنی راحت طلبی اچھی نہیں۔ تمہارے تھوڑے دشمن نہیں ہیں۔ اے بدمستان دولت! ہوش میں آؤ۔ کون جانتا ہے۔ کہ زمانہ تم سے ہمیشہ ہی بنا رہیگا ❖

مگر افسوس جس طرح گور غریباں والوں نے دریافت کرتے وقت سانس تک نہ لیا تھا۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی آنکھ اٹھا کے نہ دیکھا۔ دنیا کی دل بستگیاں خدا جانے کیا بلا ہیں۔ کہ گو روز کسی نہ کسی صدمہ سے سابقہ پڑتا ہے۔ مگر پھر بھی متنبہ نہیں ہوتے۔ وہ اگلا جملہ سونے سے لکھنے کے قابل ہے۔ کہ بدمستیٔ شبینہ میں کبھی خمار یاد نہیں آتا ❖

دُنیا میں دو چیزیں ہیں۔ ایک راحت اور ایک رنج۔ ان دونوں میں ہمیشہ مقابلہ ہو رہا ہے۔ عقل و نفس کے دلچسپ مباحثے تو سبھی کو یاد ہونگے۔ مگر رنج و راحت کی روزانہ لڑائیاں بھی دیکھنے کے قابل ہیں۔ انسان میں دیکھو راحت اپنے زبردست مددگار جوانی کو بُلاتی ہے۔ اور رنج بُڑھاپے کو لاکر اُس کا مقابلہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرتا ہے۔ مگر یہ کس غضب کا نحیف الجثّہ بڈھا
ہے۔ کہ ہمیشہ جوانی پر غالب آ جاتا ہے۔ باغ
ہستی عام طور پر ایک عشرت کی بہار کا مزہ
اُٹھواتے اُٹھواتے کبھی خزاں کے ذریعہ سے
انتہائی افسردگی کا سامان دکھا دیتا ہے۔ مگر
راحت کچھ ایسی جلد بازی اور سرعت کو کام
میں لاتی ہے۔ کہ جب اُسے دیکھا ہے۔ پہلے
ہی آتے دیکھا ہے۔ اور غم آخر میں آ کر
ساری بزم عشرت کو درہم برہم کر دیتا ہے۔ اسی
لئے دیکھئے ہر کسی کا پیدا ہونا نمونۂ راحت
ہے۔ اور مرنا نمونۂ رنج۔ پوری خوشی سے
انسان کی ابتدا ہوتی ہے۔ اور دنیا کی چند
روزہ عمر راحت و غم کے اختلافات اور جنگ
و جدال کا زمانہ ہے۔ خوشی چاہتی ہے۔ کہ میں
اپنا وہی اگلا سا رنگ جمائے رہوں۔ اور رنج
کہتا ہے کہ باغ کی سیر اور یہ آرزو کبھی پوری
ہو سکتی ہے؟

لاکھ سنبھلنے کے ارادے ہوں۔ مگر جب میں بھی
سنبھلنے دوں۔ یہاں تک آخر کو اس لڑائی میں
رنج ہی کے ہاتھ میدان رہتا ہے۔ اور موت
نصیب ہوتی ہے۔ جو تمام خوشیوں کا خاتمہ ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور رنج ہی رنج رہجاتا ہے۔ پوری خوشی اُسی روز تھی جب پیدا ہوئے تھے۔ اور پورا رنج اُسی روز ہوگا جب مریں گے +

مگر کیا غم بالکل بُری ہی چیز ہے۔ اصل تو یُوں ہے۔ کہ ساری خوشی رنج ہی کی بدولت ہے۔ جس روز رنج دنیا سے اُٹھ جائے۔ اُسی روز خوشی کا خاتمہ ہے۔ قاعدہ یہ ہی ہے کہ کسی چیز کے ہونے کی جبھی آرزو ہوگی۔ جب نہ ہونے کا کھٹکا ہو۔ آفتاب کا چمکدار چہرہ اسی لئے بھلا معلوم ہوتا ہے کہ چار پہر اُس کے دیکھنے کو آنکھیں ترس جاتی ہیں۔ اسی لئے کہتے ہیں۔ کہ خوشی انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ جو مدتوں سرد مہرئ زمانہ کا مزہ اُٹھا چکے ہیں +

لوگ جو بچپن سے ناز و نعمت میں پلے ہیں۔ کیا جانیں کہ سچی راحت میں کیا مزہ ہے۔ یہ تو اُن ہی سے پُوچھئے جن کی بلاکشی میں گزری ہو۔ رنج رنج ہے تو خوشی سے۔ خوشی خوشی ہے تو رنج سے +

ہمارا مذہب ہے۔ کہ آدمی کبھی خوشی میں رنج کو نہ بھولے۔ اور رنج میں خوشی سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مایوس نہ ہو - دونو جوڑے برابر ہیں - مبتلایانِ غم سمجھ لیں کہ راحت کا جیسا مزہ اُن کو ملے گا کسی کو نہیں مل سکتا - سب کچھ سہی مگر کوئی یہ بلاکشی کہاں سے لائے گا - اور راحت کا لُطف ہے تو اسی کے بعد - غم فراموشاں بزم عشرت ڈرتے ہیں - کہ آگے چل کر جیسا غم نہیں جھیلنا پڑے گا - کسی نے کا ہے کو جھیلا ہوگا - ہزار آفتیں ہوں - مگر کسی نے ایسی راحت کا ہے کو اُٹھائی ہوگی - سب سے بڑا غم وہی ہے - جو عیش و عشرت کے بعد ہو - اس کی پیروی کریں تو دیکھو کس مزے میں رہتے ہیں - نہ غم کیشوں کو ایسی مایوسی ہوگی اور نہ عشرت گزینوں میں ایسی فرعونیت آنے پائے گی +

سوالات

۱ - فرعونیت سے کیا مراد ہے - فرعونیت کی مثال دو +

۲ - غم فراموشاں بزم عشرت کی تشریح کرو +

۳ - ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ :-

بلاکش - سرد مہری - ہمصفیر - ملک وجود - جان کاہیاں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴- مضمون نگار نے کون سی دو دنیاوی چیزوں کا ذکر کیا ہے - اور اُن کا کس طرح مقابلہ کیا ہے - اپنے الفاظ میں بیان کرو ؟

۵- خوشی نیم رضا کی توضیح کرو ٭

پیچش

پیچش ایک نہایت موذی اور متعدّی مرض ہے - انگریزی زبان میں اسے ڈسنٹری کہتے ہیں - اس مرض میں مریض کی آنتوں میں خراش ہوکر سوزش ہو جاتی ہے - اوّل اوّل عموماً آؤں آتی ہے - اور پھر خون آنے لگتا ہے - لیکن بعض اوقات آؤں کے ساتھ ہی خون بھی شروع ہو جاتا ہے - شروع شروع میں پیٹ میں مروڑ اور سوزش معلوم ہوتی ہے - پاخانہ جلد جلد ہوتا ہے - جی مالش کرتا رہتا ہے - اور کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے ٭

۲- پیچش خراب دودھ سے جس میں پانی ملا ہو خراب غذا اور میلے پانی سے ہو جاتی ہے - موسم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گرما میں عموماً اور خاص کر کے برسات میں جبکہ موسم یکایک گرم سے سرد ہو جائے۔ پیچش ہو جاتی ہے۔ سخت سوء ہضمی اور یکلخت ٹھنڈ کا ہو جانا بھی پیچش کر دیتا ہے۔ قبض بہت خراب چیز ہے۔ شراب کا استعمال بھی خطرناک ہے۔ ان دونو سے پیچش اکثر ہو جاتی ہے۔ اگر سبز ترکاری اور میوہ جات بہت دن تک استعمال نہ کئے جائیں۔ تو اس مرض کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ چھوٹے بچے جو صرف دودھ پیتے ہیں اُن کی آنتوں میں ایک جھلّی سی پڑ جاتی ہے۔ جو رفتہ رفتہ پیچش کا باعث ہوتی ہے۔ اور پرانے ہونے پر خطرناک ہو جاتی ہے۔ بچوں کو جب پیچش ہونے لگتی ہے۔ تو پہلے سبز رنگ کے غلیظ دست آتے ہیں۔ پھر چند دن کے بعد خون اور آؤں آنے لگتی ہے +

۳۔ ہم کہہ چکے ہیں۔ کہ پیچش نہایت موذی مرض ہے۔ اور جب پرانی ہو جائے۔ تو آدمی کو گھلا گھلا کر مار ڈالتی ہے۔ پیچش میں روٹی۔ سرخ مرچ کھٹاس۔ گوشت۔ مٹھاس۔ نشاستہ دار اشیاء مثلاً آلو وغیرہ اور روغنی اشیاء سے بہت پرہیز کرنا چاہیئے۔ مریض بچوں کے لئے تیز اور ترش چیزیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باعث ہلاکت ہیں +
پیچش میں زیادہ حرکت کرنا بھی مضر ہے۔ زین سواری اور سائیکل پر بیٹھنا بھی منع ہے۔ پیچش کے لئے کسٹرائل یعنی ارنڈی کا تیل ڈاکٹری علاج ہے۔ سخت تکلیف کی حالت میں لاڈینم یعنی افیون کے ست کی پچکاری استعمال کرتے ہیں۔ یونانی علاج میں بالعموم اسپغول مصری کے شربت کے ساتھ پھانکتے ہیں۔ جو عموماً بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ یونانی علاج میں غذا خشکہ اور دہی دیتے ہیں۔ اور کھچڑی بھی منع نہیں۔ پیچش میں لعاب بیدانہ اور بید مشک کا شربت اور اگر خون آتا ہو۔ تو شربت انجبار بہت کارآمد ثابت ہوا ہے +

۴۔ اگر بچہ کو یہ مرض ہو۔ اور وہ بہت کمزور ہو گیا ہو۔ تو پانی گرم کرکے اس میں چھوٹے دو چمچے رائی ملا کر اُسے نہلاؤ فائدہ ہوگا۔ اگر دودھ پیتا بچہ بیمار ہو تو گائے یا بھینس کا دودھ قطعی طور پر بند کر دو۔ صرف ماں کا دودھ دو۔ ماں کو صرف وہ غذا دو۔ جو پیچش کے لئے مفید ہے۔ اگر ماں بد پرہیزی کرے گی۔ تو بچہ کبھی اچھا نہ ہوگا۔ ارا روٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی لعابدار غذا ہے۔ اور یہ بھی پیچش میں فائدہ بخش ہے۔ غذا میں ہر چوتھے گھنٹے آش جو میں ایسے دودھ کا جس کی بالائی اتار لی گئی ہو۔ ایک چمچہ یا چاول کی پیچ ملا کر دو۔ انگریزی علاج میں ڈاکٹر بڑے بچوں کو یخنی۔ انڈے کا مکسچر اور دودھ میں ہاضم اجزا ملاکر دیتے ہیں۔ یونانی طبیب انڈے اور یخنی کو منع کرتے ہیں +

ڈاکٹری علاج میں دو سال سے کم بچّے کے لئے چائے پینے کا نصف چمچہ۔ اور دو سال سے چار سال تک کے لئے ایک چمچہ " اولیم رسینی یعنی کسٹرائل ایملشن نہایت سریع الاثر دوا ہے +

(ڈاکٹر سبحان علی)

سوالات

۱۔ پیچش کسے کہتے ہیں۔ یہ کس قسم کا مرض ہے؟

۲۔ پیچش کی علامات بیان کرو +

۳۔ پیچش کا علاج کیا ہے +

۴۔ چھوٹے بچوں کو اگر پیچش ہو جائے۔ تو کیا کرنا چاہیئے؟

۵۔ اس مرض میں کس قسم کی غذا مناسب ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور کن چیزوں سے پرہیز لازم ؟

۶- ذیل کے الفاظ کا مطلب بیان کرو :-
یخنی - سریع الاثر - کسٹرائل ایملشن - نشاستہ -
لاڈینم - اولیم رسینی +

فنا

سامنے آنکھوں کے دریا سبز لہراتا ہوُا
ناز سے جھونکا نسیمِ صبح کا آتا ہوُا
برف کی وردی میں لشکر ابر کا جاتا ہوُا
موسم گلہائے رنگیں دل کو تڑپاتا ہوُا

اپنے اپنے وقت پر ہر اک فنا ہو جائیگا
دیکھ لینا چار دن میں کیا سے کیا ہو جائیگا

پھر نہ بحرِ نیلگوں اس لطف سے لہرائیگا
نے کوئی جھونکا ہوا کا باغ میں پھر آئیگا
ابر کا ٹکڑا ٹلک صورت نہ پھر دکھلائیگا
شیشۂ دل سنگ ناکامی سے ٹکّر کھائیگا

نام رہ جائیگا باقی بس خدائے پاک کا
نقش وہ مٹ کر رہے گا جو بنا ہے خاک کا

جا چکی ہم سے ہمیشہ کے لئے فصل بہار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موت دروازہ پہ کرتی ہے ہمارا انتظار
چھوڑتے جاتے ہیں بزم عیش یار و غمگسار
ہم کو بھی جانا پڑے گا ہو گی جب اپنی پکار

گردش چرخ بریں نیچا ہمیں دکھلائے گی
مادر گیتی ہمیں آغوش میں بٹھلائے گی

جس جگہ احباب کی اپنے رسائی تک نہیں
بزم عشرت کی صدا جس گھر میں آئی تک نہیں
نغمۂ بلبل جہاں دینا سنائی تک نہیں
بھول کر جس جا نسیم صبح آئی تک نہیں

ایسے ویراں گھر میں ہم کو چھوڑ جائینگے عزیز
بعد مردن ہم نہیں گویا رہے اُن کے عزیز

عالم پیری ہے چہرہ ہو گیا ہے زرد فام
دانت رخصت ہو گئے بازو نہیں دیتے ہیں کام
جسم ٹھنڈا ہو گیا ہے موت کا پہنچا پیام
کوس رحلت بج گیا اپنا بھی یارو والسلام

مادر گیتی یوں ہی اک دم فنا ہو جائے گی
چار دن میں آب و تاب اس کی ہوا ہو جائے گی

ہم نہیں دنیا میں جب بادِ نسیم آیا کرے
موج بحر نیلگوں سر اپنا ٹکرایا کرے
شام وصلت عاشقوں کو لطف دکھلایا کرے
صبح عشرت آسماں سے نور برسایا کرے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم کو کافی ہے زمیں دو ہاتھ سونے کے لئے
فرش خاکی خوب ہے اپنے بچھونے کے لئے

مولوی عزیز الرحمن صاحب
بلگرامی

سوالات

۱۔ نقش خاک سے کیا مراد ہے ۔ اور فرش خاکی کا مفہوم کیا ہے ؟

۲۔ رحلت کے ساتھ کوس کو کیا مناسبت ہے ؟

۳۔ نسیم صبح کے اور کیا کیا الفاظ اردو زبان میں استعمال کئے جاتے ہیں ؟

۴۔ ذیل کے شعر کا مطلب بتاؤ :۔

مادر گیتی یوں ہی اک دم فنا ہو جائے گی
چار دن میں آب و تاب اس کی ہوا ہو جائے گی

۵۔ ذیل کے محاورات کا محل استعمال بتاؤ اور اُن کو اپنے فقروں میں استعمال کرو :۔

(الف) نیچا دکھائے گی ❖
(ب) ہوا ہو جائے گی ❖
(ج) چار دن میں کیا سے کیا ہو جائے گا ❖
(د) جسم ٹھنڈا ہو گیا ❖

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وارن ہیسٹنگز کے اخلاق

(از خان بہادر شمس العُلماء مولوی محمدؐ ذکاء اللہ مرحوم)

شاید کوئی اور دُوسرا مدّبر و منتظم ملکی ایسا گزرا ہو۔کہ جس کی تفضیح اور ہجو اس مبالغہ سے اور تعریف اس شدّ و مد سے ہوئی ہو۔ اور اس کی ساری زندگی کے افعال اور اعمال کی تحقیقات ایسی شہادت تحریری سے ہوئی ہو۔ مگر اُس کی نسبت لکھنے والے طرفدار اور متعصّب تھے۔ اگر نظرِ انصاف سے دیکھئے۔ تو اُس میں یہ بھلائیاں اور برائیاں معلوم ہونگی۔ جو ہم نیچے لکھتے ہیں۔ اس کی فطانت اور فراست و ذہانت کے سب دوست دشمن قائل ہیں۔ کوئی اس میں شبہ نہیں کرتا کہ وہ بیدار مغز اور ہوشیار دل ایسا تھا کہ امور خطیر اور معاملاتِ عظیم کے انصرام اور سرانجام کرنے کی اُس میں قابلیت اور لیاقت تھی۔ برسوں تک اُس نے ایک سلطنتِ بزرگ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور مملکت عظیم کا نظم و نسق گیا۔ علاوہ ذہین اور قابل ہونے کے وہ محنت شعار اور جفاکش پرلے درجے کا تھا۔ کاہلی اُس سے کروڑوں کوس دُور رہتی تھی۔ اُس کے جانشین جو ہوئے۔ اُن میں دو چار قابلیت اور لیاقت میں تو ہم پلّہ ہوئے۔ مگر محنت و مشقت و کار گزاری میں کہیں اُس سے ہلکے تھے۔ یہی پہلا عالی دماغ تھا۔ جس نے یہ سوچا۔ کہ انگریزی گورنمنٹ سب سے علیحدہ رہ کر قائم نہیں رہ سکتی۔ اُس کے لئے ضرور ہے۔ کہ وہ اور ہندوستانی رئیسوں سے آمیزش اور سازش کرے یہی باب فتح و نصرت کی کنجی ہے۔ یہی وہ روشن عقل تھا۔ کہ اُس شاہ راہ پر انگریزی گورنمنٹ کو رستہ دکھایا۔ جس پر چلنے سے وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئی۔ گو یہ خیالات اُس وقت انگلستان میں عام پسند نہ تھے۔ مگر بڑی بھلی طرح سے تجربہ ہو کر آخر کار وہی صحیح ثابت ہو گئے +

اس نے انگریزی صوبوں کے حسن انتظام میں اپنی عقل و ذہن کو بہت خرچ کیا۔ انقلابوں کے طوفان نے سارے ملک میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اندھیر مچا رکھا تھا۔ شمع افسردہ کی طرح سب میں دھوآں نکل رہا تھا۔ مالی اور دیوانی عدالتوں کا بہت بُرا حال تھا۔ وہ نام کی عدالتیں تھیں۔ حقیقت میں اُن کی طفیل وہ ظلم و ستم ہوتے تھے۔ کہ قلم لکھ نہیں سکتا۔ اگر زمیندار تھا۔ تو ادائے مالگزاری کے لئے سر اُس کا گنجا بتایا جاتا تھا۔ اگر ساہوکار تھا۔ تو وہ شکنجے میں پھنسا ہوُا تھا۔ غرض سارے زمانے کی عافیت تنگ تھی۔ اُس نے ان سب عدالتوں کی اصلاح کی۔ گو ان کو اس نے درجۂ کمال پر نہیں پہنچایا۔ اور نہ اُن کو اچھا بنایا۔ مگر وہ ایک بنیاد اُن کی ایسی ڈال گیا۔ کہ پھر اس پر اَوروں کو ردّے لگا کر عمارت بنانی آسان ہو گئی۔ کوئی حکومت کا کارخانہ ایسا نہ تھا کہ جس کی طرف اُس نے توجّہ نہ کی ہو۔ اور ان میں بہت سی باتوں کا موجد نہ ہو +

اُس نے اپنی سرکار کی ہوا خواہی اور خیر اندیشی میں بھی کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا۔ مگر اس میں اُس نے اخلاق کی نیکی پر خیال نہیں کیا۔ جس وقت سرکار نے روپیہ مانگا۔ تو اُس کے سر انجام کرنے میں کسی بات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا آگا پیچھا نہیں سوچا۔ از راہِ ظُلم و تعدّی جو دولت کا سامان کیا۔ اہل انگلستان نے اس کو سر بے سامانی سمجھا۔ اس کی طبیعت کا خمیر ایسا تھا۔ کہ وہ عدالت اور صداقت کو ضرورت کے وقت کچھ چیز نہیں سمجھتا تھا۔ اور مروّت و فتوّت کو انسانیت میں داخل نہیں جانتا تھا۔ "گر ضرورت بود روا باشد" پر عمل تھا۔ وہ خود رائی کے سبب پر خود غلط اتنا تھا۔ کہ اپنے سامنے افلاطون کی بھی حقیقت نہیں جانتا تھا۔ ہر کام اس کا ایک رازِ سر بستہ اور سر پوشیدہ تھا۔ کسی کام کی اصل حقیقت کھلنے ہی نہیں دیتا تھا۔ گو اس کے ظاہر ہو جانے سے نقصان نہ ہو۔ وجہ اس کی یہ تھی۔ کہ وہ ہر کام کو بڑے پیچ پاچ سے کرتا تھا۔ غرض اس میں جو خوبیاں تھیں۔ وہ تحسین کے قابل تھیں اور جو برائیاں تھیں وہ نفرین کے لائق۔ یوں سمجھنا چاہیئے کہ رعایا پروری سپاہ کی دل داری۔ لوگوں کو اپنا کر لینا۔ رفاہیتِ عباد اور معموریٔ بلاد کا خیال یہ سب خوبیاں اِس میں ایسی تھیں کہ وہ ایک طوطیٔ خوش رنگ کی طرح خوش نما معلوم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتی تھیں - مگر اپنی سرکار کی نمک شناسی کے سبب سے اس کی گنجینہ آمائی - دولت افزائی ایسی ایک بلّی اس میں تھی کہ وہ اس طوطئے خوش رنگ کو نوچے کھاتی تھی - مگر اس بلّی کے بھنبوڑنے کے لئے اس کے پاس ایک کتا بھی موجود تھا جو اس کی خود پرستی اور خود رائی تھی - غرض یہ فضائل اور رذائل اس میں کام کر رہے تھے - جو ایک بڑے بند مکان میں طوطی اور بلّی اور کتا کام کریں - ہیسٹنگز صاحب کی سب سے زیادہ تعریف اس بات میں تھی کہ اس نے سارے کارخانوں اور کاموں کے لئے خود ہی مقدمات کو ترتیب دیا اور اس بات کو سرانجام کیا - جب وہ ولایت سے ہندوستان آیا تو طفل مکتب تھا - نوکری ملی تو تجارت کے کارخانے میں - کبھی اس کو اہل علم اور منتظمانِ ملکی کی صحبت میسر نہ ہوئی جتنے اس کے یہاں جلیس و انیس تھے - ان میں کوئی اس سے زیادہ صاحب لیاقت نہ تھا - کہ اس کی لیاقت کو بڑھاتا - بلکہ اس کو خود اُستاد بن کر اور سب کو لیاقت کا سبق پڑھانا پڑا - وہ سب کا رہنما تھا - اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس کا رہنما فقط اس کی عقل و دانش کا نور تھا +

سوالات

۱ - وارن ہیسٹنگز کون تھا۔ اس کے مختصر حالات بیان کرو؟

۲ - گورنر جنرل سے کیا مراد ہے - اسے اب وائسرائے کیوں کہتے ہیں ؟

۳ - ذیل کے فقرہ کی تشریح کرو :-
شمع افسردہ کی طرح سب میں دھواں نکل رہا تھا +

۴ بقول مضمون نگار وارن ہیسٹنگز میں کیا فضائل اور کیا رذائل ہنگام ملازمت کام کر رہے تھے۔ اپنی عبارت میں بیان کرو ؟

۵ وارن ہیسٹنگز کی اصلاح سے پہلے عدالتوں کا کیا حال تھا ؟

۶ ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ :-
طفل مکتب - جھنبوڑنا - فتوت - تعدّی - انصرام بیدار مغز +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وادیِ لِدر

از جناب خان بہادر سر ڈاکٹر میاں محمد شفیع
کے۔ سی۔ ایس۔ آئی بیرسٹرایٹ لا

یہ کشمیر کے دل کشا مرغزار
یہ پانی یہ شمشاد و سرو و چنار
یہ سرسبز دشت اور یہ کوہسار
سدا جن میں رہتی ہے گل کی بہار
ہیں بے شبہ جاں بخش و راحت فزا
یہ سب ہیچ تجھ بن ہیں اے مہ لقا
یہ دل کش لِدر کی ہے وادی جہاں
سُہانا ہے قدرت نے باندھا سماں
زبیں ایسی پائے مسافر کہاں
کہے صنعت حق کی جو داستاں
گھری ہے پہاڑوں سے چاروں طرف
ہیں اشجار سرسبز یا گل بکف
صدا راگ گاتے ہیں یا آبشار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں عاشق کے دل کی طرح بے قرار
ہمیشہ اگرچہ ہیں خود دل فگار
یہ ہے رونقِ گل کا ان پہ مدار

چمن گر کھلے ہیں تو ان کے طفیل
جو میداں ہرے ہیں تو ان کے طفیل

کناروں پہ ان کے درختِ چنار
ہے جنگل کا شاہنشہ با وقار
مسافر کا ہے دوست لیل و نہار
اسے دیکھ کر میری جاں نثار

مسرّت کے ہے جوش سے شادماں
کہ سایہ ہے اس کا فرح بخش جاں

یہ گھیرے ہیں وادی کو کوہِ بلند
نہ رستم کی بھی جن پہ پہنچے کمند
ہیں نیچر کے عشاق کے دل پسند
عجب راز قدرت کے ہیں ان میں بند

لئے تاج سر پر ہیں اشجار کے
ہیں تختِ رواں رکھتے انہار کے

یہ وادی کی جاں بخش تازہ ہوا
ہے جس سے دلِ نا شگفتہ کھلا
مرے پاس لاتی ہے تجھ سے سدا
پیامِ محبت سلام و وفا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محبّت کی بُو اس میں پاتا ہوں مَیں
تو پھُولا نہیں پھر سماتا ہوں مَیں

سکر سے چلے جب سوے پہل گام
ہوُا دل مرا اور بھی شاد کام
دلاویز و دل کش تھا ہر اک مقام
صداقت کو پہنچا کسی کا کلام

کہ فردوس دنیا میں ہے گر کہیں
یہیں ہے یہیں ہے یہیں ہے یہیں

سوالات

۱- وادی کا کیا مطلب ہے - چند وادیوں کے نام لو؟

۲- شاعر نے چنار کی شان میں کیا الفاظ استعمال کئے ہیں - یہ کہاں تک درست ہیں؟

۳ پھولا نہ سمانا کیا محاورہ ہے اور کب استعمال ہوتا ہے؟

۴ سلام وفا کی تشریح کرو؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نوروز

اکبر بادشاہ فقط ملک کا بادشاہ نہ تھا۔ ہرفن مولا اور ہر کام کا بادشاہ تھا۔ ہمیشہ علوم و فنون کی پرورش اور ترقی کے فکر میں رہتا تھا۔ اس کی قدر دانی نے دانایان فرنگ کو بندر سورت۔ ہگلی سے بلا کر اس طرح رخصت کیا کہ یورپ کے ممالک مختلفہ سے لوگ اُٹھ اُٹھ کر دوڑے۔ اپنے اور ملک کے صنائع و بدائع لاکر پیشکش کئے۔ اس موقع پر ان سب کے نمونے سجائے گئے۔ اور ہندوستان کے صنعت گروں نے بھی اپنی دستکاریاں دکھا کر خوش کیا۔ اور شاباش و آفرین کے پھول سمیٹے۔

نوروز سے لے کر ۱۸ دن تک ہر ایک امیر نے اپنے اپنے ایوان میں ضیافت کی۔ حضور رونق افروز ہوئے۔ اور بے تکلف اور دوستانہ ملاقات سے محبت و اتحاد کی بنیاد دلوں میں استوار کی۔ امرا نے اپنے رتبے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے بموجب پیشکش گزرانی - ارباب طرب اور اہل نشاط کے طوائف - کشمیری - ایرانی - تورانی - ہندوستانی گویئے - ڈوم - ڈھاری - میراثی - کلاونت گائک - ناٹک - سپروائی - ڈومنیاں - پاتر - کنچنیاں ہزار در ہزار جمع ہوئیں - دیوان خاص اور دیوان عام سے لے کر بازوؤں کے نقارخانوں تک جا بجا مقامات تقسیم ہو گئے تھے - جدھر دیکھو راجہ اندر کا اکھاڑہ تھا ؛

جشن کی ریت رسوم کی بھی سیر دیکھ لو - روز جشن سے ایک دن پہلے مبارک ساعت سبھ لگن میں ایک سہاگن بی.بی اپنے ہاتھ سے وال دلنی اُسے گنگا جل میں بھگونی و بیٹھی پیس کر رکھتی - جشن کی ساعت قریب آئی بادشاہ اشنان کو گئے - رنگین جوڑا ساعت اور ستاروں کے موافق حاضر - جامہ پہنا - کھڑکی دار پگڑی راجپوتی انداز سے باندھی - مکٹ سر پر رکھا - کچھ اپنا خاندانی کچھ ہندوستانی گہنا پہنا - جوتشی اور نجومی اصطرلاب لگائے بیٹھے ہیں - جشن کی ساعت آئی - برہمن نے ماتھے پر ٹیکا لگایا - جواہر نگار کنگن ہاتھ میں باندھ دیا - کوٹھے دہک رہے ہیں - خوشبوئیں تیار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں ۔ اُدھر ہون ہونے لگا ۔ چوکے میں کڑھائی چڑھی ہے ۔ یہاں اس میں بڑا پڑا وہاں بادشاہ نے تخت پر قدم رکھا ۔ نقارۂ دولت پر چوٹ پڑی ۔ نوبت خانہ میں نوبت بجنے لگی ۔ کہ گنبد گردوں گونج اٹھا +

خوانوں اور کشتیوں پر زر نگار طورہ پوش پڑے ۔ موتیوں کے جھالر لٹکتے ۔ امرا لئے کھڑے ہیں سونے روپے کے بادام پستے وغیرہ میوہ جات روپے ۔ اشرفیاں ۔ جواہر اس طرح نچھاور ہوئے جیسے اولے برستے ہیں ۔ دربار ایک مرقع قدرت الہی کا تھا ۔ راجوں کے راجہ مہاراجہ ۔ اور بڑے بڑے ٹھاکر کہ فلک سے سر نہ جھکائیں ایرانی ۔ تورانی سردار کہ رستم و اسفندیار کو خاطر میں نہ لائیں ۔ خود ۔ زرہ بکتر ۔ چار آئینہ سر سے پاؤں تک لوہے میں غرق تصویر کا عالم بنے کھڑے ہیں ۔ خاص شہزادوں کے سوا کسی کو بیٹھنے کی اجازت نہیں ۔ اول شہزادوں نے ۔ پھر امرا نے درجہ بدرجہ نذریں دیں ۔ سلام گاہ پر گئے ۔ وہاں سے تخت گاہ تک تین جگہ آداب و کورنش بجا لائے ۔ جب چوتھا سجدہ کہ آداب زمین بوس کہلاتا تھا ادا کیا تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نقیب نے آواز دی - کہ آداب بجا لاؤ - جہاں پناہ
بادشاہ سلامت - پناہ مہابلی بادشاہ سلامت۔
ملک الشعرا نے سامنے آکر قصیدہ مبارکباد
کا پڑھا - خلعت و انعام سے سر بلند ہوا +
برس میں دو دفعہ تلا دان ہوتا تھا - (۱) نوروز
سونے کی ترازو کھڑی ہوتی - بادشاہ ۱۲ چیزوں
میں تلتا تھا - سونا - چاندی - ابریشم - خوشبوئیں
لوہا - تانبا - جست - توتیا - گھی - دودھ - چاول - ست نجا
(۲) جشن ولادت - قمری حساب سے ۵ - رجب کو
ہوتا تھا - اس میں چاندی - قلعی - کپڑا - ۱۲ میوے
شیرینی - تلوں کا تیل - سبزی سب برہمنوں
اور عام فقیروں غریبوں کو بٹ جاتا تھا -
اسی حساب سے شمسی تاریخ کو + (آزاد)

سوالات

۱ - ہر فن مولا سے کیا مراد ہے ؟
۲ - ذیل کے الفاظ کے معانی بتاؤ۔
شمسی تاریخ - قمری حساب - کورنش - سلام گاہ -
اشنان - ریت - زرہ بکتر - زمیں بوس +
۳ نوروز کے موقعہ پر بادشاہ کن بارہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چیزوں پر تُلتا تھا +
۴۔ صنائع و بدائع کی تشریح کرو +

رُباعیات

(از شمس العلما خواجہ الطاف حسین حالیؔ)

۱ کانٹا ہے ہر اک جگر میں اٹکا تیرا
حلقہ ہے ہر اک گوش میں لٹکا تیرا
مانا نہیں جس نے تجھ کو جانا ہے ضرور
بھٹکے ہوئے دل میں بھی ہے کھٹکا تیرا

۲ ہندو نے صنم میں جلوہ پایا تیرا
آتش پہ مغاں نے راگ گایا تیرا
دہری نے کیا دہر سے تعبیر تجھے
انکار کسی سے بن نہ آیا تیرا

۳ مٹی سے ہوا سے آتش و آب سے یاں
کیا کیا نہ ہوئے بشر پہ اسرار عیاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پر تیرے خزانے ہیں ازل سے اب تک
گنجینۂ غیب میں اسی طرح نہاں

۴ عشرت کا ثمر تلخ سدا ہوتا ہے
ہر قہقہہ پیغام بکا ہوتا ہے
جس قوم کو عیش دوست پاتا ہوں میں
کہتا ہوں کہ اب دیکھئے کیا ہوتا ہے

۵ اے وقت! بگاڑ کا ہے سب کے چارہ
پر تجھ سے بگڑنے کا نہیں ہے یارا
ہو جائے گر ایک تو ہمارا ساتھی
پھر غم نہیں پھر جائے زمانہ سارا

۶ کی طاعت نفس ہم نے بہت عمر بسر
انجام کی رکھی نہ جوانی میں خبر
کیفیتِ شب اٹھا چکے اب حالی
مجلس کرو برخاست ہُوا وقت سحر

سوالات

۱۔ طاعت نفس سے کیا مراد ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۔ عشرت کا ثمر تلخ کیوں ہوتا ہے۔ مثال دو ؟

۳۔ ہنسی کو مقام بکا کیوں کہا ہے ؟

۴۔ اس رباعی کا مطلب بیان کرو ؎

کانٹا ہے ہر اک جگر میں اٹکا تیرا
حلقہ ہے ہر اک گوش میں لٹکا تیرا
مانا نہیں جس نے تجھکو جانا ہے ضرور
بھٹکے ہوئے دل میں بھی ہے کھٹکا تیرا

۵۔ مغاں کا واحد بتاؤ۔ آگ سے مغاں کا کیا تعلق ہے۔ صنم کے لئے کوئی اور ہم معنی لفظ بتاؤ ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرہنگ بہارِ ادب حِصّہ سوم

صفحہ	الفاظ و معانی	صفحہ	الفاظ و معانی
۱	قاصد۔ ایلچی +		اہلِ بینش۔ عقلمند +
	آغاز۔ شروع +		عجب۔ حیرانی +
	فکر رسا۔ پہنچنے والی فکر +		وصال و ہجر۔ ملنا اور جدائی +
	حمد۔ وہ شعر جو خدا کی تعریف میں کہے جائیں +	۲	نیرنگ جہاں۔ زمانے کا طرح طرح کا رنگ بدلنا +
	کُن۔ خدا تعالےٰ نے جب جہان کو پیدا کیا تو کُن یعنی ہو جا کہا تو تمام جہان پیدا ہو گئے +		اندوہناکی۔ غمی +
			حسن خوباں۔ خوبصورتوں کا حسن +
			فرزانہ۔ عقلمند۔ ہوشمند دانا +
	عدم۔ عالمِ ارواح +		انبیا۔ جمع نبی کی +
	عالمِ ہستی۔ موجودہ دنیا جہان فانی +		اولیا۔ جمع ولی کی +
	طلسمی کارخانہ۔ جادو کا کارخانہ +		اخوانِ یوسفؑ۔ اخوان بمعنی بھائی یعنی حضرت یوسفؑ کے بھائی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی
	عصمت۔ پاک دامنی نیک چلنی +
	محرم۔ راز دان۔ واقف +
	محرم اسرار۔ بھید دل کا جاننے والا +
۳	طالب۔ طلب کرنے والا ڈھونڈھنے والا۔ مراد عاشق +
	مطلوب۔ طلب کیا گیا مراد معشوق +
	سرخوش۔ شراب کے نشے میں خوشحال۔
	دم کھینچنا۔ چُپ رہنا +
	بادہ۔ شراب +
	خمخانہ۔ شراب خانہ +
	آہنگ۔ ڈھنگ +
	طرز۔ انداز۔ آواز۔ راگ۔
۴	خنک۔ ٹھنڈا +

صفحہ	الفاظ و معانی
	مات۔ ہرانا +
۵	مقدّس۔ پاک۔ پوتر +
	سواحل۔ جمع ساحل بمعنی کنارہ +
	نرمل۔ پاک +
	اشنان۔ نہانا +
	مستفید۔ فائدہ اٹھانے والے +
	بہرہ ور۔ حصّہ لینے والے۔ فائدہ اٹھانے والا +
	بلاتعیّن۔ بے مقرّرہ بغیر کسی خاص وقت کی پابندی کے +
۶	یگ۔ ایک جلسے کا نام ہے۔ جو بڑے بڑے راجہ مہاراجہ منعقد کیا کرتے ہیں +
	ارداس۔ عرضی
	دیا۔ مہربانی +
	چھلیا۔ دھوکے باز +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی
۷	شکتی - طاقت -
	خدا رسیدہ - بزرگ +
۸	جپ تپ - تپسیا - خدا کی یاد +
۹	گپت - گم - غائب +
	تپسیا - عبادت +
	پرارتھنا - دُعا
	آسمان سے گرنا اور کھجور میں اٹکنا - ایک بڑی مصیبت سے چھوٹ کر ویسی ہی اور مصیبت میں گرفتار ہو جانا +
۱۱	شمس العلماء - عالموں کا سورج - بڑے عالموں کا سرکاری خطاب +
	سخنور - شاعر +
	مفرد شے - جس میں کوئی شے ملی ہوئی نہ ہو -

صفحہ	الفاظ و معانی
	عنصر - پرانے زمانہ میں آگ ہوا مٹی پانی کو عنصر کہتے تھے +
	غلغلہ - شور - شہرہ +
	ملک الشعرا - شاعروں کا بادشاہ +
۱۲	خاقانی ہند - شیخ محمد ابراہیم صاحب ذوق سے مراد ہے +
	کایا پلٹنا - شکل بدل دینا - اصلاح کرنا +
	محبوب - دل پسند +
	خوش الحان - اچھی آواز والا +
	چہکار - چہچہے +
	مہکار - خوشبو - مہک +
	ہُو کا میدان - سنسان +
۱۳	نفسا نفسی - اپنی اپنی پڑی ہوئی +
	مستحق - حقدار +
	گلزار ارم - جنت کا باغ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی	صفحہ	الفاظ و معانی
	عدم آباد - قبرستان +		بھانے والی +
	مرد میدان - بہادر		مضمون آفرینی - مضمونوں کا پیدا کرنا +
	محسن - احسان کرنے والا +	۱۸	ماہی - مچھلی +
	دقیقہ فروگزاشت نہ کرنا - کسر نہ اُٹھا رکھنا +		زیر آب - پانی کے نیچے +
۱۴	مُدّۃ العمر - بہت دیر تک +		طائر - پرندہ +
	برماتی ہوئی - سوراخ کرتی ہوئی - چھیدتی ہوئی +		دامان دشت - صحرا کے دامن پر +
	اعانت - مدد +		چُوکا - بہک گیا +
۱۵	پیہم - لگاتار +		راہزن - لٹیرا +
	گوہر گراں بہا - قیمتی موتی +		نابکار - بدمعاش +
	دیرینہ - پُرانا +		نیند کی لپیٹ میں آجانا - سو جانا +
	اعتراف - ماننا +		اوجھل - غائب +
۱۶	صحیح دماغ - ہوشیار +		جھلملانا - ٹمٹماتا +
۱۷	دلگیر - دل کو پکڑنے والی - سخت +		متبرک - پاک +
	دلپذیر - دل کو		عقل سلیم - وہ عقل جو کبھی غلطی نہ کرتی ہو +
			شاہد - گواہ +
			نقادانِ سخن - سخن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

صفحہ	الفاظ و معانی
	کے پرکھنے والے ۔
	ادیب +
۱۹	فراق ۔ جدائی +
	قطعی ۔ بالکل +
	سدا بہار ۔ وہ پھول جو سارا سال کھلتے رہیں +
۲۰	قصر شاہی ۔ شاہی محل +
	جلوہ فگن ۔ جلوہ دکھانے والی ۔ نمودار +
	شامت زدہ ۔ کمبخت +
	راہ گیر ۔ رستہ چلنے والا مسافر +
	قدغن ۔ تقید ۔ تاکید پہرہ +
	غیظ ۔ غصّہ +
	شکن ۔ بل +
۲۱	کنیزانِ شبستان شہی ۔ کنیزان جمع کنیز بمعنی لونڈی غلام
	یعنی بادشاہی خلوت خانہ کی لونڈیاں +
	نخوت ۔ غرور +
	آئین حسن ۔ عمدہ طریقہ ۔ موزوں طریقہ +
	ناموس ۔ عزّت +
	کشور حسن ۔ حسن کی بادشاہت +
	شرع کہن ۔ پرانا طریقہ +
	مفتی ۔ شریعت کے مطابق حکم دینے والا +
	ترکنوں ۔ نوکرانیوں +
	رسن ۔ رسّی +
	جلّاد ۔ قتل کرنے والا +
	شہنشاہِ زمن ۔ جہان کا بادشاہ +
۲۲	غمزے ۔ انداز ۔ دل لبھانے والے انداز +
	عربدۂ صبر شکن ۔ صبر کو توڑنے والے انداز +

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی
	گام - قدم +
	پامال کرنا - روندنا +
	حامی و شفیع - مددگار اور شفاعت کرنے والا - سفارش کرنے والا +
	خوں بہا - وہ روپیہ جو مقتول کے وارثوں کو دیا جائے - کہ معافی نامہ لکھا یا جائے +
	قصاص - خون کا بدلہ خون +
	مستحسن - بہتر +
	شائبہ - ملاوٹ آمیزش آلودگی +
	معتکف بیت حزن - غم کے گھر میں اعتکاف کرنے والی یعنی بیٹھنے والی +
٢٤	غرفہ - دریچہ - کھڑکی +
	خلد بریں - ایک جنت کا نام ہے - بہشت +
	نوبلی - نئی +
	رنگ ملاحت - نمکینی سانولا رنگ +
	خشم - غصہ +
	پدید - ظاہر نمودار +
٢٥	چندن - ایک لکڑی ہے - جسے صندل کہتے ہیں - اور جسے گھس کر لگانے سے سر درد کو آرام آ جاتا ہے +
	جھوٹ کے کان کترنا - بہت جھوٹ بولنا +
	مہمیز - لوہے کی ایڑی جو گھوڑے کو تیز کرنے کے واسطے جوتی کے پچھلی طرف لگا دیتے ہیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی
	توسن - گھوڑا +
	برف کے کوہ کو آگ لگانا - نہ ہونے والی بات کہنا +
	بہتان تراشی - الزام گھڑنا - الزام پیدا کرنا - +
	عفت - پاک دامنی +
	چلمن - چک +
	مقتل - قتل کرنے کی جگہ +
	سر سے کفن باندھ کر آنا - مرنے کے لئے تیار ہو کر جانا +
	منہ اُٹھائے ہوئے آنا - بے روک ٹوک چلے آنا +
	گھورنا - بہت غور سے دیکھنا - غصہ سے دیکھنا - بُری نیت سے دیکھنا +
۲۶	مدفن - قبر - دفن ہونے کی جگہ - مزار +
	جھینپا - شرمندہ ہؤا +
	آبِ ندامت - شرم کا پانی +
	بے ساختہ - بے اختیار +
	تن زدن - چپ رہنا +
۲۸	انداز - طریقہ +
	فارغ البالی - فراغت کی زندگی +
	محروم - خالی +
	چیں بجبیں - غصہ +
	دست بوسی - ہاتھ چومنا +
۲۹	بشرے - چہرے +
	خجل - شرمندہ +
	محجوب - شرمندہ +
۳۰	صوابدید - مصلحت
	دریا بُرد - دریا میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی
	ڈالنا +
	مسلم الثبوت - مانا ہوا +
۳۲	ظریف الطبع - مسخرہ ٹھٹھول +
۳۳	معترف - ماننے والے +
	گناہِ عظیم - بھاری گناہ +
	عَلم - جھنڈا +
	شقہ - رقعہ +
۳۴	عُسرت - تنگی - ناداری غریبی - مفلسی +
	ہدیہ - تحفہ - نذر +
	معزولی - معطل ہونا بے نوکر ہونا +
	توہین - بے عزّتی +
	تحقیر - حقارت +
	اعزاز - عزّت +
	وساطت - وسیلہ +
	ننگِ آبرو - بے عزّتی +
۳۵	کاسۂ سر - سر کا پیالہ یعنی سر کی کھوپری +
	یکسر - ایک دم +
	استخوانِ شکستہ - ٹوٹی ہوئی ہڈیاں +
	سرِ پُر غرور - تکبّر سے بھرا ہوا سر +
۳۶	مشاہرہ - تنخواہ +
	سرسبز - پھلنا +
	ناسخ - شیخ امام بخش صاحب کا تخلّص ہے +
۳۷	اوچھی عقل - ٹیڑھی عقل - بے وقوفی +
	فہم - سمجھ +
	زینہار - کبھی +
	بادِ بستاں - باغ کی ہوا +
	تیرگی جہل - بے علمی کا اندھیرا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی
۳۸	تمسخر - مذاق - ہنسی +
	سینچنا - سیراب کرنا +
	لارل (Laurel) انگریزی لفظ ہے - بمعنی ہار +
	دل شکنی - دل توڑنے والی - +
	ٹونا - جادو +
	تنفس - سانس +
	حریم - مقام +
	ضیاء - روشنی
۳۹	اوج عرش - آسمان کی اونچائی +
	بھرپور - پوری پوری +
۴۰	مشاق - مہارت رکھنے والا +
	کارہائے نمایاں - مشہور کام +
۴۱	کسمسائے - گھبرائے
	منہال نے (پنجابی) نڑی حقہ کی +
۴۲	سٹپٹائے - چکرائے +

صفحہ	الفاظ و معانی
۴۳	کثیر الوقوع - کثرت سے واقع ہونے والا ۔ بہت واقع ہونے والا +
	بکار آمد - کام آنے والا +
	ہکا بکا - حیران -
	تجیم شحیم - موٹا تازہ +
	دم بخود - چپ چاپ +
۴۴	چہرے پر ہوائیاں اڑنا - محاورہ ہے - حواس باختہ ہونا ہوش وحواس گم ہونا +
	اختر بختر - بمعنی اسباب +
۴۵	ہینچال - بیٹ +
	حیرت زدہ - حیران +
	قصر القامت - چھوٹے قد کا +
	قبول صورت - خوبصورت +
	دادودہش بخشش خیرات -
۴۶	خواب خرگوش - یعنی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی	صفحہ	الفاظ و معانی
	خرگوش کی سی نیند - گہری نیند +		ضیاء - روشنی +
	مرغ نغمہ پیرا - گانے والا پرندہ +		صدائے دِلربا - دِل کو اچھا لگنے والی آواز +
۴۷	عندلیب - بلبل +	۴۸	ہم آہنگی - ایک ساتھ مل کر گانا +
	جگنو - ٹٹہنا +		منقار - چونچ +
	نواریز - گانے والا +		مشعل - روشنی پیدا کرنے والی شے - لیمپ - +
	بیکس - غریب +		ساز - گانے بجانے کا سامان +
	منقار ہوس - لالچ کی چونچ +		سوز - جلن +
	طُور - ایک پہاڑ کا نام ہے - جس پر حضرت موسےٰ نے خدا کا نور دیکھا تھا +		ظہورِ اوج و پستی - بلندی اور پستی کا ظاہر ہونا +
	فردوس نظر - جو نظر کو اچھا معلوم ہو +	۴۹	بطن - پیٹ +
	بہشت گوش ہے - کانوں کے واسطے بہشت ہے - یعنی کانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے - +		انتقال - جگہ تبدیل کرنا - مراد دُنیا سے کوچ کر جانا +
			متوسّلین - نوکر چاکر تعلق رکھنے والے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی	صفحہ	الفاظ و معانی
	مناصب - جمع منصب کی بمعنی عہدے +		احترام - عزت +
	منعقد کرنا - قائم کرنا +		رفقا - جمع رفیق بمعنی مددگار +
	عدل گستری - انصاف کرنا +		ماہیٔ بے آب - جیسے مچھلی پانی کے باہر ہو یعنی بے قرار +
	تقصیرات - غلطیاں - کوتاہیاں +		تشنگی - پیاس +
	درگذر کرنا - معاف کرنا +		بے تابی - بے قراری +
	صادر کیا - جاری کیا +		ایام صعوبت - سختی کے دن +
	شجاع - بہادر +		تولد ہوا - پیدا ہوا +
۵۰	شبخون کرنا - رات کو حملہ کرنا +		ہمائے اوج سعادت نیک بختی کی بلندی کا ہما +
	تسخیر - فتح کرنا +		
	تالیف قلوب - دلوں میں گھر کرنا +	۵۲	مصائب - مصیبتیں +
	تفویض کرنا - سپرد کرنا سونپنا +		چیرہ دستیاں - ظلم +
			تحکم - حکومت - حکم چلانا +
	جد و جہد - کوشش	۵۳	بیت اللہ - خدا کا گھر - خانہ کعبہ - جہاں مسلمان لوگ جا کر حج
۵۱	ہزیمت - شکست		
	منتشر - تتر بتر +		

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی	صفحہ	الفاظ و معانی
	کرتے ہیں ÷ برادرانِ یوسف - جیسے یوسف سے بھائیوں نے دغا کی تھی اسی طرح بادشاہ نصیرالدین ہمایوں سے اُس کے بھائیوں ہندال - عسکری - کامران نے دغا کی - ہمیشہ اُس کو تکلیف پہنچاتے رہے ÷ سخت گیری - سختی ÷ تلوّن مزاجی - مزاج کا بدلتے رہنا ÷ مؤرخین - تاریخ لکھنے والے ÷ صاحب قلم - مدبر - قلم چلانے والے ÷ صاحب سیف - تلوار کا دھنی ÷		مراجعت - لوٹنا ÷ ہم عصر - جو بڑے بڑے آدمی ایک زمانے میں ہوں - وہ ایک دوسرے کے ہمعصر کہلاتے ہیں ÷ اختراع - نئی بات نکالنا ÷ علم ہیئت - ستاروں کا علم ÷ شغف - عشق ÷ کُرۂ ارض - زمین کا کُرّہ ÷ کُرّاتِ عناصر - آبی - آتشی - خاکی - بادی کرّے ÷ افلاک - جمع فلک کی بمعنی آسمان ÷ کواکب - جمع کوکب بمعنی ستارہ ÷
۵۴	آنکھیں دکھانا - محاورہ ہے - مخالفت کرنا ÷	۵۵	اصطرلاب - نجومیوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی
	کے پاسے +
	مریخ - ایک سُرخ رنگ کے ستارے کا نام ہے +
	دار البقا - ہمیشہ رہنے والی دُنیا +
۵۶	اسراف - فضول خرچی +
	عفو - معافی +
	ترحم - رحم کرنا +
۵۸	خواب نوشیں - شیریں نیند - میٹھی نیند +
	دار مشفق - مہربانیوں کا جہان +
	دامن کشاں - دور دامن کھینچنے والی +
	آنکھوں میں گھر کرنا محبّت سے گرویدہ کر لینا +
	کنج ظلماتی - اندھیرا کونہ +
	شور پشہ - مچھّر کا شور +

صفحہ	الفاظ و معانی
	نغمۂ داؤد - داؤد علیہ السلام ایک پیغمبر گذرے ہیں جن کی آواز نہایت سُریلی تھی اس لئے نغمۂ داؤد سے مراد داؤد کی آواز سُریلی آواز +
	گھنونے - بد شکل - جس کو دیکھ کو کراہت آئے +
	زندان - قید خانہ +
۵۹	موکشاں - بال پکڑے ہوئے +
	کان پٹ ہونا - کانوں سے کچھ سُنائی نہ دینا +
	ہنگامۂ محشر - قیامت کا شور "
	شور فتنہ زا - فساد کو بڑھانے والا شور +
	جانبداریاں - طرفداریں طرف داری کرنا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی
	مزید - زیادہ +
	بختِ ناسعید - نامبارک نصیبہ +
٦٠	غمگساری غم ہٹانا + ہمدردی +
	احباب - جمع حبیب بمعنی دوست +
	ہردلعزیز - ہر ایک کو پیارے لگنے والے +
	عاشق زار - سچے عاشق بہت چاہنے والے +
	مرجع خاص و عام - جس کی طرف اچھے بُرے سب رجوع کریں یعنی خاص و عام کے رجوع کی جگہ +
٦١	سموبا - ملا ہوا +
	محظوظ - لطف اٹھانے والے - خوش +
	رُجحان - میل +
	معدودے - گنتی کے +

صفحہ	الفاظ و معانی
	ثقات - معقول عقلمند لوگ +
	مذہبی مجتہد - مذہب میں اجتہاد کرنے والے یعنی تازگی پیدا کرنے والے +
٦٢	پیوند خاک ہوئے - دفن ہوئے +
	شرفا - جمع شریف کی +
	صداقت - سچائی +
	پیشین گوئی - کسی معاملہ کے متعلق پہلے ہی خبر دے دینا +
	علوم مغربیہ - یورپ کے علم +
	تکمیل - پورا کرنا +
	مشاہیر اہل قلم - مشہور اور لائق لکھنے والے +
	نکات - جمع نکتہ بمعنی باریکی +
٦٣	اخذ - حاصل کرنا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی
	مایۂ ناز فرزندانِ ہند۔ ہندوستان کے وہ لوگ جن پر اسے فخر ہو ✦
۶۴	فرطِ اُلفت۔ محبّت کی زیادتی ✦
	ارکانِ شریعت۔ اسلام کے رکن یعنی روزہ۔ نماز۔ حج۔ زکوٰۃ جن سے مسلمانی ظاہر ہو ✦
	گرویدہ۔ فریفتہ۔ عاشق ✦
۶۵	دلدادہ۔ عاشق
	اثنا عشری۔ شیعہ ✦
	انہماک۔ مشغول ہونا ✦
	ضریح۔ تابُوت ✦
	عزاداری۔ ماتم کرنا ✦
۶۶	جان گداز۔ جان کو گھلانے والی ✦
	ذیابیطس۔ ایک بیماری جس میں پیشاب کے اندر شکر آتی ہے ✦

صفحہ	الفاظ و معانی
۶۷	منشیات۔ نشہ کرنے والی چیزیں ✦
	سلب۔ کھینچ لینا ✦
	جاں بر۔ زندہ ✦
	نزع۔ جان کنی کی حالت ✦
	ضخیم کتاب۔ موٹی کتاب ✦
۶۹	سیر چشمی۔ طبیعت کا بھر جانا ✦
	کم استطاعت۔ غریب ✦
	استغنا۔ بے پروائی ✦
	معزز۔ عزت دیا گیا ✦
۷۰	مصر ہونا۔ اصرار کرنا۔ تاکید کرنا ✦
	تارک الدنیا۔ دُنیا کو چھوڑنے والا ✦
	جاوید۔ ہمیشہ ✦
	حیاتِ دوام۔ ہمیشہ کی زندگی ✦
	جریدۂ عالم۔ دُنیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی
	کی کتاب +
	لاولد - جس کی کوئی اولاد نہ ہو +
۷۲	گیاہ خشک - سوکھی گھاس +
۷۳	دواں - دوڑتا ہوا +
	للّٰہ - خدا کے واسطے +
	شباب - جوانی +
۷۵	وقار و وقعت - عزت +
	فطری جذبہ - پیدائشی خواہش +
۷۶	مسلّط ہونا - قبضہ کرنا +
	لبریز - بھرا ہوا +
	بے تأمل - بے سوچے سمجھے +
	قرابت - رشتہ داری +
	سفاکیوں - بے رحمیوں ظالمانہ کاموں +
۷۷	حشمت - شان و

صفحہ	الفاظ و معانی
	شوکت +
	قناعت - تھوڑے پر ہی خوش ہو جانا +
	تحت بیں - زیر اثر +
۷۸	افکار - جمع فکر کی +
	راقم - لکھنے والا یعنی میں +
۷۹	دگرگوں - تبدیل ہونا +
۸۰	نافہموں - نا سمجھوں نا سمجھنے والے +
	دستیاب - حاصل ہونا +
	معیار - طریقہ - اصول +
۸۱	مرجع - رجوع کرنے کی جگہ +
۸۲	تارک اعزاز فقرا - وہ فقیر جو عزت کی پرواہ نہیں کرتے +
۸۵	جبیں - ماتھا +
	رشک جناں - بہشت سے بھی اچھا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی
	رشک ریحان - ریحان سے بھی زیادہ خوشبودار +
	ذی روح - جاندار +
	عنفوان - شروع جوانی +
۸۶	دریائے مہیب - خوفناک دریا - وہ دریا جس کو دیکھ کر ڈر معلوم ہو +
	وحشت زا - پریشانی بڑھانے والا +
	دیارِ غیر - دوسرا شہر +
	چشم کی بینائی رخصت - اندھا ہونا +
	نووارد - مسافر +
	طائر - اُڑنے والا پرندہ +
	کنج قفس - پنجرے کا کونہ +
۸۷	حواس خمسہ - سونگھنے کی طاقت - چکھنے کی طاقت - سننے کی طاقت - دیکھنے کی طاقت - چھونے کی طاقت +
	معطل - بیکار +
۸۸	تعاقب - پیچھا کرنا +
۸۹	پناہ گزین - پناہ لینے والا +
۹۱	مڈبھیڑ ہونا - آمنے سامنے ہونا +
	اژدحام - ہجوم +
	اثنائے سماعت مقدمہ - مقدمہ کے سُننے کی حالت میں +
۹۲	متحیّر - حیران +
	جاسوس - پوشیدہ خبریں لے جانے والا +
۹۴	اسیرِ دوام - ہمیشہ کا پابند +
	سینۂ عریاں - ننگا سینہ +
	سپر - ڈھال +
	مرغول - پیچدار +
	دُھول - مٹی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی
	دلربا - دل بھانے والی +
۹۵	غم ربا - غم کو دُور کرنے والی +
	تیغ دو دم - دو دھاری تلوار +
۹۶	ہیہات - افسوس +
	مہیب - خوفناک +
	ہراس - خوفناک +
۹۸	متعدی مرض - ایک سے دُوسرے کو لگ جانے والا مرض +
	سُرعت - تیزی +
	افزائش - زیادتی +
۹۹	ہذیان - بے ہوشی میں باتیں کرنا +
۱۰۰	بتدریج - درجہ بدرجہ +
۱۰۲	دافع تعفن - بد بُو کو دُور کرنے والا +
	نجاست - گندگی +
۱۰۳	برق فشاں - چمکتی

صفحہ	الفاظ و معانی
	بکھیرنا - نیچے گرانا +
	پنہاں - پوشیدہ - چھپنا +
	غم دہر - زمانے کا غم +
۱۰۴	پامال کرنا - روندنا +
	سینہ فگار - غمگین +
	رزم - لڑائی +
	ہلال - پہلی رات کا چاند +
	بدر - پورا چاند +
۱۰۵	منتشر - بکھرے ہوئے تِتّر بِتّر +
۱۰۶	بادلِ ناخواستہ - دل نہ چاہتا تھا +
۱۰۸	ظروف - جمع ظرف کی ظرف بمعنی برتن +
	سر بفلک - بہت اُونچی +
۱۰۹	دُنیا و مافیہا - دُنیا اور اُس کی چیزیں +
۱۱۰	لغت - ڈکشنری +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی	صفحہ	الفاظ و معانی
	معمّہ - پہیلی +		جبروت - عظمت - بزرگی +
۱۱۳	سرغنہ - سردار +	۱۲۳	عدل - انصاف +
	مسطول - کشتی کا بادبان +		عیاں - ظاہر +
۱۱۵	ادھیڑ - جوانی سے ڈھلا ہوا +		قدسیاں - جمع قدسی کی - قدسی بمعنی فرشتہ۔ فرشتے +
۱۱۶	معاً - فوراً +	۱۲۵	مضطرب - بے چین +
	لبریز - لبالب بھرا ہوا +	۱۳۰	سرگوشی - کانا پھوسی کانوں میں باتیں کرنا +
۱۱۹	ناعاقبت اندیش - بے وقوف +		سبزۂ تربت - قبر پر اُگا ہوا سبزہ +
۱۲۲	چکاں - ٹپکنا +		خندہ زن - ہنستا ہوا +
	سرفراز - عزت دیا گیا - بلند +		دولت خانہ - گھر امیر لوگوں کا +
	مظہر - ظاہر ہونے کی جگہ - نکلنے کی جگہ +		داد و ستد - لین دین +
	اقتدار مجازی - بناوٹی رتبہ +		سبو - صراحی +
	عصا - لاٹھی +		رہین منت پیمانہ - پیمانے کے احسان کا گرو ہے یعنی پیالہ کا احسان مند ہے +
	سطوت - رعب داب دبدبہ +		

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی	صفحہ	الفاظ و معانی
	بیخود - بے ہوش +		کشتگان اجل - موت کے مارے ہوئے +
۱۳۱	یاس - نا امیدی +		اطبّاء - جمع طبیب کی +
	فرہاد - ایک آدمی کا نام ہے جو شیریں پر عاشق تھا +	۱۳۴	کنج لحد - قبر کا کونہ +
	قیس - ایک شخص کا نام ہے - جو لیلیٰ پر عاشق تھا +		نور بصر - آنکھوں کا نور مجازی لڑکا +
۱۳۲	تقاضائے بشریت - انسان ہونے کا تقاضا +		سینہ سپر ہوکر - بڑے حوصلہ سے +
	ملول - رنجیدہ +	۱۳۵	فیل - مکر +
	کارندے - کام کرنے والے +		ٹسوے - آنسو +
۱۳۳	قلزم حیات - زندگی کا بے پایاں سمندر +		گدھا زیر جل اطلس وہ گدھا جس پر اطلس کی جھول پڑی ہو - یعنی ہو بیوقوف اور لباس ہو پُر تکلف +
	عافیت - آرام +	۱۳۶	ارغوانی - سُرخ رنگ +
	جو فروش گندم نما - جن کا ظاہر کچھ ہو اور باطن کچھ ہو - مکّار +	۱۳۷	کھسیانا - شرمندہ +
	ریاکار - مکّار +		انتڑیاں قل ہو اللہ پڑھنے لگیں - یعنی بہت بھوک لگی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی
	خدّام - جمع خادم - نوکر +
۱۳۸	چہ میگوئیاں - اعتراض نکتہ چینی +
۱۳۹	سوختہ - جلا ہؤا +
	فغاں - آہ و زاری +
	اندوہ نہاں - پوشیدہ غم
	شمشان - مرگھٹ +
۱۴۰	طلعت - منہ دیکھنا - چہرہ +
	لختِ دل - دل کا ٹکڑا +
	گلخن - بھٹّی +
	تفتیدہ - گرم ہونا +
	مہ جبیں - خوبصورت
	بادِ وزاں - چلتی ہوئی ہوا +
	مجمر - انگیٹھی +
	سپند - کالا دانہ +
۱۴۲	دریدہ - پھٹا ہؤا +
	معتوب - عتاب کیا

صفحہ	الفاظ و معانی
	گیا - غصہ کیا گیا +
	عالم الغیب - غیب کے حالات جاننے والا +
۱۴۳	سکرات - نزع کی سختی +
	رقیق القلب - نرم دل والا +
	رعونت - غرور - تکبر +
۱۴۴	کسوف - گہن لگنا +
۱۴۶	کفشکاری - جوتے مارنا +
	فرق وان - سر +
	کائیاں - مکّار +
۱۴۷	لُقّوں - بد معاشوں +
۱۴۹	دھوبی پاٹھ - پہلوانی کے ایک داؤ کا نام ہے +
	دوز مالکح - پہلوانی کے ایک داؤ کا نام ہے +
۱۵۰	بنی اسرائیل - حضرت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی	صفحہ	الفاظ و معانی
	موسے کی قوم کا نام +		سی دیر میں - آنکھ جھپکنے جتنے عرصے میں +
۱۵۱	تنفس - سانس لینا +		متجلی فشاں - روشنی بکھیرنے والا +
	حفظ ما تقدم - بیماری سے پہلے اس سے محفوظ رہنے کا سامان کرنا +		بود - ہونا +
	ذکی الحس - تیز سمجھ والے +	۱۵۷	محظوظ - خوش +
۱۵۲	ڈس انفیکٹ - کسی بیماری کے جراثیم کو مار کر مکان یا سامان کی صفائی کرنا +	۱۵۸	یابو - ٹٹو +
۱۵۳	مقفل - تالا لگا دینا +	۱۶۲	مدعی - دعوے کرنے والا +
۱۵۴	امراض شش - پھیپھڑے کی بیماریاں +		توافق - موافقت ہونا +
۱۵۵	منقطع - کاٹ دینا +	۱۶۳	مستتر - پوشیدہ - چھپے ہوئے +
۱۵۶	سرعت پرواز - اڑان کی تیزی +		ارتباط - میل جول +
	قطرہ ریز - قطرے بکھیرنے والی +		پیکر - مجسمہ - تصویر +
	چشم زدن میں - تھوڑی	۱۶۶	دیوزاد - دیو سے پیدا ہوئے +
			سہم گئی - ڈر گئی +
		۱۶۷	بعدہٗ - اس کے بعد +
			سرزنش - سزا دینا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی
۱۶۸	**ذو معنی** - جس لفظ کے دو معنی ہوں +
۱۶۹	**صبح صادق** - سچی صبح +
	از خود رفتہ ہو جانا - ہوش میں نہ رہنا +
	تعرّض - اعتراض کرنا +
۱۷۳	**پیک نظر** - نظر کا قاصد +
۱۷۴	**کتم عدم** - نیستی کا پردہ +
	معبود - عبادت کیا گیا +
	صفوف - جمع صف قطاریں +
	صانع یکتا - بے نظیر کاریگر +
	فصول - جمع فصل +
	نظام - بندوبست +
	تجاوز - بڑھ جانا +
	حدّت - تیزی +
	لوث - آلودگی - آمیزش +
۱۷۵	**نافذ** - جاری +
	سمک - مچھلی - زمین کے نیچے کی مچھلی جس کی پیٹھ پر گاؤ زمین ہے +
	سماک - جمع سمک بمعنی مچھلی +
	غدار - چہرہ +
	دوب - گھاس +
	تشنج - جسم کے پٹھوں کا کھنچ جانا +
۱۷۷	**عود** - دوبارہ ہو جانا +
۱۷۸	**استفراغ** - قے ہونا +
	بصارت - نظر +
۱۷۹	**بھیانک** - ڈراؤنی
۱۸۰	**دافع عفونت** - بدبو کو دور کرنے والی +
۱۸۲	**نقاب** - پردہ +
	مس گری - تانبے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی
	کے برتن وغیرہ بنانا +
	نجاری - بڑھئی کا کام کرنا +
۱۸۴	اتحاد - اتفاق +
۱۸۵	دست بردار - ہاتھ اُٹھا لینا +
۱۸۶	واسطہ - تعلّق +
۱۸۸	ناظرین - دیکھنے والے
۱۹۰	روشنائی - سیاہی +
۱۹۲	دُور افتادہ - دُور پڑا ہوا +
	ہم آغوش - بغلگیر ہونا +
۱۹۳	واضعان قوانین - قانون بنانے والے
	مجلس العوام - عام لوگوں کی مجلس +
	مجلس الاعیان - امیروں وزیروں کی مجلس +
	ام المجالس - مجلسوں

صفحہ	الفاظ و معانی
	کی ماں +
۱۹۴	مستعفی - استعفا دینے والا +
	آرائے جانبین - دونو طرف کی رائیں +
۱۹۶	ضوابط - جمع ضابطہ بمعنی قانون +
۱۹۹	اعضا شکنی - ہاتھ پیر ٹوٹنا +
۲۰۰	قرحہ - زخم +
۲۰۴	ندیم - مصاحب +
	ہم سنگ - ساتھی -
	ہموزن - تول میں برابر
	دانایانِ فرنگ - یورپ کے عقلمند +
	والا نژاد - خاندانی +
	فرخ نہاد - اچھی خصلت والے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی
	چکاچوند - آنکھیں چندھیا جانا ۔
	گلِ دیگر شگفت - دوسرا پھول کھلا ۔
	لیموں نچوڑے - مفت خورے
	رفقا - جمع رفیق - دوست
	ٹھسے - دھوم دھام ۔
۲۰۵	دور باش - دور رہو ۔
	طاق - لاثانی ۔
	شہرہ آفاق - دُنیا میں مشہور ۔
	ٹھٹھول - مسخرہ ۔
	فرنگی - یورپ کا رہنے والا ۔
	اختباس - روکنا ۔
	بادہ انانیت - بادہ شراب - انانیت خودی - خودی کی شراب - اپنے سوا سب کو ہیچ سمجھنا ۔
۲۰۶	گرداب - بھنور ۔

صفحہ	الفاظ و معانی
	سگِ زرد برادرِ شغال - محاورہ ہے ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں ۔
	شغال - گیدڑ ۔
۲۰۷	چومکھ - چاروں طرف ۔
	با توقیر - عزت والا ۔
	استخارہ - کسی کام کے اچھا بُرا ہونے کے متعلق خدا تعالےٰ سے اشارہ حاصل کرنا ۔
	جعلی دستاویز - جھوٹے کاغذات ۔
۲۰۸	ماخوذ - گرفتار ۔
	چشم ازرق - نیلی آنکھ
	طوطا چشمی - بے حیائی ۔
	عروض - شعروں کے وزن وغیرہ کا علم ۔
۲۱۲	سرایت - اثر ۔
	کپکپی - کانپنا ۔
۲۱۳	آہنی - لوہے کی ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی	صفحہ	الفاظ و معانی
۲۱۴	مفرّح - دل کو خوش کرنے والا +		ہو رہنا آدھی رضامندی کی علامت ہے +
	اجابت - پاخانہ آنا +	۲۱۹	دل بستگیاں - دل لگنے والی چیزیں +
	تریاق - زہر کی دوا +		متنبّہ - خبردار +
	اسقاط - حمل گر جانا +		
۲۱۶	ہمصفیر - اکٹھا چہچہانے والے پرندے +	۲۲۰	نحیف الجثّہ - کمزور بدن والا +
	سوہانِ روح - سوہان بمعنی ریتی - مجازی روح کی تکلیف +		برہم کرنا - توڑنا پھوڑنا +
		۲۲۱	سردمہری - کم محبتی - بے رخی - بے توجہی +
۲۱۷	بزم طرب - خوشی کی مجلس +		بلاکشی - محنت +
۲۱۸	صورت ببیں حالم مپرس - یہی صورت دیکھ حال مت پوچھ یعنی میری صورت سے ہی میرا حال معلوم ہو جائیگا +	۲۲۲	مبتلایانِ غم - غم میں گرفتار +
			غم کیشوں - غم اُٹھانے والوں +
			عشرت گزینوں - مزے اُڑانے والوں +
	دل دادگان - عاشق +		فرعونیت - غرور - فرعون ایک بادشاہ کا نام تھا جو بہت مغرور تھا +
	شبینہ - رات کی		
	خموشی نیم رضا - چُپ		

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی
۲۲۴	سوءِ ہضمی - بدہضمی +
۲۲۷	سنگِ ناکامی - ناکامی کا پتھر +
۲۲۸	مادرِ گیتی - زمانے کی ماں +
	بادِ نسیم - خوشبودار ہوا +
	موجِ بحرِ نیلگوں - نیلے سمندر کی لہریں +
	شامِ وصلت - ملنے کی شام +
	چرخِ بریں - بلند آسمان +
	کوسِ رحلت - کوچ کا نقارہ +
۲۳۰	مُدبّر - ملک کے بندوبست میں رائے دینے والا +
	تفضیح - رسوائی +
	شدومد - زور و شور
	فطانت - دانائی - عقلمندی +
	فراست - عقلمندی +

صفحہ	الفاظ و معانی
	انصرام - بندوبست +
	امورِ خطیر - بڑے بڑے کام +
۲۳۱	نظم و نسق - انتظام +
	جفاکش - محنتی +
	آمیزش - ملانا +
	نصرت - فتح +
۲۳۲	موجد - نئی چیز پیدا کرنے والا +
	کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا - کوئی کسر نہ چھوڑنا +
۲۳۳	تعدّی - ظلم +
	نفرین - ملامت +
	فتوّت - جوانمردی - مروّت +
	سرِّ پوشیدہ - پوشیدہ بھید - چھپا ہوا بھید +
	رفاہیتِ عباد - آدمیوں کے فائدے کے لئے +
	معموریٔ بلاد - شہروں

पुस्तकालय
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ	الفاظ و معانی	صفحہ	الفاظ و معانی
	کی آبادی کے لئے +		ہیں لٹکا تیرا - پہلے زمانے میں یہ رسم تھی کہ جب کسی کو غلام بناتے تھے - تو اس کے کان میں بالی ڈال دیتے تھے - یعنی ہر شخص تیرا مطیع ہے +
۲۳۸	گنجینۂ آبائی - خزانہ کو پُر کرنا +		صنم - بُت +
	بھنبوڑنے - نوچنے +		مغاں - آتش پرست +
	جلیس و انیس - یار دوست - ایک ساتھ بیٹھنے والے - مصاحب +		دہری - وہ جو خدا کو نہ مانتے +
	رذائل - جمع رذیل - بمعنی کمینہ +	۲۴۴	ثمر - پھل +
۲۳۹	بدائع - طرح طرح کی نادر چیزیں +		یارا - طاقت +
	استوار - پکی +		طاعت - نفس - دل کا کہا ماننا
۲۴۰	پیشکش - تحفہ +		برخاست - موقوف +
	ارباب طرب - خوشی والے لوگ +		کیفیت - مزا +
	نچھاور - قربان - صدقے		
	مرقع قدرت - قدرت کی تصویر		
۲۴۲	حلقہ ہے ہر ایک گوش		

مفید عام پریس واقع چیٹرجی روڈ لاہور میں باہتمام لالہ موتی رام منیجر چھپا اور رائے بہادر
لالہ سوہن لال ایم - ایل - اے پروپرائیٹر رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय, हरिद्वार

पुस्तक वितरण की तिथि नीचे अंकित है।
तिथि सहित १५ वें दिन तक यह पुस्तक पुस्तकालय में
(वा)पस आ जानी चाहिए। अन्यथा ५ नये पैसे प्रतिदिन के
(हिस)ाब से विलम्ब दण्ड लगेगा। 19012 D

963
.17

Signature with Date
Entered in Database

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar